

عمران سیریز



اس ناول کے تمام نام۔ مقام۔ کردار۔ واقعات اور پیش کردہ پھوپھڑ قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت مخفی تفاصیل ہو گی۔ جس کے لیے مصنف۔ پیش رکھی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہاکاؤنٹ میں اپنے دوست رچڈ کی دی ہوئی کوٹھی میں موجود تھا جبکہ رچڈ کا با اعتماد آدمی رنسن عمران کے لئے ضروری اسلحہ لینے مار کیٹ گیا ہوا تھا۔ لیکن پھر اچانک رنسن کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ساتھ ایک اجنبی بھی تھا اور عمران اور اس کے ساتھی اس اجنبی کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے کہ ان خوفناک حالات میں کوئی اجنبی اس طرح اچانک ان کے سروں پر پہنچ جائے گا۔

یہ بگ بس رچڈ کے بیٹے اور ان کے اسٹمنٹ ڈیوڈ ہیں۔ رنسن نے شاید عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھ کر فوراً ہی اپنے ساتھ آنے والے اجنبی کا تعارف کرتے ہوئے کہا اور اس کے تعارف سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے تن ہوئے اعصاب بے اختیار ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ آپ میں پنس کون ہیں ڈیوڈ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ ”میرا نام پنس ہے۔“ رچڈ نے تو کبھی تمہارے بارے میں مجھ سے کوئی ذکر نہیں کیا تھا عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”ان کی زندگی میں مجھے سامنے آنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ میں صرف انہیں

اسٹ کیا کرتا تھا؟“ ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ساتھی بھی بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”کیا مطلب کیا ہوا ہے رچرڈ گو کیا اس کے جہاز کو کوئی حادثہ پیش ہے؟“ عمران نے نہایت حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جی نہیں انہیں پہلے اغوا کیا گیا اور اب سے حکوڑی دیر پہلے ان کی لاش ایک ویران جگہ سے ملی ہے۔ ان پر بدترین تشدد کیا گیا ہے۔ ان کے چہرے اور پورے جسم پر کوڑوں کے نشانات اور زخم ہیں۔ قلیلی دل کے مریض تھے اس لئے شاید وہ یہ سفا کا نہ تشدد برداشت نہ کر سکے اور بلاک ہو گئے۔ ایک نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پغم کے گہرے سائے تھے جبکہ ساتھ کھڑے ہوئے رانس کا پھرہ بھی لٹکا ہوا تھا۔

کس نے اخواء کیا ہے۔ اور کب اس نے تو مجھے فون پر کہا تھا کہ وہ فوری طور پر اپنے خصوصی طیارے سے باچان جا رہا ہے اور پھر وہاں سے وہ پہلی فلامٹ سے ایکریمیا چلا جائے گا عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

انہوں نے مجھے بھی یہی کہا تھا لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ ائیر پورٹ پر ان کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے اور انہیں ہسپتال لے جایا گیا ہے۔ میں نے ہا کاڑو کے تمام ہسپتالوں سے رابطے کئے لیکن کہیں سے بھی ان کی موجودگی کی اطلاع نہیں ملی۔ ابھی ہم انہیں تلاشی کر رہے تھے کہ اچانک ان کی لاش ملنے کی اطلاع ملی۔ چنانچہ ہم موقع پر پہنچ گئے تو وہاں کی لاش موجود تھی۔ ان کے پورے جسم اور چہرے پر کوڑوں کے زخم اور نشانات تھے۔ پولیس ڈاکٹر نے انہیں چیک کیا اور کہا کہ ان کی موت ہارٹ ایک سے ہوئی ہے۔ ویسے وہ دل کے بھی مریض تھے۔ اس پر میں ان اپنے خصوصی ڈاکٹر کو بلایا۔ اس نے بھی یہی رپورٹ دی کہ بے پناہ اور انہی کی سفا کا نہ تشدید کی بنار پر ان کا ہارٹ فیل ہو گیا ہے۔ مجھے آپ کے بارے میں تو انہوں نے بتایا

تحالیکن آپ کہاں تھے اس بارے میں مجھے معلوم نہ تھا۔ پھر رنسن نے مجھے سے رابطہ کیا اور پھر اس نے بتایا کہ آپ یہاں ہیں تو میں رنسن کے ساتھ یہاں آگیا ڈیوڈ

میں مارکیٹ میں تھا کہ وہاں میں نے بگ بس کی لاش ملنے کے بارے میں سن تو میں پریشان ہو گیا اور پھر میں نے بار میں رابطہ کیا تو چیف ڈیوڈ سے بات ہوئی۔ انہوں نے آپ کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتا دیا جس پر انہوں نے مجھے بار میں بلا یا اور پھر ہم اکٹھے یہاں آگے رنسن نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اسے باقاعدہ ائیر پورٹ سے اخواء کیا گیا اور پھر اس پر شد کیا گیا اور اس شد کے نتیجے میں رچڑہ لاک ہو گیا۔ کچھ پتہ چلا کہ کس نے ایسا کیا ہے کوئی کلیو عمران نے انتہائی سنجیدہ لبجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی غصوں کے نثارات نمایاں تھے۔“

”جی ہاں اور اسی لئے میں آپ سے فوری ملنا چاہتا تھا۔ میرے آدمیوں نے جو تحقیقات کی ہے اس کے مقابل یہ سارا کھیل ریڈ آرمی کے بغیر وردی والوں نے کیا۔ وہ ائیر پورٹ پہنچ۔ انہوں نے وہاں ایک ویٹر کو بھاری رقم دے کر ڈیڈی کی شراب میں بے ہوشی کی دوام لوائی اور جب ڈیڈی بے ہوش ہو گئے تو انہوں نے اپنے آپ کو ڈیڈی کے آدمی بتا کر انہیں ہسپتال لے جانے کا کہہ کر انہیں کار میں ڈال کر لے گئے۔ اس کا رکنبر معلوم ہو گیا ہے اور پھر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ کار ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے نام رجسٹر ہے اور ان آدمیوں کے حیلوں سے بھی یہ معلوم ہو گیا کہ ان کا تعلق ریڈ آرمی سے ہے۔“ ڈیوڈ نے کہا۔

ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ میری اور رچڑہ کی فون کاں بھی کچھ کر لی گئی اور اسے اس لئے اخوا کیا گیا کہ اس سے ہمارے بارے میں تفصیلات معلوم کی جائیں لیکن رچڑہ نے بہادروں کی طرح جان دے دی لیکن انہیں اس رہائش گاہ کے بارے میں

کچھ نہیں بتایا اور نہ اب تک ریڈ آرمی یہاں ریڈ کر چکی ہوتی۔ ڈیوڈ مجھے رچرڈ کی موت پر دلی افسوس ہوا ہے۔ وہ میرا بہت طویل عرصے سے گھر ادوسٹ تھا۔ عمران نے کہا۔
مجھے معلوم ہے آپ نے جب پہلی بار انہیں ٹرائیمیز پر کال کیا تھا تو میں ان کے پاس موجود تھا اور پھر میرے پوچھنے پر انہوں نے مجھے آپ کے بارے میں تفصیل بتائی تھی۔ میں آپ سے اس لئے مانا چاہتا تھا کہ اب ڈیڈی کے بعد میں بگ باس ہوں۔ اور آپ ڈیڈی کے دوست ہیں اس لئے آپ میرے لئے بھی قابل احترام ہیں۔ آپ قطعی بے فکر ہیں اور جو سولیات آپ کو ڈیڈی نے وہی ہیں میں اس سے بڑھ کر دوں گا ڈیوڈ نے کہا۔

”گذشتہم واقعی رچرڈ کے قابل فخر ہیئے ہو لیکن ایک بات بتاؤں کہ رچرڈ نے چونکہ زبان نہیں کھوئی اس لئے کریں جو شناب لازماً رچرڈ بار کے دوسرے آدمیوں کو ٹھانی کرے گا اور وہ انتہائی احمق آدمی ہے اس لئے تم نے مقاطر رہنا ہے عمران نے کہا۔“

”آپ بے فکر ہیں میں ہر طرف سے نہ صرف محتاط رہوں گا بلکہ اب ریڈ آرمی کے ساتھ ہماری کھلی جنگ ہو گی، ڈیوڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔“

”وہ سرکاری ادارہ ہے۔ اس سے کھلی جنگ کرنے کی حماقت نہ کرنا اور نہ حکومت سے مقابلہ نہیں بہت مہنگا پڑے گا۔ البتہ جن لوگوں نے رچرڈ پر تشدد کیا ہے یا کرایا ہے ان سے تم پر ایسی بیٹ طور پر انتقام لے سکتے ہو اور میرا وعدہ کہ رچرڈ پر تشدد کئے جانے کا ان لوگوں سے پورا پورا بدلہ لیا جائے گا۔“ عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں، آپ بہر حال مجھ سے زیادہ تجربہ کار ہیں“ ڈیوڈ نے کہا۔

”بس تم نے ہوشیار اور محتاط رہنا ہے“ عمران نے کہا تو ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ عمران سے مصالغہ کر کے رأسن کے ساتھ واپس چلا گیا۔

”میں گیٹ بند کراؤ“ رنسن نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”رجڑو کی بات اور تھی لیکن یہ ڈیوڈ ابھی نا تجربہ کار ہے۔ اس سے پوچھ چکھے ہوئی تو یہ اپنی زبان بند نہ رکھ سکے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں فوری طور پر یہ کوئی چھوڑ دینی چاہئے“ صدر نے رنسن اور ڈیوڈ کے باہر جاتے ہیں کہا۔

”ہاں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے لئے ٹھکانے کا رنسن کو بھی علم نہ ہو سکے۔ رنسن میک اپ کا سامان اور لباس لے آیا ہو گا اس لئے ہم رنسن کو کسی کام کے لئے مارکیٹ دوبارہ بھجوادیتے ہیں۔ اس کی غیر حاضری میں میک اپ اور لباس بدل کر ہم یہاں سے نکل جائیں گے“ عمران نے کہا۔

”لیکن لباس کی تفصیلات تو رنسن کو معلوم ہو گی“ جولیا نے کہا
”لباس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ہم علیحدہ علیحدہ دوبارہ بھی خرید سکتے ہیں۔ اصل بات ہمارے چہروں پر میک اپ کی تھی عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیتے۔ اسی لمحے رنسن واپس آیا تو اس نے بڑے بڑے کئی ڈبے اٹھائے ہوئے تھے۔“

”مر آپ کا سامان ان ڈبوں میں موجود ہے“ رنسن نے کہا
”ٹھیک ہے اب تم ایسا کرو کہ اسلخ مارکیٹ چلے جاؤ۔ میں تمہیں ایک لست دے دیتا ہوں صرف چند خاص چیزیں لینی ہیں۔ وہ لے آؤ“ عمران نے کہا
”ٹھیک ہے سر“ رنسن نے جواب دیا تو عمران نے میز پر موجود ایک عام سے پیدا کا کاغذ پیدا سے علیحدہ کیا اور پھر اس پر تین چار چیزیں لکھ کر اس نے لست رنسن کے ہاتھ میں دے دی۔

”رقم کا پابند تو نہیں ہے“ عمران نے پوچھا
”نوسر“ رنسن نے کہا تو عمران نے سر ہلایا تو رنسن لست کو جیب میں ڈال کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

باہر چلا گیا۔

”صفدر تم جا کر پھاٹک بند کراؤ“ عمران نے کہا اور صدر سر ہلاتا ہوا کمرے سے

”سامانِ اٹھاو اور تیاری کرو“ عمران نے کہا اور حوزی دیر بعد وہ سب اپنے اپنے ناپ کے لباس لے کر مختلف کروں کے ڈرینگ روم کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے بھی اپنے ناپ کا لباس لیا اور پھر اس نے بھی ماحقر باتھروم میں جا کر لباس تبدیل کر لیا۔ لباس تبدیل کرنے کے جب وہ باہر آیا تو صدر لباس لے کر جا چکا تھا۔ عمران نے ماسک مٹلوائے تھے جیونکہ انہیں آسانی سے سیٹ بھی کیا جا سکتا تھا اور اتنا را بھی جا سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک ماسک اپنے لئے منتخب کیا اور پھر اس نے اسے سر اور چہرے پر چڑھا کر اسے دونوں ہاتھوں سے مخصوص انداز میں دبانا شروع کر دیا۔ حوزی دیر بعد جب وہ مطمئن ہو گیا تو ڈرینگ روم گیا اور اس نے آئینے میں چیک کیا اور پھر مطمئن ہو کر واپس آگیا۔ حوزی دیر بعد باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے وہاں پہنچ گئے۔ وہ سب لباس تبدیل کر چکے تھے پھر انہوں نے بھی ماسک میک اپ کر لیا۔

”اب ہمارے پرانے لباس اور یہ ڈبے وغیرہ سب اٹھا کر کچکن میں لے جاؤ اور انہیں جلا کر راکھ کر دو ورنہ ان کی وجہ سے بھی ہم ٹریس ہو سکتے ہیں“ عمران نے کہا اور نائیگر اور تنوری نے لباس اور ڈبے وغیرہ اٹھائے اور کمرے سے باہر چلے گئے۔

”اب اس مارکو ٹھم رین کا کیا ہو گا عمران صاحب اب رچڑا تو ہلاک ہو چکا ہے“ کیپشن ٹکلیل نے کہا۔

”ہاں اب فوری طور پر ایشی مارکو ٹھم رین کی فراہمی تو ممکن نہیں ہے“ عمران نے بھی سنجیدہ لجھ میں کہا۔

”جس جارج کی شپ آپ نے رچڑا کو دی تھی وہ اسے برآ راست یہاں نہیں بھجو سکتا“ کیپشن ٹکلیل نے کہا۔

”غہبیں یہ انتہائی مہنگی رہیں ہیں اور ایکریمین و فائمی لیبارٹریوں سے اسے حاصل کرنا پڑتا ہے اس لئے سوائے اس کے کوئی اس سے سرچ ہ جائے وہ اسے حاصل کرنے کے لئے پورا زور غہبیں لگائے گا، عمران نے کہا۔

”تو پھر ایسا کیوں نہ کریں کہ یہاں سے ہم باچان اور وہاں سے ہم ایکریمیا پہنچ جائیں۔ وہاں سے یا بیٹھی مارکھم ریجھی حاصل کر لیں اور وہ فن کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام بھی کر لیں،“ لیپٹن تکلیف نے کہا۔

”غہبیں ہاما مشعن فی الحال اس داگ پر ڈلفن لے پریس سکیشن کے خلاف ہے اس لئے میں کسی اور چکر میں غہبیں الجھنا چاہتا لیکن اب وقت آگیا ہے کہ ریڈ آرمی کے خلاف کھل کر کام کیا جائے کیونکہ اب کتل جوش بھی کھل کر مقابلے پر آگیا ہے۔ عمران نے کہا تو اسی لمحے نا سیگر اور تنوری واپس آگئے۔“

”باس، حکم کی تعییں کر دی گئی ہے،“ نا سیگر نے کہا۔

”اوے،“ عمران نے کہا اور پھر سامنے پڑے ہوئے فون کار سیوراٹھا کر اس نے انکو ارٹی کے نمبر پر لیں کر دیئے۔

”لیں انکو ارٹی پلیز،“ دوسری طرف سے آواز سنائی دی ”کسی اسٹیٹ ایجنٹی کا نمبر دے دیں،“ عمران نے ایکریمین لجھے میں کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر وہی نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے لیکن ابھی آدھے نمبر ہی اس نے پر لیں کئے تھے کہ اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”کیا ہوا،“ صدر نے حیران ہو کر پوچھا

”یہ چھوٹا سا شہر ہے اس لئے ریڈ آرمی یہاں آسانی سے معلوم کر لے گی کہ ہم نے کسی اسٹیٹ ایجنٹی سے کوئی رہائش گاہ حاصل کی ہے،“ عمران نے کہا۔

”تو پھر،“ جو لیا نے حیران ہو کر کہا۔

”آتے ہوئے میں نے ایک کوٹھی کے باہر کرنے کے لئے خالی ہے کا بورڈو دیکھا تھا اور یہاں کوٹھیاں فرشتہ حالت میں گرانے پر درجی جاتی ہیں اس لئے وہاں لازماً فرنچ پر وغیرہ بھی موجود ہو گا۔ فی الحال تو وہاں چلتے ہیں پھر آئندہ کے بارے میں سوچ لیا جائے گا، عمران نے کہا تو سب نے اشیات میں سر ہلا دینے اور پھر وہ ایک ایک کر کے کوٹھی سے نکلے۔ عمران سب سے آخر میں کوٹھی سے باہر آیا۔ اس نے ایک رقعہ لکھ کر رانسٹ کے لئے میز پر رکھ دیا تھا کہ انہیں اچانک پاکیشیا سے کال آگئی ہے اس لئے وہ فوری طور پر وہ اپکس پاکیشیا جائے ہے ہیں اور پھر وہ کوٹھی سے باہر لکلا اور حموڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی پر پہنچ گیا۔ جس پر کر لئے گئے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود تھا اور بورڈ پر ایک اسٹیٹ اجنسی کا نام اور نون تبر بھی درج تھا۔ عمران کے ساتھی ادھر ادھر موجود تھے۔ کوٹھی کے چھانک پر تالا لگا ہوا تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور پھر وہ کوٹھی کی سائیڈ گلی سے گزر کی عقب میں آگیا اور پھر پلک جھکنے لمحوں بعد اس نے اچھل کر کوٹھی کی دیوار پر اپنے دونوں ہاتھوں کے اور پھر پلک جھکنے میں وہ ایک لمحے کے لئے دیوار پر نظر آیا اور دوسرے لمحے وہ اندر اتر چکا تھا۔ عقبی طرف ایک دروازہ موجود تھا جو اندر سے بند تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اسے کھول دیا تو اس کے ساتھی ایک ایک کر کے اندر آگئے۔

”دروازہ بند کرو نا سیگر“، عمران نے نا سیگر سے کہا۔

”لیں بس“، نا سیگر نے کہا اور وہ دروازے کے قریب ہی رک گیا۔ حموڑی دیر وہ اندر ایک سٹنگ روم میں پہنچ گئے۔

”ہاں اب بتاؤ کیا ہونا چاہئے“، عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب یہ بات تم ہم سے پوچھ رہے ہو“، جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔ اسی لمحے نا سیگر کرے میں داخل ہوا اور پھر وہ خاموشی سے ایک طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”یہ بات میں نے اس لئے کی ہے کہ اب ہمارے سامنے دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم خود اپنی مارکو ٹھم رین+یکری بیا سے حاصل کریں اور پھر جا کر اس واگ جزیرے کو اپن کر کے اسے تباہ کر دیں۔ دوسرا حل یہ ہے کہ ہم باچان حکومت کو کال کر کے اسے سارے حالات بتاویں۔ پھر وہ انکوارری کر کے خود ہی ڈولفن کے اس پر لیں سیکشن کے خلاف کارروائی کریں اس لئے تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم ایکری بیا چلا جاتا ہوں اور وہاں سے اپنی مارکو ٹھم رین لے آتا ہوں“ اچانک ٹائیپر نے کہا۔

”تمہارا مقصد ہے کہ ہمیں خود قمام کا روایت کرنی چاہئے۔ تمہاری رائے میں نے سن لی ہے لیکن یہ سیکرٹ سروس کا کیس ہے اس لئے سیکرٹ سروس کے ممبران اور ڈپٹی چیف کی رائے زیادہ اہمیت رکھتی ہے“ عمران نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”میرا تواب بھی یہی خیال ہے کہ چیف کے سامنے یہ دونوں صورتیں رکھ دی جائیں۔ پھر وہ جیسے حکم دیں ویسے ہی کیا جائے لیکن تم کہتے ہو کہ فاران کال چیک ہو سکتی ہے“ جولیا نے لمحے ہوئے لمحے میں کہا۔

”کرتل جوشن اب کھل کر مقابلے پر آگیا ہے اس لئے اب ڈیفس سیکرٹری والی دھمکی بھی کا گرفتار نہیں رہی“ عمران نے کہا

”کیا مطلب کیا یہ صرف دھمکی تھی“ جولیا نے حیران ہو کر کہا

”ہاں یہ بات درست ہے کہ ڈیفس سیکرٹری مجھے جانتے ہیں لیکن میں یہ بات بھی جانتا ہوں کہ باچان میں کرتل جوشن کی جو حیثیت ہے وہ ڈیفس سیکرٹری کو آسانی سے مطمئن کر سکتا ہے اس لئے یہ صرف دھمکی تھی“ عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر تمہاری اس بات کا کیا مطلب تھا کہ باچان حکومت کو کال کر کے اسے بتایا جائے اور وہ کارروائی کرے“ جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”باقان حکومت صرف ڈیپنس سیکرٹری پر ہی مشتمل نہیں ہے۔ وہاں پر ائم مفسر بھی ہوتا ہے اور وہ ڈیپنس سیکرٹری سے بھی زیادہ با اختیار ہوتا ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہارے باچان کے پر ائم مفسر سے بھی تعلقات نہیں؟“..... جولیا نے ایسے لمحے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

”تعلقات کیا ہونے ہیں۔ میں اس کے لامری سیکرٹری کو کال کر کے ایک ہمدرد کے طور پر ساری بات کہہ دوں گا۔ ظاہر ہے اس کے بعد لازماً انکو ایسی ہو گی اور پھر یہ بات سامنے آ جائے گی اور پھر اس کے بعد کارروائی لازمی ہے“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب اس طرح نامعلوم کالوں پر حکومتیں کارروائی نہیں کیا کرتیں۔ آپ چیف کو کہیں وہ بات کر لیں گے“..... صدر نے کہا۔

”پھر ہمیں یہ کوئی بھی چھوڑنی پڑ جائے گی“..... عمران نے کہا
”ہم ایک لحاظ سے تو یہی بے کار ہو کر رہ گئے ہیں میں تو کسی صورت بھی فوری طور پر مکمل نہیں ہو سکتا اس لئے کیا حرج ہے۔ کال کرنے کے بعد ہم یہاں سے باچان چلے جائیں گے“..... صدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ بے کار ہونے کے الفاظ تم نے سیکرٹ سروس کے لئے استعمال کئے ہیں یا میرے لئے“..... عمران نے بھی مصنوعی غصے پھرے لمحے میں کہا۔

”آپ اس وقت سیکرٹ سروس کے لیڈر ہیں“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن میں تو بے کار نہیں رہ سکتا۔ نا سیگر جاؤ اور جا کر کہیں سے کوئی کار اڑالاؤ تاکہ کم از کم صدر ہمیں تو بے کار ہونے کا طعنہ نہ دے سکے“..... عمران نے نا سیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو سب بے اختیار نہیں پڑے۔

”فضول مذاق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ تم اور ہم اپنے پورے کیریئر میں پہلی بار مشن کے سلسلے میں بے بسی محسوس کر رہے ہیں۔ جو دونوں راستے تم نے بتائے ہیں وہ دونوں ہی طویل ہیں۔ ہمیں بہر حال فارن کال کا رسک لینا پڑے گا۔ میں کرتی ہوں چیف سے بات“..... جولیا نے کہا اور رسیور اٹھا لے۔

”ایک منٹ رسیور مجھے دو۔ آگر فارن کال کا رسک لینا ہی ہے تو میرے ذہن میں ایک اور ٹپ موجود ہے“..... عمران نے کہا۔

”گون آئی پا“..... جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”ایک منٹ“..... عمران نے کہا اور پھر اس نے انکوائری کے نمبر پر لیں کر دیئے۔

”انکوائری پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”بیہاں سے پا کیشیا کا رابطہ نمبر اور وہاں سے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیں“..... عمران نے کہا۔

”ہو لڈ کریں میں کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتاتی ہوں“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

”مر آپ لائن پر موجود ہیں“..... انکوائری آپ پریٹر نے کہا۔

”ہاں“..... عمران نے جواب دیا تو آپ پریٹر نے ہا کاٹو سے پا کیشیا کا رابطہ نمبر اور پھر دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتادیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبادیا اور پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے لیکن رابطہ نمبر کے بعد جب اس نے نمبر پر لیں کرنے شروع کئے تو جولیا بے اختیار چونک پڑی کیونکہ یہ نمبر بہر حال چیف کے نہیں تھے۔

”لیں دا اور بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی سر دا اور کی آواز سنائی دی۔

”بغیر سر کے آپ کیسے بول سکتے ہیں۔ مجھے تو سمجھا دیں عمران نے اپنی اصل

آواز میں کہا۔“.....

”اوہ عمران تم جس طرح میں بغیر سر کے تمہاری آوازن لیتا ہوں اس طرح بول بھی لیتا ہوں“..... دوسرا طرف سے سرداور کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران ان کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار نہیں پڑا۔

”یعنی لوگ سر کی وجہ سے تخلند ہوتے ہیں لیکن آپ بغیر سر کے تخلند ہیں“..... عمران نے بتتے ہوئے کہا۔ ”چلو ایسا ہی سمجھاؤ۔ سرداور نے بتتے ہوئے کہا۔“

”لیکن جو کچھ میں پوچھنا چاہتا ہوں اس کے لئے عقل کی انتہائی ضرورت ہے“..... عمران نے کہا۔

”اگر ایسی بات ہے تو تمہیں پوچھنے کی کیا ضرورت ہے“..... سرداور نے کہا اور عمران ایک بار پھر بے اختیار کھلکھلا کر نہیں پڑا کیونکہ سرداور نے واقعی بھر پور چوٹ کی تھی کہ عمران اس لئے پوچھ رہا ہے کہ اس کے پاس عقل نہیں ہے۔

”آپ آج موڈیں لگتے ہیں۔ بہر حال میں باچان سے آپ کو فون کر رہا ہوں اور اماں بی کا حکم ہے کہ پر دیں میں کم سے کم سے کم خرچ کیا جائے اس لئے مجبوری ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ایک مشن کے سلسلے میں ہمارے سامنے ایک سانحمنی رکاوٹ ایسی آگئی ہے جس کا فوری ورپکوئی حل سامنے نہیں آ رہا اس لئے سوچا کہ شاید آپ کوئی حل بتا دیں کیونکہ ماشاء اللہ آپ کے پاس دو دوسرا ہیں“..... عمران نے کہا۔

”کیسی رکاوٹ“..... سرداور نے اس کی دوسری والی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے صرف بتتے ہوئے بات کی تھی اور اس ہنسی سے معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئے ہیں اور پھر عمران نے جواب میں انہیں مارکو ٹھم رینز سے جزیرہ سیلڈ کرنے اور افغانی مارکو ٹھم رینز کے ایکریمیا کے علاوہ اور کہیں سے دستیاب نہ ہونے کے بارے میں بتا دیا۔

”تم نے جو کچھ بتایا ہے۔ اس سے تو واقعی یہ ثابت ہوتا ہے کہ تم ضرورت سے زیادہ غلمند ہو۔“..... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب کیا ایش مارکو ٹائم رین کے علاوہ بھی کوئی طریقہ ہے۔ مارکو ٹائم رین کے سرکٹ ختم کرنے کا۔“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں پہلے تو واقعی نہیں تھا لیکن مارکو ٹائم رین پر تو اب ریسرچ اس قدر آگے بڑھ چکی ہے کہ مجھے تمہاری بات سن کر حیرت ہو رہی ہے کہ تم اس ریسرچ سے واقف نہیں ہو حالانکہ تم ہمیشہ جدید ترین ریسرچ سے واقف رہتے ہو۔“..... سرداور نے کہا۔

”مجھے اپنی غلطی تسلیم ہے۔ بہر حال بتائیں اور کیا طریقہ ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”ان رین کا سرکٹ تو تلاش کرلو گے۔“..... سرداور نے پوچھا
”ہاں وہ جزیرے کی بیرونی سطح پر ہے اس لئے اسے آسانی سے ڈیس کیا جاسکتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”اس مرکز پر کاربن استعمال کرو۔ کاربن مارکو ٹائم رین کا سرکٹ تو ڈیتا ہے۔ کاربن سے تم میری مراویجھہ رہے ہوں ٹاں۔“..... سرداور نے کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

”آپ مذاق تو نہیں کر رہے ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں میں انتہائی سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں۔“..... سرداور نے جواب دیا۔

”تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کو مارکو ٹائم رین کے بارے میں تفصیلات کا علم ہی یہ ہے کہ ان پر کسی قسم کی کوئی چیز چاہے وہ ماوے سے بنی ہوئی ہو، کوئی رین ہو یا گیس اثر ہی نہیں کرتی اس لئے تو اسے ناقابل شکست سمجھا جاتا ہے۔ اس پر کاربن کیسے اڑ کر سکتا ہے۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مارکو ٹھم پر جدید ترین تحقیقات کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ کاربن میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ اس کا سرکش توڑ دیتے ہیں۔ سائنس دانوں کو ابھی یہ تو معلوم نہیں ہوا کہ ایسا کس طرح ہوتا ہے لیکن عملی طور پر ایسا ہوا ہے۔ بہر حال تحقیق تو ہوتی رہے گی البتہ تمہارا کام سقینا ہو جائے گا“..... سرداور نے کہا۔

”آپ نے تحقیق کب پڑھی ہے“..... عمران کو شاید ابھی تک اس بات پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

”میں پرسوں ہی مریض لینڈ سے واپس آیا ہوں۔ وہاں ایک سائنس کافرنس میں اسی پوائنٹ پر مقالہ پڑھا گیا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ مقالہ پروفیسر مارکو ٹھم کے شاگرد پروفیسر فراز نے پڑھا ہے۔ مارکو ٹھم رین کی ایجاد میں اس پروفیسر فراز نے کا بھی حصہ رہا ہے اور جو انشٹ مارکو ٹھم رین بنائی گئی تھیں وہ بھی پروفیسر فراز نے کی ہی ایجاد تھیں اور پروفیسر فراز نے اس توڑ پر ہی مستقل رسماج کرتے رہے ہیں“..... سرداور نے کہا۔

”اوہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے، آپ کا بے حد شکریہ، تفصیلی بات چیت پا کیشیا والی پڑھو گی۔ اللہ حافظ“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اسے کہتے ہیں کہ بچہ بغل میں اور ڈھنڈورا شہر میں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر تم پہلے ہی سرداور سے بات کر لیتے تو ہمیں اتنا خراب تو نہ ہونا پڑتا“..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ سرداور کا مقصد شاید خالص کاربن سے ہے۔ لیکن یہ خالص کاربن کس طرح حاصل ہوگا“..... صدر نے عمران کے جواب دینے سے پہلے ہی سوال کر دیا۔

”کاربن دو طریقوں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ ہیرے سے یا کوکے سے اور یہ را

تو ظاہر ہے موجود ہیں ہے اس لئے کوئلہ استعمال ہو سکتا ہے۔ وہاں لکڑی جلا کر اس کا کوئلہ بنانا کرائے پیس لیں تو کاربن تیار ہو جائے گا۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی مزید بات ہوتی نا ٹیگر جو دروازے کے قریب کھڑا تھا یا لفٹ اچھل کر مردا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

”ناکام ہی ہی بہر حال نا ٹیگر نے شاید اسی شکار کی بو سونگھ لی ہو گی۔..... عمران نے منکراتے ہوئے جواب دیا تھا کہ نا ٹیگر دوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

”باس کوٹھی کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے۔ ہمیں سائیڈ کوٹھی کی چھٹ پر پہنچنا ہو گا۔ میں نے چیک کر لیا ہے درمیان میں تھوڑا سافا صلم ہے۔ آئیں جلدی کریں۔..... نا ٹیگر نے تیز لمحے میں کہا تو سب بھلی کی تیزی سے اٹھے اور پھر نا ٹیگر کے پیچے دوڑتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلے اور پھر ایک کمرے میں سے اوپر کی منزل پر جاتی ہوئی میٹھیاں چڑھ کر وہ دوسرا منزل سے گزرتے ہوئے اوپر چھٹ پر پہنچ گئے۔ واقعی سائیڈ کوٹھی کی چھٹ اور اس کوٹھی کی چھٹ کے درمیان صرف اڑھائی تین فٹ کا فاصلہ تھا۔

”جھک کر اور انتہائی احتیاط سے دوسری طرف کو دو ورنہ کوٹھی میں موجود افراد چھٹ پر دھماکے سن کر باہر آ جائیں گے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر چھلانگ لگادی اور دوسری کوٹھی کی چھٹ پر پہنچ گیا۔ وہ تیزی سے سائیڈ پر دوڑتا ہوا میٹھی وائلے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے باقی ساتھیوں نے میٹھی وائلے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے باقی ساتھیوں نے اس کی پیروی کی اور پھر وہ پنجوں کے بل میٹھیاں اترتے ہوئے نیچے اس کوٹھی کے برآمدے میں پہنچ گئے۔

”کوئی خالی لگتی ہے۔ شاید اس کے مکین کہیں گئے ہوئے ہیں“..... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”باس سائیڈ دیوار میں دروازہ ہے اور دوسری طرف گلی ہے۔ اس طرف نگرانی نہیں ہو رہی“..... نائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ تیزی سے کوئی کی عمارت کی دیوار کے ساتھ ساتھ ہو کر سائیڈ دیوار کے قریب پہنچ گئے۔ وہاں واقعی ایک دروازہ موجود تھا جو اندر سے بند تھا۔ عمران نے دروازہ ٹولا اور سر باہر نکال کر جھانکا۔

”تم سب یہاں سے علیحدہ علیحدہ نکلو گے اور علیحدہ علیحدہ سڑپارک میں پہنچو گے۔ نائیگر تم سب سے آخر میں آؤ گے۔ دروازہ اندر سے لاک کر کے دیوار کو دکرا آؤ گے“..... عمران نے پیچھے ہٹ کر اپنے ساتھیوں اور نائیگر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی اس نے جولیا کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا اور جولیا باہر نکل کر اطمینان سے چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس کے بعد صفر اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب باہر نکلے۔ ان میں کوئی تو دائیں طرف سڑک کی طرف بڑھ گیا اور کوئی باعیں طرف عقبی سڑک کی طرف۔ اندر عمران اور نائیگر دونوں رہ گئے تھے۔ عمران نے نائیگر کی طرف مڑکر دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران مسکراتا ہوا دروازے سے باہر آگیا۔ پھر وہ اطمینان سے چلتا ہوا سامنے والی سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن گلی کے کونے میں جا کر وہ رک گیا۔ اسی لمحے سے اپنے وقب میں پلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی تو عمران نے ایک لمحے کے لئے مڑکر دیکھا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ سڑک کراس کر کے وہ دوسری سائیڈ پر آیا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا اس کوئی کے سامنے سے گزرنے لگا جس کوئی کی دیوار پر ابھی تک کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود تھا اور پھاٹک کوتالا لگا ہوا تھا۔ عمران اس انداز میں چل رہا تھا جیسے وہ اس کا لوٹی کا رہائشی ہوا اور ویسے ہی ٹھیلنے

کے لئے باہر آیا ہو۔ ابھی وہ اس کرائے کے لئے خالی ہے، کوٹھی کے سامنے پہنچا ہی تھا کہ اس نے ایک سفید رنگ کی کار کو تیزی سے اُکر اس کوٹھی کے پھانک کے سامنے رکتے ہوئے دیکھا۔ اسی لمحے دوسری طرف ہے ساید گلی سے دو بچانی تیزی سے سڑک پر آئے اور دوڑتے ہوئے اس کار کے قریب پہنچ گئے۔ کار میں سے ایک بچانی باہر نکل آپا تھا۔ عمران انہیں سرسری انداز میں دیکھتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ البتہ اس کی تیز نظریں اردو گرد کا بھی جائز ہے وہی تھیں لیکن وہاں کوئی مشکوک آدمی موجود نہ تھا جبکہ کار کے قریب آنے والے دونوں بچانیں اب تیزی سے مڑکر واپس گلی میں چلے گئے اور کار سے نکلنے والا بچانی دوبارہ کار میں بیٹھ گیا تھا اور پھر دوسرے لمحے کا رتیزی سے آگے بڑھی اور پھر گوم کروہ سڑک کر اس کرتی ہوئی اسی ساید پر آگئی جہاں عمران چل رہا تھا اور پھر عمران سے پہلے کار رک گئی لیکن عمران نے اپنے قدم نہ رو کے اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑا آگے جانے کے بعد ایک کافی بڑی زیبائشی پہاڑی سی بنی ہوئی تھی جس پر بلندی سے پانی نیچے بہہ رہا تھا۔ عمران اس پہاڑی کی عقبی ساید میں چلا گیا اور پھر وہ اس پہاڑی کو کر اس کر کے دوبارہ ساید پر موجود ایک بڑے سے زیبائشی گملے کی اوٹ میں ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس پہاڑی کو دیکھ رہا ہو لیکن اس کی تیز نظریں دراصل اس کار پر جمی ہوئی تھیں۔ کار پر ایک نمبر پلیٹ موجود تھی اور اس نمبر پلیٹ پر ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا نشان بنا ہوا تھا۔ یہ نشان واضح نہ تھا یوں لگتا تھا جیسے دو قدیم دور کی بندوقیں ایک دوسرے کو کر اس کرتی ہوئی بنائی گئی ہوں۔ کار میں سے وہی بچانی باہر نکل کر کھڑا ہو گیا تھا جو اس سے پہلے پھانک کے سامنے کار میں سے لگا تھا۔ عمران کی نظریں اس بچانی پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اسے پہچانا تھا۔ لیکن اس کے لاشور میں تو اس کا چہرہ موجود تھا لیکن شعور میں نہ آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہی دو آدمی دوڑتے ہوئے گلی سے نکلے اور سڑک کر اس کرتے ہوئے اس کار کی

طرف آنے لگا تو عمران ذرا سائیڈ میں ہو گیا تاکہ ان کی نظریں اس پر نہ پڑیں۔

”باس کوٹھی تو خالی ہے“..... ان میں سے ایک کی ہلکی آواز سنائی دی۔

”خالی ہے کیا مطلب تم نے خود کہا ہے کہ یہاں سے پاکیشیا کال کی گئی ہے تو کیا جن بھتوں نے کال کی ہے“..... باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”باس ہم کال کے درمیان یہاں پہنچے تھے اور کال کے آخری الفاظ میں نے یہیں آکر شیپ کئے تھے اور اسی بناء پر آپ کو اطلاع دیتی تھی اس کے بعد ہم سامنے، سائیڈ اور عقب سے کوٹھی کی گمراہی کرتے رہے لیکن اب ڈی ایم سے چیک کیا ہے تو کوٹھی خالی پڑی ہے“..... اس آدمی نے جواب دیا۔ عمران کی چونکہ پوری توجہ ان کی طرف تھی اس نے ان کی آوازیں اس کے کافوں تک بہر حال پہنچ رہی تھیں۔

”وہ نیچے تہہ خانے میں نہ ہوں۔ تم عقب سے اندر کو دو اور پوری کوٹھی چیک کرو“..... باس نے کہا۔

”لیں باس“..... ان دونوں نے جواب دیا اور پھر تیزی سے مرکرواپس مردخت کر اس کے اس گلی میں غائب ہو گئے۔ وہ باس وہاں کچھ دیر کھڑا رہا اور پھر وہ بھی تیزی سے چلتا ہوا سڑک کراس کر کے اس گلی میں چلا گیا تو عمران اس زیبائشی پہاڑی کے عقب سے لگا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھ گیا۔ کار میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران کار کے قریب سے گزرتا تو اسے سائیڈ فرنٹ سینٹ پر ایک ڈائری پڑی ہوئی نظر آئی۔ اس پر نہ صرف وہی مونوگرام بنا ہوا تھا جو کار کی نمبر پلیٹ پر تھا بلکہ اس کے نیچے الفاظ بھی پرنٹ تھے اور پھر جیسے ہی عمران کی نظریں ان الفاظ پر پڑیں اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا اور پھر کار والے باچائی کو وہ پہچان گیا تھا۔ ڈائری پر موجود الفاظ کے مطابق یہ ڈائری ریڈ آرمی کے پیشل سیکیشن کی تھی اور عمران جانتا تھا کہ ریڈ آرمی کے پیشل سیکیشن کا چیف میجر اوسا کا ہے جو پہلے باچان کی ملٹری ائمیں جنس کا انتہائی فعال اور سرگرم ایجنس تھا۔ عمران اب تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا

چلا جا رہا تھا اور پھر کچھ آگے جا کروہ ایک سائیڈ گلی میں گھوم گیا۔ حموڑی دیر بعد وہ ایک اور سڑک پر پہنچ گیا۔ ذرا سا آگے بڑھتے ہی اسے ایک بس مل گئی۔ وہ بس میں سوار ہو گیا اور پھر وہ مشی پارک کے سامنے بس سے اترنا اور اٹھینا سے چلتا ہوا پارک میں داخل ہوا تو اس نے اپنے ساتھیوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ اور ہرا در گھوٹتے ہوئے دیکھ کر وہ مسکراتا ہوا پارک کے درمیان بننے ہوئے ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔ ہوٹل کے ہال میں اچھا خاصار ش تھا۔ ایک سائیڈ پر باقاعدہ ایک چھوٹا سا گیم کلب بنا ہوا تھا جس میں جوئے کی مشینیوں موجود تھیں اور مختلف قومیوں کے لوگ وہاں بڑے زور شور سے ان مشینیوں کے ذریعے مختلف اندازوں میں جوام کھیلنے میں مصروف تھے۔ عمران کو اس وقت رقم کی اشد ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تو رچرڈ کی کوئی کسیف میں موجود بہت سی رقم اٹھا لیتا لیکن اس نے اسے مناسب نہ سمجھا تھا۔ البتہ حموڑی سی رقم اس نے ہنگامی صورت حال کے تحت جیب میں رکھ لی تھی وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں رقم دے کر مشینیوں میں استعمال کے لئے ٹوکن دیئے جاتے تھے۔ عمران نے ایک بڑا نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر دیا اور ٹوکن لے کر وہ مڑا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ واپس کاؤنٹر پر پہنچا تو اس نے کاؤنٹر پر سرخ رنگوں کے سکون کا ایک چھوٹا سا ٹھیک لگا دیا

”اوہ اوہ آپ نے تو آج کلب کا دیوالیہ کر دیا جناب۔ بہر حال مبارک ہو“..... کاؤنٹر میں نے ٹوکن سمیتے ہوئے کہا۔

”میں تفریح کے لئے چند لمحے گزارتا ہوں ورنہ تم مکلب فروخت کر کے بھی رقم ادا نہ کر سکتے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ واقعی ایسا کر سکتے ہیں جناب اس لئے درخواست ہے کہ“..... کاؤنٹر میں نے دراز سے بڑے نوٹوں کی دو گذیاں نکال کر کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے تمہاری درخواست بے فکر ہیں تمہاری درخواست سمجھو منظور ہو

گئی۔..... عمران نے اس کوٹو کتے ہوئے کہا اور گلڈیاں جیب میں ڈال لیں۔

”بے حد شکر یہ جناب آپ واقعی سمجھدار ہیں بہر حال آپ چاہیں تو ایک جام میری طرف سے پی لیں۔..... کاؤنٹر میں نے کہا۔

”کیا تم ہی اس کلب کے مالک ہو؟..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔..... اس آدمی نے جواب دیا۔

”فی الحال شراب پینے کا تو موذنیں ہے البتہ اگر میرا ایک کام کر سکو تو تم نے جو کچھ مجھے دیا ہے اس میں سے خاصی رقم تمہیں واپس مل سکتی ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی چونکہ پرست ہے۔.....

”اوہ اوہ ضرور جناب میرے لئے تو یہ خوشخبری ہے۔ ویسے میرا نام ہیرس ہے اور میں ایکر بھی ہوں۔..... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا بہر حال کام بھی کوئی فلاط نہیں ہے۔ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایک رہائش گاہ چاہئے لیکن ہم یہ رہائش گاہ کسی اسٹیٹ ایجنٹی کے ذریعے حاصل نہیں کرنا چاہتے کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ اسٹیٹ ایجنٹی والے سیاحوں کو بلیک میل کرتے رہتے ہیں۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ جناب یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ میری ذاتی رہائش گاہ کل ہی خالی ہوئی ہے۔ میں اور میری بیوی تو بس ایک کمرے میں رہتے ہیں۔ سٹی پارک کے عقب میں ہے۔..... ہیرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ماہ کا کرایہ بھی بتا دیا۔

”کرایہ تو معقول ہے لیکن ہمیں کار بھی چاہئے اور میرا نام مائیکل ہے۔..... عمران نے کہا۔

”وہ بھی ہے۔ کوٹھی میں جناب یہاں سیاح کار کے بغیر رہائش گاہ لیتے ہی نہیں ہیں۔ نئے ماڈل کی آس فورڈ کار ہے۔..... ہیرس نے جواب دیا تو عمران نے

جیب سے ایک گلڈی لکالی اور ہیرس کی طرف بڑھا دی۔

”دو ماہ کا کرایہ ہے اور باقی تمہاری شپ“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہیرس کے چہرے پر انہائی محنت کے تاثرات ابھرائے۔

”آپ کو وہاں کوئی تکلیف نہ ہوگی جناب“..... ہیرس نے کہا اور دراز سے ایک چابی جس کے ساتھ ٹھوکن لگا ہوا تھا نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

”بس یہ خیال رکھنا ہے کہ ہمیں کسی فلم کی ڈسٹرینس پسند نہیں ہے“..... عمران نے چابی اٹھا کر اس کے ساتھ مسلک لوکن کو جس پر کوئی کامبز درج تھا دیکھتے ہوئے کہا۔

”آپ بے فکر ہیں جناب میں سمجھتا ہوں“..... ہیرس نے کہا

”اوے“..... عمران نے کہا اور چابی جیب میں ڈال کروہ تیزی سے مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ دوبارہ پارک میں آگیا اور جھوڑی دیرے بعد وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس نئی رہائش گاہ میں موجود تھا۔

”کون لوگ تھے مجھے تو وہاں کوئی نظر نہیں آیا تھا“..... جولیا نے کہا۔

”نہیں وہ دوسرا طرف گلی اور عقب میں تھے۔ ان کا تعلق ریڈ آرمی کے پیش سکیشن سے تھا اور پیش سکیشن بالکل سیکرٹ سروس کے انداز میں کام کرتا ہے اور انہیں باؤسائل اور تیز ایجنٹی ہے۔ اس کا چیف میجر اوسا کا ہے جو پہلے بآچان ملٹری ایٹلیا جنس میں رہ چکا ہے اور خاصاً ہن اور فعال ایجنٹ رہا ہے“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے وہ ساری کارروائی بتا دی جو اس نے دیکھی تھی۔

”اس کا مطلب یہ کہ تمہاری سردار سے ہونے والی کال چیک ہوئی ہے“..... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہاں نہ صرف چیک ہوئی ہے بلکہ اسے شیپ بھی کیا گیا ہے۔ اور اس کا مطلب

ہے کہاب جو سنہ سرداور نے بتایا ہے وہ ان تک بھی پہنچ چکا ہے اور میجر او سا کا بے حد ذہن آدمی ہے۔ اب وہ لازماً اگ پر بھی پکنگ کرے گا۔..... عمران نے کہا۔

”پھر اب تمہارا کیا پروگرام ہے، جولیا نے کہا۔

”اب ہمیں سب سے پہلے اس میجر او سا کا اور اس کے گروپ کے خلاف کام کرنا ہو گا کیونکہ یہ لوگ اس وقت تک ہمارا پیچھا نہ چھوڑیں گے جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو جائے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ میں مائیکر کے ساتھ داگ چلا جاؤں جبکہ تم اس میجر او سا کا اور اس کے گروپ کے خلاف کام کرو، عمران نے کہا۔

”یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو، جولیا نے کہا۔

”ان لوگوں کے بارے میں جتنا عمران جانتا ہے ہم نہیں جانتے اس لئے عمران کے بغیر ان کے خلاف کام نہیں ہو سکے گا، جولیا نے کہا۔

”پیش سیکشن کا یہاں باقاعدہ ہیڈ کوارٹر ہو گا۔ اس ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا ہو گا، عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن ظاہر ہے وہ خفیہ ہو گا۔ اب اس کے باہر پورا تو نہ لگا ہو گا، جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس کو ٹریس کرنے کے لئے ایک گلیو میرے پاس موجود ہے۔ جس کا ریس میجر او سا کا اس کوٹھی میں پہنچا تھا اس کا رکارڈریشن نمبر، اس کا ماؤل اور رنگ میں تمہیں بتاویتا ہوں۔ ہا کارڈ اور زیادہ بڑا شہر نہیں ہے اس لئے تم اسے جلد ٹریس کرلو گے، عمران نے کہا۔

”لیکن تم خود اس کے خلاف کام کیوں نہیں کرنا چاہتے؟ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میں دراصل اب اس مشن کو مکمل کرنا چاہتا ہوں۔ اس قدر لانگ مشن شاید ہی پہلے کبھی سامنے آیا ہو۔ اب سرداور نے جو کچھ بتایا ہے اس کے تحت اسے آسانی سے

مکمل کیا جاسکتا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم انہیں یہاں الجھا لو جبکہ میں اس دوران یہ مشتمل کر دوں۔..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب ٹھیک کہہ دے ہے یہ مس جولیا میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کے ساتھ صرف نائیگر کی بجائے ایک مجرم اور بھی جانا چاہئے یعنیہ کینڈو جزیرے سے بھی واگ جزیرے کی چینگ کی جا رہی ہو گی اور اب جبکہ سرداور کا نسخہ بھی ان کے پاس پہنچ چکا ہے تو لازمی بات ہے ہبھوں نے اس کو کوکرنے کے لئے بھی خصوصی انتظامات کرنے ہوں گے۔..... کیپشن ٹکلیں نے کہا۔

”اوے کے پھر تم عمران کے ساتھ چلے جاؤ جبکہ تنوری اور صدر کے ساتھ میں یہاں پیش سیکشن کے خلاف کام کروں گی۔..... جولیا نے کہا۔

”اگر عمران صاحب کو کوئی اعتراض نہ ہو تو۔..... کیپشن ٹکلیں نے کہا۔

”اوے مجھے کیوں اعتراض ہو گا۔ اعتراض اس صورت میں ہو گا کہ اگر صدر ان کے ساتھ نہ ہوتا۔..... عمران نے چونک کر کہا تو سب بے اختیار نہیں پڑے۔

”کیا مطلب یہ تم نے کیا بات کی ہے۔..... جولیا نے یکخت غراتے ہوئے لجھے میں کہا۔

”مم میرا مطلب ہے کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔..... عمران نے اس طرح سہمے ہوئے لجھے میں کہا جیسے جولیا کی غراہٹ سے سہم گیا ہو۔

”ہر وقت کی بکواس اچھی نہیں ہوتی سمجھے۔ اس لئے ذہن کو حاضر کر کر بات کیا کرو۔..... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لجھے میں کہا۔

”لیکن ابھی تو وہ وقت نہیں آیا کیوں صدر؟..... عمران نے اسی طرح سہمے ہوئے لجھے میں کہا تو صدر بے اختیار نہیں پڑا۔

”کیا مطلب کون سا وقت؟..... جولیا نے صدر کو ہستے دیکھ کر اور زیادہ غصیلے لجھے میں کہا۔

”مم میرا مطلب ہے کہ ابھی صدر نے خطبہ نکاح یا وہیں کیا اور تم نے ابھی سے غرانا شروع کر دیا ہے۔ بعد میں کیا ہوگا۔“..... عمران نے بڑے مسے سے لجھے میں کہا۔

”پھر وہی بکواس،“..... جولیا نے اور زیادہ پھنکارتے ہوئے لجھے میں کہا۔

”اوے کے اگر تمہارا یہی حال ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ تنویر اور صدر تمہاری پارٹی میں رہیں گے۔ چلو مجھے تکلیٰ تو رہے گی کیمیری جلہ تنویر جھاڑیں کھارہ ہوگا،“..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”میں کیوں کھاؤں کا جھاڑیں تم خود ہی ایسی باتیں کرنا شروع کر دیتے ہو،“..... تنویر نے کہا۔

”عمران صاحب ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ واگ پر موجود مارکوٹم رین کا سرکٹ ختم کر کے کوئی اور چکر چلا دیں،“..... کیپشن ٹکلیل نے کہا۔

”اس کی تم فکر مت کرو کیپشن شکلے۔ بس یہی مارکوٹم رین میرے لئے پھاڑبن گئی تھی ورنہ باقی سب چکر میں بھگلتا سکتا ہوں،“..... عمران نے جواب دیا تو کیپشن ٹکلیل نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران سمیٹ سب چونک پڑے۔ عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات موجود تھے کیونکہ سوائے اس ہیرس کے اور کسی کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ وہ یہاں موجود ہیں اس لئے اسے فوراً خیال آگیا کہ شاید ہیرس کی کال ہو۔

”ہیلو،“..... عمران نے رسیور اٹھا کا احتیاط بھرے لجھے میں کہا ”میں ہیرس بول رہا ہوں،“..... دوسری طرف سے ہیرس کی آواز سنائی دی۔

”کیا بات ہے مسٹر ہیرس،“..... میں نے کہا تھا کہ میں ڈسٹرنس پسند نہیں کرتا عمران نے قدرے سخت لجھے میں کہا۔

”اوہ مسٹر مائیکل۔ میں بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ میری یہ کوئی میزائلوں سے تباہ کر دی جائے اس لئے آپ پلیز اپنی رقم مجھ سے واپس لے لیں اور کوئی کوفور آخانی کر دیں“..... دوسری طرف سے ہیرس نے بھی سخت لمحے میں کہا۔

”کیا مطلب میں سمجھنا نہیں تمہاری بات“..... عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”مسٹر مائیکل ریڈ آرمی کا پیش سیکشن تمہاری تلاش میں ہیں۔ انہیں نجانے کہاں سے یہ اطلاع مل گئی کہ تم اس پارک میں اور کلب میں آئے ہو۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے پوچھ چکھ کی انہیں آپ کا حال یہ بھی معلوم تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ آپ یہاں آئے تھے اور خاصی رقم جیت کر چلے گئے ہیں اور اس جس پروہ لوگ چلے گئے لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ بھوت ہیں۔ یہ آپ کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے اور انہیں اگر معلوم ہو گیا کہ میں نے اپنی کوئی آپ کو دی تھی پھر تو نہ صرف انہوں نے میری کوئی میزائلوں سے تباہ کر دینی ہے بلکہ مجھے اور میری بیوی کو بھی گولیوں سے اڑا دینا ہے اس لئے پلیز آپ میری کوئی خالی کر دیں“..... ہیرس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن پیش سیکشن کا مجھ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم کہ کیا تعلق ہے اور کیا نہیں۔ لیکن وہ آپ کے پیچے لگے ہوئے ہیں“..... ہیرس نے کہا

”اوے کے تم فکر مت کرو۔ میں ابھی تمہاری کوئی چھوڑ دیتا ہوں اور رقم بھی اپنے پاس ہی رکھو۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کوئی نقصان ہو“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

”یہ میرا حالیہ انہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ ہم نے اس کوئی میں با قاعدہ میک اپ کیا تھا“..... عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”یہ تو انتہائی تیز رفتاری سے کام کر رہے ہیں“..... جولیا نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”بہر حال اب ان کا پہلے خاتمہ ضروری ہے اسی لئے تم سب ماسک بدلتے لو اور یہاں سے نکل چلو“..... عمران نے اپنی جیب سے ماسک میک اپ کا باکس نکالتے ہوئے کہا۔ یہ پتلا سا باکس اس نے اپنی جیب میں ہی رکھا ہوا تھا۔

”لیکن کہاں“..... جولیا نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”اب یہاں سب سے محفوظ جگہ ایک ہی رہائی ہے۔ ہمیں پہلے اس پر قبضہ کرنا ہو گا“..... عمران نے میک اپ باکس کھول کر اس میں سے ایک ماسک نکالتے ہوئے کہا۔

”کون سی جگہ“..... سب نے چونک کر کہا۔

”ریڈ آرمی کا سکیشن ہیڈ کوارٹر“..... عمران نے جواب دیا اور سب نے بے اختیارات اشتابت میں سر ہلا دیئے لیکن ابھی وہ سب ماسک میک اپ کرنے میں ہی مصروف تھے کہ اچانک کمرے سے باہر دو تین ہلکے ہلکے دھماکے ہوئے اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنہلتا اسے یوں محسوس ہوا جیسے اسے کسی انتہائی تیز رفتاری سے گھوٹتے ہوئے پنکھے کے ساتھ باندھ دیا ہو اور یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے تھا اس کے بعد اس کے ہوش و حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔



میجر او سا کانے کارسٹی پارک کی پارکنگ میں روکی اور پھر کار سے اتر کروہ تیز تیز
قدم اٹھاتا شی پارک کے اندر بنے ہوئے کلب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب میں
خاص ارش تھا۔ ایک طرف گیم کلب تھا جس میں کھلینے والوں کی بھی خاصی تعداد موجود
تھی۔ میجر او سا کا جیسے ہی کلب کے بال میں داخل ہوا ایک کونے میں بیٹھے ہوئے
نوجوان نے ہاتھ اٹھایا تو میجر او سا کا کاسر ہلاتا ہوا تیزی سے اس میز کی طرف بڑھتا
چلا گیا۔

”لیں کیا رپورٹ ہے ہا کیوں؟“ میجر او سا کانے اس نوجوان سے مخاطب
ہو کر کہا۔ یہ نوجوان اس کا نمبر لو تھا اور پیش سیکیورٹی میں اسے میجر او سا کا دست
راست سمجھا جاتا تھا۔ ویسے ہا کیوں انتہائی تیز، ہوشیار، اور ذہن نوجوان تھا۔ اسے کسی
کو تلاش کرنے میں خصوصی مہارت حاصل تھی۔ یہی وجہ تھی کہ جب عمران اور ان
کے ساتھی اس کوٹھی سے پر اسرار انداز سے غائب ہو گئے جہاں سے انہوں نے
پا کیشیافون کال کی تھی تو میجر او سا کانے خصوصی طور پر ہا کیوں کو ان کی تلاش پر مامود کیا
تھا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ہا کیوں نے اسے کال کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس نے عمران
کو تلاش کر لیا ہے اور میجر او سا کا گواں نے سٹی پارک کے اندر واقع کلب میں بلا یا تھا
اور اس کی کال پر میجر او سا کا یہاں پہنچا تھا۔

”باس عمران کو گیم کلب کے مالک ہیرس نے رہائش گاہ مہیا کی
ہے۔“..... ہا کیوں نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھی اس نے ویٹر کو اشارہ کیا اور
اسے دو جام وہ سکی لانے کا آرڈر دے دیا۔

”کیا تم کنفرم ہو؟“..... میجر او سا کانے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”لیں بس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہا کیوں کبھی غلط بات نہیں کرتا۔“..... ہا کیوں
نے اس بارقدرے ناگوارے لجے میں کہا جیسے میجر او سا کا کی بات اسے بری لگی ہو

تو میجر او سا کا بے اختیار مسکرا دیا۔

”یہ بات میں نے اس لئے کی ہے کہ مقابلہ عمران جیسے شخص سے ہے اور میں جانتا ہوں کہ وہ دنیا کا خطہ تاک تین سیکرٹ ایجنت ہے“..... میجر او سا کا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہلا کیٹو کا بگڑا ہوا چہرہ تاریل ہو گیا۔

”سوری باس بہر حال یہ بات لفڑم ہے“..... ہا کیٹو نے اس بار مطمین سے لجھے میں کہا۔

پہلے مجھے تفصیل بتاؤ کہ تم یہاں تک کیسے پہنچے اور پھر کنزیشن کس پوائنٹ پر ہیں، میجر او سا کا نے کہا۔

”اس سے پہلے تو آپ کبھی اس قدر محتاج نہیں رہے تھے“..... ہا کیٹو نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تمہاری بات کا جواب میں پہلے ہی دے چکا ہوں اس لئے مزید وقت ضائع نہ کرو“..... اس بار میجر او سا کا نے ناگوار سے لجھے میں جواب دیا۔ اسی لمحے ویژا آیا اور اس نے وہ سکی کے دو جام ان کے سامنے رکھ دیئے اور پھر واپس چلا گیا۔

”باس عمران کا قدو قامت مجھے معلوم تھا۔ میں نے اس کوٹھی میں جہاں سے یہ لوگ پر اسرار انداز میں غائب ہوئے تھے اپنے مخصوص انداز میں کام کیا۔ وہاں میں نے پیش پاؤڑ پھر کر پیروں کے نشانات تلاش کئے تو معلوم ہوا کہ چھافرا و جن میں ایک عورت تھی سنگ روم میں بیٹھے تھے پھر یہ چھکے چھافرا دبا ہر آکر بیڑھیاں چڑھ کر اوپر چھٹ پر گئے اور پھر ان کے قدموں کے نشانات ماحقہ کوٹھی کی چھٹ پر پائے گئے۔ اس کوٹھی کے مکین ایکریمیا گئے ہوئے تھے اس لئے کوٹھی خالی تھی، پھر یہ لوگ اس کوٹھی کی دوسرا سائیڈ کی دیوار میں موجود دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔ یہ وہ سائیڈ تھی جہاں ہمارے آدمی موجود تھے۔ اب چونکہ یہ لوگ پنچھہ سڑک پر پہنچ چکے تھے اس لئے نشانات مزید حاصل کرنے مشکل تھے لیکن اس سے یہ معلوم ہو گیا

کہ یہ لوگ اچانک اس کوٹھی سے غائب ہوئے ہیں یقیناً انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا
ہو گا کہ ان کی نگرانی کی جا رہی ہے۔..... ہا کیٹونے کہا۔

”تجزیہ مت کرو۔ صرف اپنی رپورٹ دو۔.....“ می مجرم اوسا کا نے خشک لجھے
میں کہا۔

”لیں بائس، میں نے وہاں سڑک پر مختلف لوگوں سے معلومات حاصل کیں۔
خاص طور پر قدر و قامت بتا کر اور مجھے بتایا گیا کہ اس قدر و قامت کا ایک ایک ایک
نو جوان کوٹھی سے ذرا بہت کمرہ کے پیارا یک زیبائی پیہاڑی کے عقب میں کافی
دیر تک کھڑا رہا تھا۔ پھر وہ دوبارہ اسی طرف چلا گیا تھا جدھر سے وہ آیا تھا اور مزید
تفصیل بتانے کی بجائے اتنا بتا دوں کہ اس وقت اس پیہاڑی کے قریب آپ کی کار
موجود تھی۔ اس سے میں کنفرم ہو گیا کہ یہ یقیناً عمران ہی ہو گا جس آدمی نے اس کے
باہرے میں بتایا تھا۔ اس سے عمران کا ایک بھی جیسی معلوم ہو گیا اور اپنے گروپ کو
یہ جیسے بتا کر اسے تلاش کرنے کا حکم دیا گیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ اس جیسے کے آدمی کو
یہاں کلب میں دیکھا گیا ہے۔ وہ کافی دیر تک یہم کلب میں رہا اور پھر کلب کے
مالک ہیرس سے جو کاؤنٹر پر موجود تھا با تینیں کرتا رہا۔ اس نے اسے بھاری مالیت
کے نوٹوں کی گذی دی اور اس سے ایک چابی جس کے ساتھ ٹوکن فسلک تھا لے کر
واپس چلا گیا۔ میں نے ہیرس سے بات کی تو ہیرس نے صرف اتنا بتایا کہ یہ آدمی
جوئے میں کافی رقم جیت گیا تھا اور رقم لے کر چلا گیا البتہ ہیرس کا چہرہ اور انداز ایسا تھا
جیسے وہ کچھ چھپا رہا ہو۔ میں نے اچانک اسے ریڈ آرمی کے پیش سیکشن کا حوالہ دیا تھا
تاکہ وہ سب کچھ سچ بتا دے مگر اس نے جواب میں ریڈ آرمی کے کرنل جوشن کا
حوالہ دیا کہ اس سے اس کے گھرے تعلقات ہیں کیونکہ اس کی بیوی کرنل جوشن کی
بیوی کی کلاس فیلو رہی ہے۔ چنانچہ میں یہاں آگیا اور پھر میں نے آپ کو کال کی
تاتا کہ آپ مزید ہدایات دے سکیں، ہا کیٹونے کہا۔

”مطلوب ہے کہ کفل جوشن کے حوالے کی وجہ سے تم نے مزید تحقیقات بند کر دیں“..... میجر اوسا کا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بالکل سر۔ آپ تو چیف ہیں۔ آپ کی بات اور رجھتے ہیں“..... ہاکیٹو نے جواب دیا۔

”باہر ہمارا کوئی آدمی موجود ہے“..... میجر اوسا کا نے پوچھا۔
”لیں باس دو آدمی موجود ہیں“..... ہاکیٹو نے جواب دیا۔

”ان کے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس فی ایم ون کے کپسول پسل ہیں یا نہیں“..... میجر اوسا کا نے کہا۔

”لیں سر ہیں تو کیا آپ ہیرس کو بے ہوش کرنا چاہتے ہیں ہاکیٹو نے کہا۔“.....

”نہیں میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے پوچھ رہا ہوں“..... میجر اوسا کا نے کہا۔

”اوہ لیکن پہلے تو آپ نے حکم دیا تھا کہ انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے“..... ہاکیٹو نے کہا۔

”ہاں لیکن اس عمران اور پاکیشیائی سائن وان سرداروں کے درمیان فون پر جو بات چیت ہوئی ہے اس کی شیپ میں نے سنی ہے اس میں کچھ باتیں وضاحت طلب ہیں۔ میں ان کی وضاحت چاہتا ہوں“..... میجر اوسا کا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو ہاکیٹو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ان دونوں کے اٹھتے ہی ویٹر تیزی سے ان کے قریب آیا تو ہاکیٹو نے اسے ایک بڑا نوٹ دیا اور بل کاٹ کر باقی رقم شپ دے دی تو ویٹر نے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔ میجر اوسا کا اور ہاکیٹو دونوں اٹھ کر کاونٹر کی طرف بڑھ گئے۔

”ہیرس کا ویٹر پر نہیں ہے۔ کہیں فرازو نہیں ہو گیا“..... ہاکیٹو نے کہا۔

”ابھی معلوم ہو جاتا ہے“..... میجر اوسا کا نے کہا اور پھر وہ کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔

”مسٹر ہیرس کہاں ہیں“..... میجر اوسا کا نے کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر انتہائی خشک لمحے میں کہا۔

”وہ آفس میں ہیں جناب“..... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ سے سائیڈ راہداری کی طرف اشارہ کر دیا۔

”شکریہ“..... میجر اوسا کا نے کہا اور مزکر کاں راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ آفس کا دروازہ شیشے کا تھا اور اندر را آفس میں ایک اویزیر عمر آدمی ہاتھ میں رسیور پکڑ کر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔ پھر جب تک وہ دروازے تک پہنچتے اس نے رسیور رکھ دیا۔ میجر اوسا کا نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچے ہا کیٹھو تھا۔ اویزیر عمر ایکر بھی انٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

”میرا نام میجر اوسا کا ہے اور میں پیش سپیش کا چیف ہوں“..... میجر اوسا کا نے انتہائی سرد لمحے میں کہا اور خود ہی میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا تھا۔

”میں نے ان صاحب کو بتایا تھا کہ“..... اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

”تشریف رکھیں اور اطمینان سے بات کریں“..... میجر اوسا کا نے اس کی بات کا نٹتھے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ سرد تھا تو وہ آدمی ایک جھٹکے سے واپس کری پر بیٹھ گیا جبکہ ہا کیٹھو بیٹھنے کی بجائے سمو دبانہ انداز میں کھڑا رہا۔ البتہ اس کا ہاتھ اس کی جیب میں تھا۔

”آپ کا نام ہیرس ہے اور آپ اس کلب کے مالک ہیں اور آپ کے تعلقات کریل جوشن سے ہیں۔ یہی بتانا چاہتے تھے ناں آپ“..... میجر اوسا کا نے کہا۔

”ہاں اور یہ بھی کہ“..... ہیرس نے ایک بار پھر بولنا شروع کیا۔

”سنو ہیرس تمہارے تعلقات باچان کے ساتھ کیوں نہ ہوں پیش
سیکشن کو اختیار ہے کہ وہ تم سے اصل بات ہر حالت میں اگلوائے اور میں تمہیں صرف
ایک موقع دینا چاہتا ہوں۔ تم بتاؤ کہ تم نے علی عمران کو کس کوٹھی میں ٹھہرایا
ہے؟..... میجر اوسا کا نے انتہائی سخت لمحے میں اس کی بات کاشتے ہوئے کہا۔ اس
کے بات کرتے ہی ہاکیٹو نے جیب سے مشین پغٹل نکالا اور اس کا رخ ہیرس کی
طرف کر دیا۔ ہیرس نے مشین پغٹل کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر خوف کے
تاثرات ابھر آئے۔

”علی عمران کون علی عمران؟..... ہیرس نے کہا۔
”وہی ایک یمنی جسے تم نے لوکن والی چاپی دی تھی اور یہ بات کفرم ہے سنو چونکہ
تم اسے جانتے نہیں تھے اس لئے ظاہر ہے تم نے صرف اسے سیاح سمجھ کر کوٹھی دی ہو
گی اس لئے تمہیں معاف کیا جاسکتا ہے لیکن اگر تم نے بتائے میں انچکچاہٹ سے کام
لیا تو پھر غیر ملکی ایجنسٹوں کے ساتھ تمہیں بھی شامل کر لیا جائے گا اور باچان میں اس کی
مزamoت ہے فوری موت“..... میجر اوسا کا نے تیز لمحے میں کہا تو ہیرس نے بے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”یقین ہے کہ میں نے اسے سیاح سمجھ کر اپنی رہائش گاہ جو اس کلب کے عقب
میں ہے دی ہے۔ جب یہ صاحب میرے پاس آئے اور پوچھ گچھ کی تو میں سمجھ گیا
کہ یہ آدمی خطرناک ہیں چنانچہ میں نے اسے فون کیا اور اسے کہا کہ وہ کوٹھی چھوڑ
دے“..... ہیرس نے کہا۔

”تم نے اسے بتایا تھا کہ پیش سیکشن کی وجہ سے تم یہ بات کر رہے ہو“..... میجر
اوسا کا نے ایک جھلکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ہاں، کیوں؟“..... ہیرس نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

”ہاکیٹو سے بے ہوش کر دوا اور آؤ“..... میجر اوسا کا نے دروازے کی طرف

بڑھتے ہوئے تیز لمحے میں کہا اور پھر دروازہ گھول کروہ تیزی سے راہداری میں چلتا ہوا گیم کلب میں آیا اور پھر وہاں سے کلب ہال میں پہنچ گیا پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے پا کیٹو بھی اس کے پیچھے پہنچ گیا۔

”اپنے آدمیوں کو بلاو۔ ہم نے فوری ریڈ کرنا ہے۔ جلدی کرو“..... میجر اوسا کا نے ہاکیٹو سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پیدل چلتا ہوا کمپاونڈ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جس کوٹی کا ذکر ہیرس نے کیا تھا وہ عقلي سائیڈ پرخی اور پھر تھوڑی دیر بعد میجر اوسا کا اس کوٹی کے سامنے پہنچ گیا۔ اس کوٹی پر واقعی ہیرس کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ اسی لمحے ہاکیٹو بھی دو آدمیوں کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔

”سائیڈ گلی سے اندر ونی ایم ون فائر کرو دو۔ آئٹھے سارے کپسول فائر کر دو جلدی کرو“..... میجر اوسا کا نے ان دونوں آدمیوں سے کہا تو وہ دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈال کر تیزی سے دوڑتے ہوئے سڑک کراس کر کے دوسری طرف موجود کوٹھی کی سائیڈ گلی میں دوڑتے چلے گئے اور پھر گلی میں پہنچ کر انہوں نے جیبوں سے کپسول پسل نکالے اور دوسرے لمحے کپسول اڑاڑ کر کوٹھی کے اندر گرنے لگے۔ چند لمحوں کے بعد ان دونوں نے پسل واپس جیبوں میں ڈالے اور مرٹر کر سڑک پر آئے اور پھر سڑک کراس کر کے واپس میجر اوسا کا اور ہاکیٹو کے پاس پہنچ گئے۔

”کتنے کپسول فائر کئے ہیں“..... میجر اوسا کا نے پوچھا

”پورا چیمیر خالی کر دیا ہے باس“..... دونوں نے کہا اور میجر اوسا کا نے اثبات میں صراحتا دیا۔

”آواہ دس منٹ گزر چکے ہیں۔ اس لئے اب گیس کے اثرات ختم ہو چکے ہوں گے“..... میجر اوسا کا نے کچھ دیر بعد کہا اور پھر سڑک کراس کر کے وہ کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔ ہاکیٹو اور دونوں آدمی اس کے پیچھے تھے۔ کوٹھی کے سامنے پہنچ کروہ رک گئے۔

”یہاں کافی ٹریک ہے اس لئے عقبی طرف سے جا کر اندر کو دو اور کوٹھی کو چیک کرو اور پھر چھوٹا پھائک کھول دو۔“..... میجر اوسا کا نے ایک آدمی سے کہا تو وہ آدمی سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا سائیڈ کلی میں چلا گیا۔ جبکہ میجر اوسا کا، ہا کیٹھو اور ایک آدمی کے ساتھ وہیں کھڑا رہا۔ ان کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ کوٹھی کا پھائک کھلنے کا انتظار میں ہوں اور پھر جھوڑی دیر بعد چھوٹا پھائک کھلا اور وہی آدمی باہر آ گیا۔

”باس اندر پانچ مرد اور ایک عورت بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔“..... اس آدمی نے کہا تو میجر اوسا کا اور ہا کیٹھوں دو توں کی آنکھوں میں بے اختیار چمک آگئی اور پھر وہ سب تیزی سے اندر داخل ہو گئے سنگ روم میں واقعی پانچ مرد اور ایک عورت قائم پڑیتھے میٹھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

”ہا کیٹھوں کو کاروں میں بھر دو اور ہیڈ کوارٹر پہنچاؤ۔ میں وہاں جا رہا ہوں۔ جلدی کرو۔“..... میجر اوسا کا نے انتہائی مطمئن لمحے میں کہا اور ہا کیٹھو کے سر ہلانے پر وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



کرنل جوش باچان کے پرائیم فنڈر کے خصوصی میلنگ روم میں اکیلا ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ اسے تو یہی بتایا گیا تھا کہ پرائیم فنڈر صاحب نے کیدو جزیرے کے مالے میں کوئی خصوصی میلنگ کال کی ہے لیکن یہاں اس کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا اور نہ ہی ابھی تک کوئی آیا تھا۔ ابھی وہ بیٹھا اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک مخصوص دروازہ گلو اور پرائیم فنڈر اندر داخل ہوئے تو کرنل جوش نہ صرف انہوں کھڑا ہوا بلکہ اس نے باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

”بیٹھیں کرنل“..... پرائیم فنڈر نے سر ہلا کر سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے تو کرنل جوش بھی بیٹھ گیا۔
”مرجھے اطلاع دی گئی تھی کہ خصوصی میلنگ ہے“..... کرنل جوش نے کہا تو پرائیم فنڈر بے اختیار مسکرا دیئے۔

”کیا میں آپ کے ساتھ میلنگ نہیں کر سکتا“..... پرائیم فنڈر نے کہا۔
”اوہ سر میرا مطلب تھا کہ شاید زیادہ لوگ ہوں گے میلنگ میں“..... کرنل جوش نے شرمندہ سے لجھے میں کہا۔

”کرنل جوش ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے ڈوفن۔ اس کا ہیڈ کوارٹر کہیں ایکریمیا میں ہے۔ یہ تنظیم جعلی کرنی چھاپتی ہے لیکن اس کا دائرہ کارا یکریمیا اور یورپ تک ہی محدود ہے لیکن گذشتہ دنوں مجھے ملٹری انسٹی جنس کی طرف سے رپورٹ ملی ہے کہ ڈوفن نے یہاں ہمارے ملک میں اپنا کوئی اڑا بنا�ا ہوا ہے اور یہاں اڑا جزیرہ کیدو کے قریب ہے۔ گواں کے بارے میں درست معلومات تو نہیں مل سکیں لیکن پھر بھی یہ اطلاع بہر حال کنفرم ہے کہ کیدو کے قریب اس نے کوئی خفیہ اڑا بنا�ا ہے۔ اس اطلاع پر مجھے بے حد تشویش ہے کیونکہ کیدو میں ہماری خفیہ تنصیبات موجود

ہیں۔ ڈیپنس سیکرٹری صاحب ملک سے باہر ہیں اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ ریڈ آرمی کے ذریعے اس کا کھول لایں اور اگر ایسا کوئی اڑا ہے تو اسے فوری طور پر ختم کر دیا جائے۔..... پام نشر نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”لیں سر ڈیپنس سیکرٹری صاحب کے پاس پہلے ہی یہ روپورٹ پہنچ چکی ہے۔ سر اور انہوں نے مجھے حکم دیا تھا جس پر میں خود بہا کا ڈو گیا ہوا تھا اور میں وہاں اس مشن پر کام کر رہا تھا کہ آپ کی طرف سے کال پر میں واپس آیا ہوں۔..... کرنل جوش نے مودبان لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ پھر کچھ پتہ چلا۔ کیا روپورٹ ہے؟..... پام نشر نے پوچھا۔

”سر ہا کا ڈو جا کر مجھے ایک اطلاع بھی مل ہے کہ ڈولفن کے اس اڈے کے سلسلے میں پا کیشیا سیکرٹ سروس بھی کام کر رہی ہے لیکن پا کیشیا سیکرٹ سروس یہ سمجھ رہی ہے کہ یہاں کیڈو میں ہے اس لئے وہ کیڈو پر حملہ کرنا چاہتی ہے۔ میں نے ریڈ آرمی کے ذریعے انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن وہ بازنٹ آر ہے تھے اس لئے میں نے پیش گروپ کوان کے روکنے کے لئے وہاں ہا کا ڈو میں بلایا ہے۔ اس ٹیم کے لیڈر علی عمران سے میرے ویے بھی ذاتی تعلقات ہیں اس لئے میں نے خود اس سے بات کی اور اسے یقین دلایا کہ کیڈو جزیرہ بآچان کے قبضے میں ہے اور وہاں اس تنظیم کا کوئی اڈا نہیں ہے۔ اگر کیڈو سے ہٹ کر کسی اور جزیرے پر ہو تو ریڈ آرمی اس کے ساتھ مل کر اس تنظیم کے خلاف کام کرنے کے لئے تیار ہے لیکن اس نے مجھ پر الزام لگادیا کہ میں ڈولفن کے سربراہ سے ملا ہوا ہوں اور میں نے ان سے دولت لے کر وہاں اس کا اڈا قائم کیا ہوا ہے حالانکہ آپ بھی جانتے ہیں سر کہ میں ایسا آدمی نہیں ہوں۔ جب میں نے اسے یقین دلایا کہ ایسا نہیں ہے تو وہ اپنی بات پر اڑ گیا جس پر مجبوراً مجھے پیش گروپ کو کال کرنا پڑا۔..... کرنل جوش نے موقع غیمت سمجھتے ہوئے پیش بندی کرتے ہوئے ساری بات عمران پر پڑ دی۔

”اوہ پھر تو ہمیں حکومت پا کیشا سے باقاعدہ احتجاج کرنا چاہئے۔ پرائم نسٹر نے کہا۔“.....

”مر جب انہوں نے ہمیں کوئی اطلاع نہیں دی تو ہمیں کیا ضرورت ہے۔ پیش سیکشن خود ہی ان سے منت لے گا۔“..... کرنل جوش نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں اس کا مطلب ہے کہ رپورٹ درست ہے اس لئے آپ کو نہ صرف کیڈو کا تحفظ کرنا ہے بلکہ اس اڑے کا بھی خاتمه کرنا ہے۔“..... پرائم نسٹر نے کہا۔
”لیں سر ایسا ہی ہو گا سر۔“..... کرنل جوش نے کہا۔

”آپ ذینص سیکرٹری صاحب کو تفصیلی رپورٹ دیں گے اور وہ مجھے دے دیں گے۔“..... پرائم نسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔“..... کرنل جوش نے اٹھ کر ایک بار پھر فوجی انداز میں سیلوٹ کرتے ہوئے کہا اور پرائم نسٹر سر ہلاتے ہوئے مرے اور اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جدھر سے وہ آئے تھے۔ جب وہ مینگ روم سے باہر چلے گئے تو کرنل جوش تیزی سے دوسرے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر اب گھرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے کیونکہ اس نے پرائم نسٹر کے کان میں پھونک مار دی تھی۔ اب اگر عمران یا حکومت پا کیشا کوئی بات کرے گی تو پرائم نسٹر خود ہی اس کی سائیڈ لے لیں گے اس طرح اس پر موجود الزام ختم ہو جائے گا۔ جھوڑی دیر بعد وہ اپنی سرکاری کار میں بیٹھا دار الحکومت میں واقع ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ وہ اب مجرما وسا کا سے تازہ ترین رپورٹ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ کروہ اپنے آفس میں آیا اور پھر اس نے میز کی دراز سے ٹرانسمیٹر لکالا اور اس سے میز پر رکھ کر اس پر مجرما وسا کا کی مخصوص فریکونسی ایڈ جسٹ کی اور پھر بیٹن آن کر دیا۔

”چیلو چیلو کرل جوشن کا لگ اور“..... کرل جوشن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”کس سر میجر او سا کا اٹھانگ یا اور“..... چند جوں بعد وہ سری طرف سے میجر او سا کا کی آواز حنای دی۔

”میجر او سا کا عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ کچھ پتہ چلا ان کا اور“..... کرل جوشن نے پوچھا
”وہ اس وقت میرے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں سر اور“..... میجر او سا کا نے جواب دیا تو کرل جوشن بے اختیار پھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تمہارے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں۔ کیا مطلب اور“..... کرل جوشن نے انہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”پیشل گروپ نے انہیں ٹریس کر لیا تھا“..... پھر ہم نے انہیں بے ہوش کیا اور یہاں کاڑو میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں لے آئے اور اب یہ لوگ یہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ میں انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ پچھ کرنا چاہتا تھا کہ آپ کی کال آگئی اور میجر او سا کا نے جواب دیا۔

”پوچھ پچھ کیسی پوچھ پچھ اور“..... کرل جوشن نے چونک کر انہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”سر اس عمران نے ہا کاڑو سے پا کیشیا کسی سائنس و ان سرداور کو کال کی۔ اس کی شیپ میرے پاس موجود ہے۔ اس میں اس نے واگ جزیرے پر مارکو ٹھم رین کا سرکٹ توڑنے کے لئے پوچھا تو سرداور نے اسے بتایا کہ اب جدید ترین ریسروچ کے مطابق اس کے لئے ایشی مارکو ٹھم رین کی ضرورت نہیں ہے بلکہ کاربن کے ذریعے بھی اس کا سرکٹ توڑا جاسکتا ہے لیکن اس عمران نے کیڈو کے بارے میں

کوئی بات نہیں کی بلکہ واگ جزیرے کے بارے میں بات کی ہے اس لئے میں اس سے اپنے چھاپا ہتا تھا کہ اس کا مشن کیدو کے خلاف ہے یا آباد واگ جزیرے کے خلاف کیونکہ باچان حکومت کی تنصیبات توہر حال کیدو پر ہیں۔ اور، میجر اوسا کا نے کہا۔

”میں نے تمہیں واگ کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔ اور، کتل جوش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”جہاں تک مجھے یاد ہے سر آپ نے کیدو کے بارے میں بات کی تھی اور، میجر اوسا کا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ لیکن عمران واقعی واگ جزیرے کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ جبکہ واگ جزیرے پر بھی باچان حکومت کا سیٹ اپ موجود ہے اور اسے مار کو ٹھم رینے سے سیلڈ بھی اسی لئے کیا گیا ہے کہ عمران اسے تباہ کرنے آیا ہے اور مار کو ٹھم رینا ایسی رین ہیں جو انہائی نایاب ہیں۔ ایکریمیا، رو سیاہ اور باچان جیسے ملک ہی اسے استعمال کر سکتے ہیں اور اس کی اپنی رین تو اس سے بھی زیادہ نایاب ہیں اس لئے مجھے یقین تھا کہ وہ خود ہی ملکریں مار کرو اپس چلا جائے گا لیکن وہ انتقامی طور پر کیدو کے خلاف کام کرنے لگ گیا تو میں نے مشن تمہارے ذمے لگا دیا تھا اور یہ بھی سن لو کہ اسے ہوش میں لائے بغیر گولیوں سے اڑا دو کیونکہ ایک بار پہلے بھی وہ ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے راؤز میں جکڑے ہونے کے باوجود فرار ہو چکا ہے اور ساتھ ہی اس نے سیکشن کی تمام مشینزی تباہ کر دی تھی اور وہاں موجود سب افراد کو ہلاک کر دیا تھا اور ایک ہیلی کا پڑ بھی لے اڑا تھا اور، کتل جوش نے بات بناتے ہوئے کہا۔

”وہ ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے تو فرار ہو سکتا ہے سر لیکن پیش سیکشن کے ہیڈ کوارٹر سے نہیں اس لئے آپ بے فکر رہیں البتہ جہاں تک اسے بے ہوشی کے

عالم میں ہلاک کرنے کی بات ہے تو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اسے ہوش میں لاکھر پھر اسے بتا کر کوہ پیش سیکشن کے ہاتھوں ہلاک ہو رہا ہے پھر ہلاک کروں گا تاکہ مرنے سے پہلے اسے معلوم ہو سکے کہ اسے کس نے ہلاک کیا ہے

اوور۔۔۔ میجر او ساکانے جواب دیتے ہوئے کہا

”تو پھر سنو میں اپنے ہیلی کا پڑپر تمہارے پاس آ رہا ہوں۔ میرے آنے تک
اے ہوش میں نہ لانا، میں اپنے بھروسے اے گولی مارنا چاہتا ہوں
اوور۔۔۔ کریل جوش نے تھکرانے والے میں کما۔۔۔

”لیں سرجیے آپ کا حکم اور رہا۔ مجھر اوسا کا نے جواب دیا۔

”اوکے میں ابھی روانہ ہو رہا ہوں۔ اور یہ آں۔ کرنل جوشن نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرائیمیز آف کیا اور اسے میز کی دراز میں رکھ کر اس
نے اثر کام کا رسیور اٹھایا تاکہ جیلی کا پٹر کرو روانگی کے لئے تیار ہونے کا حکم دے
سکے۔ وہ میجر اوسا کا کے لجھ سے ہی مشکوک ہو گیا تھا کہ میجر اوسا کا کو ضرور کوئی
شک پڑ گیا ہے اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ گو میجر اوسا کا اس کا ماتحت ہے لیکن میجر اوسا کا
کے تعلقات اعلیٰ حکام تک ہیں اور اگر میجر اوسا کا نے اس کے خلاف اعلیٰ حکام تک
کوئی رپورٹ پہنچا دی تو اس کے لئے خاصی مشکلات پیدا ہو جائیں گی اس لئے اس
نے خود جانے کا فیصلہ کیا تھا کہ وہ خود وہاں جا کر عمران کو اسی بے ہوشی کے عالم میں
ہلاک کروے گا اور اگر میجر اوسا کا نے کوئی گٹ بڑھ کرنے کی کوشش کی تو اس میجر اوسا کا
کو بھی ہلاک کیا جاسکتا ہے۔



عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ذہن میں فوراً ہی بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات گھوم گئے۔ وہ ہیرس کی کوٹھی میں اپنے سماقیوں سمیت موجود تھا کہ ہیروس نے فون کر کے اسے بتایا کہ پیشل سیکشن اسے تلاش کر رہا ہے اس لئے وہ کوٹھی چھوڑ دے اور پھر جھوڑی دیر بعد ہی باہر بلکہ بلکہ دھماکے ہوئے اور اس کا ذہن تیزی سے گھومنے الگ گیا تھا اور ہیراس کے ہوش و حواس پر تاریک پر وہ پر گیا تھا۔

یہ سارا منتظر جیسے ہی اس کے ذہن میں ابھر اس نے چونک کر بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پر اکروہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے جسم کے گرد راڑ زمود جو دیں۔ اس کے علاوہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اس کے عقب میں کر کے کلب چھکڑی بھی ڈالی گئی ہے اور ساتھ ہی رسی بھی باندھی گئی ہے۔ اس نے گردن گھمانی تو اس کے سارے ساتھی اس کے ساتھ ہی اسی حالت میں موجود تھے البتہ ان سب کے جسم صرف راڑ زمود جکڑے ہوئے تھے اور باچانی دروازے کے ساتھ دیوار کے ساتھ لگا ہوا کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور اس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں جبکہ عمران کے ساتھی ویسے ہی بے ہوش تھے۔

”تمہیں اتنی جلدی کیسے ہوش آگیا ہے جبکہ ابھی انجکشن لگے پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے اور انجکشن لگنے کے وہ منٹ بعد تمہیں ہوش آنا چاہئے تھا۔“..... اس باچانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”انجگشن تم نے لگائے تھے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی انگلیاں تیزی سے کلب چھکڑی کے بٹن کو ٹوٹونے میں مصروف ہو گئی تھیں۔

"خیلی سارتو نے لگائے تھے۔ میں تو یہاں پہرے پڑھوں اس نے مجھے بتایا تھا

کہ تم سب کو دس منٹ بعد ہوش آئے گا”..... اس بات چانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا نام کیا ہے“..... عمران نے پوچھا
”میرا نام شی چو ہے“..... اس بات چانی نے کہا
”شی چو یا شی چو ہا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
”یہ چو ہا کیا ہوتا ہے شی چو میرا نام ہے“..... بات چانی نے کہا عمران بے اختیار
ہس پڑا۔ ظاہر ہے پاکیشیانی زبان کے لفظ چو ہے بات چانی کو مطلب ہی نہ سکتا تھا۔
”تو شی چو صاحب ہو سکتا ہے کہ تمہارے سارے تو صاحب نے میرے جسم میں
زیادہ دوا بخیکٹ کر دی ہو اس لئے مجھے پہلے ہوش آ گیا ہے“..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو شی چو چونک پڑا۔

”ہاں ایسا ہو سکتا ہے“..... شی چونکے کہا۔

”اب کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ میجر او سا کا کہاں ہے“..... عمران نے کہا تو اس
بارشی چو بے اختیار چونک پڑا۔

”تمہیں کیسے معلوم ہے کہ تم میجر او سا کا کی قید میں ہو جکہ تم تو یہاں آنے سے
پہلے ہی بے ہوش تھے اور تمہاری اس رہائش گاہ میں تی ایم ون کیسپول فائر کرنے
والوں میں میں بھی شامل تھا“..... شی چونکے کہا۔

”مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ پیش سیکشن ایسا کرے گا لیکن میں خود میجر او سا کا سے
مانا چاہتا تھا۔ اس لئے میں نے کوئی احتجاج نہ کیا اور خاموشی سے اپنے ساتھیوں
سمیت بے ہوش ہو گیا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”لیکن اگر باس تمہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر دیتا تو“..... شی چو
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر میں ہلاک ہو جاتا۔ اس میں اتنا پریشان ہونے والی کون کی بات ہے۔

لوگ ہلاک تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

”حیرت ہے تم ایسی باتیں کر رہے ہو۔ تم واقعی عام لوگوں سے مختلف ہو۔..... شی چونے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تم جا کر میں بھراوسا کا کو اطلاع دے دو تاکہ اس سے مذاکرات ہو سکیں۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں میری ڈیوٹی یہاں ہے وہ خود ہی آجائیں گے۔..... شی چونے جواب دیا۔

”سمال ہے۔ ہم سب بندھے ہوئے ہیں اور بے بس ہیں تو کیا تم یہاں میں دیکھنے کی ڈیوٹی پر مامور ہو؟..... عمران نے کہا۔

”چیف کا کہنا ہے کہ تم انتہائی خطرناک ایجنسٹ ہواں لئے تم کچھ بھی کر سکتے ہو۔ اس نے میری ڈیوٹی اس لئے یہاں لگائی ہے کہ اگر تم یا تمہارے ساتھی کوئی غلط حرکت کریں تو میں تمہیں گولیوں سے اڑا دوں۔..... شی چونے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جب میں خود میں بھراوسا کا سے ملنا چاہتا ہوں اور اسی لئے بے ہوش بھی ہوا ہوں تو پھر مجھے کیا ضرورت ہے کوئی غلط حرکت کرنے کی؟..... عمران نے کہا۔

”میں بہر حال یہاں سے نہیں جا سکتا۔..... شی چونے فیصلہ کن لجھے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ ظاہر ہے اب وہ راڑز سے آزادی کے لئے کچھ نہ کر سکتا تھا اب تہ اس نے چھکڑی بھی کھول لی تھی اور رسی بھی ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد سے کاٹ لی تھی۔ اس کے باوجود وہ آزاد نہ ہو سکت اتحا اور پھر ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی ہوش میں آتے چلے گئے کیونکہ انجلش کا اثر اب ان پر ہونا شروع ہوا تھا جبکہ عمران پر ظاہر ہے اپنی ڈنی ورزشوں کی وجہ سے انجلشن کے اثرات جلدی نمودار ہو گئے تھے۔

”اوہ یہ ہم کہاں ہیں“..... سب نے باری باری ہوش میں آتے ہی ایک ہی جیسا سوال کیا۔

”ریڈ آرمی کے پیش سکیشن کے ہیڈ کوارٹر ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور آگے پیچھے چلتے ہوئے دو باتی اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے پیچھے ایک مشین گن بردار باچانی اور تھابتہ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی پہلے سے اندر موجود باچانی شی چو لیکھت مودب ہو گیا تھا اور عمران سب سے پہلے اندر داخل ہونے والے کو دیکھ کر بے انتہا مسکرے دیا گیا تو کہ وہ اسے پیچا نہ تھا۔ یہ مجرماً سا کا تھا۔ مجرماً سا کا نے ایک نظر سب پر ڈالی اور پھر وہ سامنے رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے پیچھے آنے والا باچانی اس کے ساتھ ہی دوسرا کری پر بیٹھ گیا۔

”میرا خیال ہے کہ تم مجھے پہچانتے ہو“..... مجرماً سا کا نے قدرے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تمہارا خیال سو فیصد درست ہے“..... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا

”تم نے جو کال پا کیشیا کی تھی اس کی شیپ میں نے سنی ہے اوسا کا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر لیکھت زلزلے کے سے اثرات ظاہر ہو گئے تھے۔“.....

”مشین گن مجھے دو“..... اس نے مرکرا ایک مشین گن بردار سے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین گن لیتا اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی ہاتھ میں ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

”باس آپ کی کال ہے“..... اس آدمی نے ٹرانسمیٹر مجرماً سا کی طرف

بڑھاتے ہوئے کہا اور مجبراً وساکا نے مشین گن لینے کی بجائے مرکرٹر نسمنیر آنے والے کے ہاتھ سے لے لیا اور پھر اس کا بنن پر لیں کر دیا۔

”جیلو جیلو کرنل جوشن کا لنگ اور“..... نسمنیر سے کرنل جوشن کی آواز سنائی دی۔

”اوہ میں یہ کال اپنے آفس میں سنوں گا آؤہ کیوں“..... مجبراً وساکا نے تیزی سے ٹرنسمنیر اٹھانے پر وہی دروازے کی طرف مرتاتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ باکی لوگوں کے پیچے چلا گیا جبکہ ان کے ساتھ آنے والا مشین گن بردار بھی مرکرٹر ان کے پیچے چلا گیا۔ شاید وہ ان کا باڈی گارڈ تھا۔ اب کمرے میں وہی شی چورہ کیا تھا۔

”اس کال نے تمہاری زندگی کے چند لمحے بڑھادیئے ہیں“..... دروازہ بند ہوتے ہی شی چونے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں بظاہر تو ایسا ہی لگ رہا ہے لیکن اصل بات کا علم تو بہر حال اللہ تعالیٰ کو ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”عمران صاحب کیا ہم نے اسی طرح بے بس ہو کر بیٹھنے رہنا ہے“..... اچانک ساتھ موجو صدر نے پاکیشیائی زبان میں کہا۔

”فی الحال اس چوہے کی موجودگی میں کچھ کیا بھی تو نہیں جا سکتا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”صستری چوکیا آپ میری ایک بات مان سکتے ہیں“..... اچانک صدر نے شی چو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیا بات ہے“..... شی چونے چونک کر پوچھا
”کیا آپ میرے ساتھی کی آنکھوں کی چلیوں کا صحیح رنگ بتا سکتے ہیں“..... صدر نے کہا تو شی چو کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔ اس کے

لبول پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔ وہ صدر کی بات کی تھی تک پہنچ گیا تھا اور
واقعی صدر نے جو بات سوچی تھی وہ عمران کے دہن میں بھی نہ آئی تھی۔

”کیا مطلب میں سمجھا نہیں تمہاری بات“..... شی چونے حیرت بھرے لجے
میں کہا۔

”میرے ساتھی کی آنکھوں کی پتلیوں کا رنگ اگر بھورا ہے تو پھر یہ واقعی میرا
ساتھی ہے اور اگر اس کی آنکھوں کی پتلیوں کا رنگ سیاہی مائل ہے تو پھر یہ ہمارا ساتھی
نہیں ہے کوئی اور آدمی ہے اور یہ بات چونکہ میں خود چیل نہیں کر سکتا اس لئے تمہیں
کہہ رہا ہوں۔ اصل بات ہلانے آئے سے نہ صرف باچان کا بھی فائدہ ہو
گا“..... صدر نے انتہائی سنجیدہ لجے میں کہا۔

”یہ کیا کہہ رہے ہو کیا تم مجھ پر شک کر رہے ہو؟“..... عمران نے غصیلے لجے میں
کہا۔

”تم نے میجر اوسا کا کے ساتھ جو باتیں کی ہیں مجھے معلوم ہے کہ وہ سب غلط
ہیں اس لئے مجھے شک ہے کہ تم ہمارے ساتھی نہیں ہو“..... صدر نے بھی جواب
میں غصیلے پن کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ تو یہ بات ہے ٹھیک ہے میں چیک کرتا ہوں“..... شی چونے کہا اور پھر
وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ مشین گن اس نے کاندھے سے لٹکالی تھی۔
باقی ساتھی حیرت سے ڈرامہ دیکھ رہے تھے کیونکہ انہیں اس کی سمجھوی نہ آرہی تھی۔

”اگر میں آنکھیں بند کر لوں تو“..... عمران نے جھلانے ہوئے لجے میں کہا
لیکن اس سے پہلے کہ شی چویا صدر اس کی بات کا جواب دیتا اچانک دروازہ ایک
دھماکے سے کھلا تو عمران کی طرف بڑھتا ہوا شی چوتیزی سے مڑا۔

”یہ تم کیا کر رہے ہو؟“..... دروازے میں داخل ہونے والا درمرے سپاہی
نے حیرت بھرے لجے میں کہا۔

میں اس کی آنکھیں چیک کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس کے ساتھیوں کے مطابق یہ
جعلی آدمی ہے شی چونے کہا۔
”بآ ہو چلو بآس نے انہیں رو بارہ بے ہوش کرنے کا کہا ہے کیونکہ کرفل جوش خود آ
رہے ہیں چلو بآ ہر یہ کام بآس خود کرے گا“..... آنے والے نے کہا تو شی چواشات
میں سر ہلاتا ہوا پیر و می دروازے کی طرف مڑ گیا۔ وہ آدمی بھی مر ہوا اور پھر دروازے
میں رک کر اس نے جیپ میں سے ایک کپسول نکالا اور اسے فرش پر دے مارا۔
کپسول ہلکے سے دھمکے سے پھٹ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو چونکہ معلوم
ہو چکا تھا کہ انہیں بے ہوش کیا جائے ہے اس لئے انہوں نے سانس روک لئے
تھے۔ عمران بھی سانس روکے ہوئے تھا۔ ٹھوڑی دیر بعد اس نے یگخت جو لیا کی
گردن ڈھلتے ہوئے دیکھی اور پھر ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی بے ہوش
ہو گئے۔ انہوں نے یقیناً سانس لے لیا ہو گا البتہ نا۔ سیگر سیدھا بت بنا ہوا بیٹھا تھا۔
اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹھاٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ شاید وہ اب تک سانس روکے
ہوئے تھے۔

”بس اتنا ہی کافی ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے سانس لیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب تک گیس کا اثر ختم ہو چکا ہو گا لیکن
جیسے ہی اس نے سانس لیا اس کا ذہن بجلی کی سی تیزی سے گھونٹنے لگا لیکن اس نے
فوراً ہی اسے ذہن کو کنٹرول کر لینے کی جدوجہد شروع کر دی اور پھر آہستہ آہستہ وہ
ذہن پر کنٹرول کرنے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے رو بارہ سانس لیا لیکن اب اس کو
سانس لینے سے کچھ نہ ہوا تو اس نے گردن موڑ کر نا۔ سیگر کی طرف دیکھا لیکن اب
نا۔ سیگر کی گردن بھی دوسرے ساتھیوں کی طرح ڈھلکی ہوئی تھی۔

”ہونہہ مشقیں چھوڑ رکھی ہیں اس نے“..... عمران نے بڑ بڑاتے ہوئے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی نا۔ ناگ موڑی اور اپنے جسم کو پیچھے کی طرف کر دیا۔

چند لمحوں بعد اس کی ناگ کری کے عقبی پائے تک پہنچ گئی کیونکہ عمران کے اس طرف دوسری کری نہیں تھی اس لئے وہ ناگ کو موز کر آزادی سے عقب میں لیا گیا تھا لیکن اس عقبی پائے کو پیر کی مدد سے اس نے اچھی طرح شوالیں اس پائے میں کوئی بٹن نہ تھا۔

”اوہ یہ بٹن خلاف معمول دوسرے پائے میں ہو گا لیکن وہاں تک تو پیر جاہی نہیں سکتا اور ساتھی صدر کی لرجی ہے۔ اب کیا ہو کا“..... عمران نے ناگ کو واپس موز کر سیدھی کر رکھتے ہوئے کہا۔

”باس میں نے بٹن چیل کر لیا ہے“..... اچانک دوسری سائیڈ پر بیٹھے ہوئے نائیگر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھی لٹک کی آواز سنائی دی اور نائیگر کے جسم کے گرد موجود راڑ زمامب ہو گئے اور وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

”ارے تم تو بے ہوش ہو گئے تھے پھر“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا

”میں بے ہوش ہونے لگا تھا باس لیکن میں نے اپنے ذہن کو بیانگ کر لیا۔ پھر اب میں نے ذہن کو دوبارہ بحال کیا تو آپ ناگ موز نے کی جدوجہد میں مصروف تھے۔ میں نے بھی ٹرائی شروع کر دی“..... نائیگر نے عمران کی کری کے عقب میں آ کر بٹن پر لیں کرتے ہوئے کہا اور عمران بھی راڑ ز کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔ تھکڑی وہ پہلے ہی کھول چکا تھا اور رسی بھی اس حد تک کٹ چکی تھی کہ ایک جھٹکے سے ٹوٹ گئی تھی۔

”اوہ تو تم نے اس طرح ذہن کو کنٹرول کیا ہے لیکن اس کا مطلب ہے کہ تم ذہن کو کنٹرول کرنے کی مشقیں نہیں کر رہے“..... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوئے کہا۔

”مشقیں تو کرتا ہوں باس لیکن سانس روکنے کی وجہ سے میں فوری طور پر ذہن

کو کنٹرول نہ کر سکا اس لئے میں نے اسے بیانگ کر دیا،..... نائیگر نے کہا۔

”ہاں سانس روکنے سے ذہن میں آسیجن کی کمی ہو جاتی ہے۔ تمہیں یہ مشق بھی کرنی چاہئے کہ آسیجن کی کمی کے باوجود تم ذہن کو کنٹرول کر سکو“..... عمران نے کہا

”لیں بآس،..... نائیگر نے کہا

”ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ“..... عمران نے کہا

”لیکن بآس یقیناً گیس سے بے ہوش ہوئے ہیں انہی گیس کے بغیر یہ ہوش میں نہیں آئیں گے“..... نائیگر نے خیر ان ہوتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا تمہیں کیا تمہارا ذہن بالکل ہی مفلوج ہو گیا ہے۔ تمہیں میں نے کئی بار بتایا ہے کہ ایسی صورت میں گردن کے پیچھے حرام مغز پر انگوٹھا رکھ کر جھٹکے پیدا کر کے گیس کے اثرات ختم کئے جاسکتے ہیں“..... عمران نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”سوری بآس مجھے خیال نہ رہا تھا“..... نائیگر نے کہا۔

”اگر تمہارا یہی حال رہا تو کسی روز چڑیا گھر کے پنھرے میں کھڑے نظر آؤ گے اور بچے تمہیں موگ پھلیاں کھلائیں گے“..... عمران نے اسی طرح غصیلے لمحے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور سر پا ہر نکال کر دیکھا تو دوسری طرف ایک کمرہ تھا لیکن اس کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا لیکن اس کمرے کا دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔ عمران نے تیزی سے اس کمرے کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ اسے دراصل کسی اسلیے کی تلاش تھی لیکن کمرے میں سوائے فرنپھر کے اور کوئی چیز نہ تھی۔ ابھی عمران تلاشی لینے میں ہی مصروف تھا کہ اچانک اسے دروازے کی دوسری طرف سے قدموں کی آواز سنائی دی تو عمران بجلی کی ہی تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ دروازے کا لاک کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر

دروازے کا پٹ عمران کے سامنے آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک باچانی اندر آیا اور پھر وہ جیسے ہی دروازے کے پٹ سے آ گئے ہو اور ان کی ساتھ جگڑا ہی تھا کہ اچانک عمران کے قدم زمین سے اٹھے اور دوسرے لمحے وہ ہوا میں قلابازی کھاتا ہوا ایک دھماکے سے پشت کے بل زمین پر جا گرا۔ کوئی بچہ گرتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا لیکن اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے نثارات ابھر آئے تھے جبکہ وہ باچانی اب سامنے کھڑا حیرت بھری نظر وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ جیسے اسے یقین نہ رہا ہو کہ عمران اس طرح کھڑا بھی ہو ستا ہے۔

”تم نے کیا واؤ کھیلا ہے“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تم کسی سے رہا کیسے ہو گئے“..... اس بار باچانی نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے اثاثاں سے سوال کرتے ہوئے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ۔ تم نے تو مجھے حیران کر دیا ہے۔ تم نے مجھ پر انتہائی مہارت سے کراسی واول کیا ہے“..... عمران نے ایسے لجھے میں کہا جیسے وہی وہی کے کسی نہ اکرے میں مارشل آرٹ کے واولیچ پر بات چیت کر رہا ہو تو وہ باچانی پر اختیار مسکرا دیا۔

”جس واو کا تم نے نام لیا ہے یہ تو بچوں کا واو ہے۔ یہ وارم اپ لفت تھا“..... اس باچانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے یکنہت اچھل کر باچانی کے سینے پر سر کی نکر مارنی چاہی۔ گوئمران کے انداز میں بے پناہ تیزی تھی لیکن اس سے بھی زیادہ تیزی سے باچانی نے اس کی گردن پکڑ لی اور اس کے ساتھ ہی عمران ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے کمرے کی سائیڈ دیوار سے جا نکل ریا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں ہاتھ دیوار کی طرف بڑھائے تا کہ اپنے سر کو بچا سکے لیکن اس کے ہاتھ حرکت میں نہ آئے اور اس کا سر ایک دھماکے سے دیوار سے نکلا ریا اور اس

کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر کے ہزاروں لگلے ہو گئے ہوں۔
یہ احساس بھی صرف چند محوں کے لئے ہوا تھا پھر اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا
گیا۔





ناسیگر عمران کے کمرے سے جانے کے بعد تیزی سے صدر کی طرف مڑا اور اس نے اس کے عقب میں جا کر اس کی گردن کی پشت پر اپنا انگوٹھا رکھا اور اسے مخصوص انداز میں حرکت دینے لگا۔ حموزی دیر بعد صدر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ناسیگر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ہاتھ ہٹالیا اور پھر چند لمحوں بعد صدر نے جب آنکھیں گھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ڈھلکا ہوا جسم سیدھا ہوا تو ناسیگر تیزی سے مڑ کر اس کی کرسی کے عقب میں آیا اور اس نے کرسی کے عقب پاٹے میں موجود ٹھنپ پر لیں کر دیا۔ کھلک کی آواز کے ساتھ ہی راؤز غائب ہو گئے۔

”اوہ اوہ کیا مطلب عمران صاحب کہاں ہیں؟“..... صدر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہا ناسیگر اس کی بات کا جواب دیتا اچانک دور سے عمران کی کربناک چیخ سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

”اوہ اوہ بآس کو کچھ ہو گیا ہے ورنہ؟“..... ناسیگر نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ کمرے کا دروازہ دوسرے کمرے میں کھلتا تھا۔ ناسیگر اور صدر دونوں آگے پیچھے دوڑتے ہوئے اس کمرے میں پہنچ تو کمرہ خالی تھا البتہ دیوار کے ساتھ ہی عمران فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا جبکہ اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ ہلدی کی طرح زد ہو رہا تھا۔

”بآس بآس؟“..... ناسیگر نے جھپٹ کر عمران کو سیدھا کیا اور پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا جبکہ صدر اس کمرے کے دوسرے دروازے کی طرف لپکا لیکن دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔

”بآس کی حالت خراب ہے صدر؟“..... ناسیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے جھک کر عمران کو اٹھا کر کامنہ ہے پر لا دا اور تیزی سے واپس اس کمرے کی طرف دوڑا جہاں سے وہ آئے تھے۔ صدر بھی اس کے پیچے دوڑ پڑا۔ نائیگر نے عمران کو فرش پر لٹایا اور پھر دوڑتا ہوا ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے پانی کی ایک بوتل نکال کر اس نے اس کا ڈھلن کھولا اور تیزی سے جھک کر اس نے عمران کے دونوں جبڑے دبائے اور بوتل کو اس کے منہ سے لگا کر اونچا کر دیا۔ بوتل میں موجود پانی تیزی سے عمران کے حلق میں اترتا چلا گیا۔ صدر بھی انتہائی پریشانی کے عالم میں عمران پر جھکا ہوا تھا۔ اس نے اس کی بیض پکڑی ہوئی تھی۔

”اوہ اوہ ویری گذ اور پانی پلاو بیض معمول پر آ رہی ہے“..... صدر نے یکخت مسرت بھرے لجھے میں کہا اور نائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب کافی پانی عمران کے حلق سے نیچے اتر گیا تو عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو نائیگر نے بوتل ہٹا لی اور باقی پانی اس نے عمران کے چہرے پر ڈالنا شروع کر دیا اور صدر بھی مطمئن ہو کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ ”کمرے کا دروازہ بند کر دیں صدر صاحب ایسا نہ ہو کہ اچانک کوئی آ جائے“..... نائیگر نے کہا تو صدر تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اندر سے چھٹی چڑھا دی۔ اسی لمحے عمران نے کراچے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں کبوتر کے خون کی طرح گہری سرخ ہو رہی تھیں۔

”باس بس“..... نائیگر نے عمران کو آوازیں دیتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار کراہتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ اس کے سر پر پہنچ گئے۔

”باس آپ کے سر پر چوٹ آئی ہے“..... نائیگر نے کہا تو عمران نے یکخت

مرکو جھنکا دیا اور پھر وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے کسی کوتلائش کر رہا ہو۔

”وہ وہ آدمی کہاں ہے جس نے مجھے ضرب لگائی تھی“..... عمران نے ایک جھلکے سے اٹھ کر کھڑے ہوئے ہوئے کہا۔

”آدمی وہاں تو کوئی آدمی نہیں تھا بس آپ کی چیخ سن کر میں اور صدر یہاں آئے تو آپ دیوار کے ساتھ بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور آپ کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ نار چلت روم میں یقیناً پالی کی بولیں رکھی جاتی ہیں اور آپ کو فوری طور پر پالی کی ضرورت تھی اس لئے میں آپ کو اٹھا کر یہاں لے آیا تھا“..... نائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس کرے کا دروازہ باہر سے بند تھا لیکن ہوا کیا تھا عمران صاحب آپ تو انتہائی سخت ترین حالات میں بھی کبھی نہیں چیخے“..... صدر نے حیرت بھرے لبھے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لی۔

”آج سیر کو سوا سیر مل گیا تھا۔ ہر حال جلدی کرو باقی ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ“..... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے خود بھی آگے بڑھا اور تنوری کے عقب میں آیا اور پھر اس نے اس کی گردن کے عقبی حصے میں ایک مخصوص جگہ پر انگوٹھا کر کھر اسے حرکت دینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی تنوری کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور عمران اسے چھوڑ کر ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف بڑھ گیا جبکہ نائیگر نے یہی کارروائی کی پیشہ ٹکلیل کے ساتھ شروع کر رکھی تھی اور پھر چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے سارے ساتھی ہوش میں آگئے تو عمران اور نائیگر نے کرسیوں کے عقبی پایوں میں موجود بٹن پر لیں کر کے انہیں راؤز سے نجات دلادی۔ صدر اس دروازے کے ساتھ کھڑا رہا تھا۔ شاید وہ یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ دوسرا طرف سے کوئی آرہا ہے یا نہیں۔

”ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے اور یہ پیشہ سیکشن کا ہیڈ کوارٹر ہے“..... عمران

نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب اس کرنے سے خفیہ راستہ نکلتا ہے“..... اچانک کیپٹن شکلیل کی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی تیزی سے مرکر کیپٹن شکلیل کی طرف دیکھنے لگے۔

”کیا تمہیں الہام ہونے لگ گیا ہے“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا لیکن کیپٹن شکلیل کوئی جواب دینے کی بجائے تیزی سے مردا اور پھر اس نے سائیڈ دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی اور دوسری طرف ایک راہداری نظر آری تھی۔

”اوہ ویری گذ آؤ“..... عمران نے کہا اور وہ تیزی سے اس راہداری میں داخل ہو گئے۔ کیپٹن شکلیل سب سے آخر میں راہداری میں داخل ہوا اور پھر اس نے راہداری کے کونے میں پیئر مارا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی اور پھر وہ بھی دوڑتا ہوا عمران اور ساتھیوں کے قریب پہنچ گیا۔ راہداری خاصی طویل تھی لیکن آگے جا کر وہ بند ہو گئی تو اس بار عمران نے اس کی جڑ میں ایک ابھرے ہوئے پتھر پیئر مارا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ ایسا اور پھر کمرے میں پہنچ گئے جو خالی پڑا ہوا تھا۔ سب سے آخر میں کیپٹن شکلیل باہر آیا اور پھر اس نے اس راستے کو دوبارہ بند کر دیا۔ اس دوران باقی ساتھی تیزی سے مختلف کمروں کو چیک کر چکے تھے۔ یہ چھوٹی سی کوٹھی تھی جو خالی پڑی ہوئی تھی۔

”آوا بہمیں یہاں سے نکلا ہے“..... عمران نے چانک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”لیکن اب ہم کہاں جائیں گے“..... جو لیا نے کہا ”فی الحال یہاں سے تو نکلیں“..... عمران نے کہا اور پھر چھوٹا چانک کھول کر وہ باہر لکلا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی ایک ایک

کر کے وقفہ دے کر باہر آگئے۔ عمران ابھی تھوڑا ہی آگے گیا تھا کہ اس نے کوئی کے پھانک کے سامنے ایک کارکھی دیکھی۔ کار میں ایک عورت اور دو بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ کار کی چھت پر لگے ہوئے شینڈ پر سامان بندھا ہوا تھا اور ایک آدمی کوئی کے پھانک کوتالا لگا رہا تھا۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور کار کی ڈرائیور سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرا لمحے کا رایک جھلکے سے آگے بڑھی اور سڑک پر پہنچ کر اس کی رفتار اور بھی تیز ہو گئی اور جب تک عمران اس کوئی تک پہنچا کار موڑ کاٹ کر نظر وہن سے غائب ہو چکی تھی۔ عمران تیزی سے اس کوئی کے گیٹ پر پہنچا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ عمران نے با تھا کہ اگر مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور دوسرا لمحہ وہ کسی بندر کی سی پھرتی سے پھانک پر چڑھ کر پلک جھکانے میں اندر کو دیکھا اور پھر جب اس کے ساتھی گیٹ تک پہنچے عمران نے اندر سے کنڈل کھول کر چھوٹا پھانک کھول دیا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی اندر داخل ہو گئے تو عمران نے پھانک بند کر دیا۔

”اس کوئی کے مکین کسی لمبے سفر پر گئے تھے اس لئے ہم یہاں کچھ روز اطمینان سے گزار سکتے ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ دوسرے وہ بھی اس کوئی کے گیٹ پر موجود کار اور اس کی شینڈ پر بندھا ہوا سامان دیکھے چکے تھے اس لئے کسی کو مزید پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔

”اس بارہم سب بال بال بچے ہیں“..... عمران نے سنگ روم میں پہنچ کر ایک کرسی روپ بیٹھتے ہوئے کہا۔

”کیپن ٹکلیل کیا تم نے اس راستے کے بارے میں معلوم کر لیا تھا۔ کیا واقعی تمہیں الہام ہو گیا تھا“..... جولیا نے کیپن ٹکلیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ نہیں مس جولیا دوسری بار بے ہوش ہونے سے پہلے میری نظر وہ نے

دیوار کی جڑ میں ابھرے ہوئے پتھر کو چیک کر لیا تھا۔ اور اس کی ساخت سے مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہاں سے دیوار پھٹ کر کوئی راستہ باہر جاتا ہے۔ کیپٹن شکلیل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا نے تمیز انداز میں اثبات میں ہلا دیا۔

” عمران صاحب اب آپ بتائیں کہ آپ کو کیا ہوا تھا۔ آپ نے وہ سیر پرو اسی بات کیوں کی تھی؟ صدر نے کہا تو جولیا، کیپٹن شکلیل اور تنوری سب چونک کر عمران کی طرف پہنچنے لگے کیونکہ وہ اس دوران میں ہوش تھے اس لئے انہیں اس بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔ جولیا نے چونک کر پوچھا

” ہاں خاص نہیں بلکہ خاص انسان آج بڑے طویل عرصے بعد کسی نے مجھے مارشل آرٹ میں شکست دی ہے۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

” تمہیں مارشل آرٹ میں شکست دی ہے۔ کیا مطلب کیسے کس نے؟ جولیا نے اور زیادہ حیرت بھرے لجھے میں کہا تو عمران نے اپنے اور نائیگر کے ہوش میں آنے اور پھر دوسرے کمرے میں جانے اور ایک بآچانی کے اندر آنے کے بعد اس پر جھپٹنے سے لے کر دیوار سے ٹکرا کر بے ہوش ہونے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

” اوہ اوہ کون تھا وہ جس نے تمہیں اس انداز میں شکست دی ہے۔ یہ تو ناممکن ہے۔ تم تو مارشل آرٹ کے جادوگر ہو۔ تنوری نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔ ” تو وہ جادوگروں کا شہنشاہ تھا۔ میں تو خود حیران ہوں۔ بہر حال اگر کبھی وہ پھر مل گیا تو میں پگڑی اور مٹھائی اس کے سامنے رکھ کر اس کی شاگردی ضرور اختیار

کروں گا لیکن وہ نجانے کہاں چلا گیا تھا۔ یہ بات میری سمجھے میں نہیں آئی۔ ”..... عمران نے کہا

”حیرت ہے پھر تو اس آدمی سے واقعی مانا چاہئے میں تو آج تک یہی سمجھتا رہا تھا کہ تمہیں مارشل آرٹ میں شکست دینا ممکن ہے جو ان جیساں آدمی تمہیں شکست نہ دے سکا۔ حیرت ہے“ تنویر نے کہا۔

”باس کیا آپ مذاق کر رہے ہیں یا؟“ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تو تمہار کیا خیال ہے کہ مجھے شوق تھا ویاوار سے سرگمرا کر خود کشی کرنے کا۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں درست کہہ رہا ہوں اور یہ کوئی الیکی حیرت انگیز بات بھی نہیں ہے۔ ایسا اکثر ہوتا ہے کہ انسان کسی بات میں اپنے آپ کو حرف آخر سمجھ لیتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی اس سے زیادہ برتر اس کے سامنے لا کر اس بتاتا ہے کہ سب سے طاقتور اور سب سے بڑی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے“ عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”بھر حال اب کیا کرنا ہے۔ یہ مشن تو ہمارے لئے عذاب بن گیا ہے“ جولیا نے کہا۔

”مشن مکمل کرنا ہے اور کیا کرنا ہے“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”لیکن کیسے“ جولیا نے جھلانے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اس پیش سیکشن کا خاتمه ہمیں پہلے کرنا ہو گا عمران صاحب ورنہ یہ لوگ ہمارا پیچھا نہ چھوڑیں گے اور جس انداز کی ان کی کار کر دیگی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہمیں ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنے دیں گے“ عمران کے بولنے سے پہلے کیپشن فلکیل نے کہا۔

”لیکن اس کے لئے اسلحہ، میک اپ، کاریں اور دوسرا ضروری سامان چاہئے

جیکہ ہمارے پاس نہ رقم ہے نہ ہی اسلحہ..... جو لیا نے کہا

” یہ سارا بندوبست ہو سکتا ہے۔ یہاں کے گیم کلب آخر کب کام آئیں گے ”..... صدر نے کہا۔

”اب تک ہمارے فرار کے بارے میں انہیں علم ہو چکا ہو گا اس لئے وہ ہمیں تلاش کرنے کے لئے یقیناً نکل چکے ہوں گے اور یہ بتا دوں کہ میجر اوسا کا کوئی بھی معلوم ہے کہ ہمارے پاس رقم نہیں ہے اس لئے ہم نے لا محالہ گیم کلب کا رخ کرنا ہے ”..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” تو پھر کیا کیا جائے تم بتاؤ ”..... جو لیا نے کہا۔

” اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم یہاں سے نکلیں اور اسی خفیہ راستے کے ذریعے دوبارہ اندر پہنچ جائیں اور پھر وہیں سے اسلحہ حاصل کر کے وہیں کارروائی کی جائے ”..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔ پہلے تو ان سب کے چہروں پر ایسے تاثرات ابھرے جیسے انہیں عمران کی بات سمجھے میں نہ آئی ہو لیکن چند لمحوں بعد جب انہیں عمران کی بات سمجھے میں آئی تو سب کے چہروں پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

” اوہ اوہ واقعی ویری گذیا یہ انتہائی شامدار اور ذہانت سے پر تجویز ہے۔ ویری گذ ”..... سب سے پہلے تنور نے اپنی عادت کے مطابق محل کر عمران کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

” سن لیا تم نے جو لیا اسے کہتے ہیں رقبت اب یہ مجھے غلطند ثابت کر کے میرا سکوپ ختم کرنا چاہتا ہے ”..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

” تمہارا سکوپ احمق بن کر بھی نہیں بن سکتا۔ سمجھے بہر حال تمہاری تجویز موجودہ حالات میں بہترین ہے ”..... تنور نے فوراً کہا اور ایک بار پھر سب نہیں پڑے۔

”عمران صاحب تنور یہ درست کہہ رہا ہے وہ لوگ ہمیں تلاش کرنے کے لئے شہر میں پھیلے ہوئے ہوں گے اس لئے اس ہیڈ کوارٹر میں بھی زیادہ آدمی موجود نہ ہوں گے اور ہیڈ کوارٹر میں لازماً میک اپ کا سامان بھی مل جائے گا، لباس بھی اور اسلحہ بھی۔“..... صدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔





میجر اوسا کا اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا اس کی فرائی پیشانی پر موجود شکنیں بتارہی
 تھیں کہ وہ ڈنی طور پر خاصاً الجھا ہوا ہے۔ کرنل جوش نے کال میں سب سے پہلے
 عمران کے بارے میں پوچھا تھا اور میجر اوسا کا نے جب اسے بتایا کہ عمران اور اس
 کے ساتھی ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ پڑے ہیں تو کرنل جوش نے انہیں ہوش میں
 لانے سے پہلے ہی ہلاک کر دینے پر اصرار کیا لیکن جب میجر اوسا کا نے ایسا کرنے
 سے مغدرت کر لی اور واگٹ اور گیڈو جنگیرے کے بارے میں بات کی تو کرنل جوش
 نے اسے حکم دیا کہ وہ خود فوری طور پر ہاکاڑو آرہا ہے اور جب تک وہ نہ آئے اس
 وقت تک عمران کو ہوش میں نہ لایا جائے تو میجر اوسا کا نے اس سے وعدہ کر لیا لیکن
 اب وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی کرنل جوش نے ڈولفن کے ساتھ مل کر باچان
 کے مقاومات سے غداری کی ہے لیکن اسے اس بات پر یقین نہ آ رہا تھا کیونکہ آج
 تک کرنل جوش کو انتہائی با اصول اور انتہائی محبت وطن سمجھا جاتا تھا لیکن عمران نے جو
 باقیں کی تھیں اور اب کرنل جوش نے جس طرح عمران کو بے ہوشی کے عالم میں
 ہلاک کرنے پر اصرار کیا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ بہر حال والی میں کچھ نہ کچھ کالا
 ضرور ہے۔ وہ بیٹھا اس بارے میں سوچ رہا تھا کہ اس سلسلے میں کیا اقدام کرنا
 چاہئے لیکن کوئی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ وہ کرنل جوش کے اختیارات سے بھی
 اچھی طرح واقف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل جوش کے خلاف کی جانے والی کوئی
 بات بھی اسے انتہائی مشکل میں ڈال سکتی ہے۔ آخر کار اس نے سوچ سوچ کر یہی
 فیصلہ کیا کہ وہ ان حالات کو ڈینس سیکرٹری کے نوٹس میں لے آئے۔ ڈینس سیکرٹری
 سے اس کے خاصے گھرے تعلقات تھے کیونکہ وہ نہ صرف اس کے دور کے رشتہ دار
 تھے بلکہ ڈینس سیکرٹری کی بیوی اس کی مرحومہ والدہ کی کلاس فیلو بھی رہی تھی۔ اس
 حوالے سے بھی ڈینس سیکرٹری کے ساتھ اس کے خاندانی تعلقات تھے اور وہ جانتا

تھا کہ ڈیپنس سیکرٹری باچان میں سب سے طاقتور حیثیت کے حامل ہیں اس لئے اسے یہ فیصلہ کر کے خاصاً ہنی اطمینان سما محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے اندر کام کا رسیور الٹھالیا اور پھر کئی نمبر پر لیں کر دیئے۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔ ”پاکیشیائی ایجنسٹوں کی کون نگرانی کر رہا ہے“..... میجر او سا کا نے پوچھا ”سر آپ کے حکم پر انہیں بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ ویسے بھی وہ راڑوں میں جکڑے ہوئے ہیں اس لئے زیرِ ماں میں تو کوئی موجود نہیں ہے البتہ فرست روم میں ماسٹر سکانا موجود ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ماسٹر سکانا کیلا ہی ان سب کے لئے کافی ہے“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”ٹھیک ہے جب کتل جوش کا ہیلی کا پھر لینڈ کرنے لگے تو مجھے اطلاع کر دینا“..... میجر او سا کا نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور آفس کی سائیڈ میں بنے ہوئے ریسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب کتل جوش کے آئے تک آرام کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے الماری سے اپنی پسندیدہ شراب پینا شروع کر دی لیکن ابھی اسے بیٹھے ہوئے وہی پندرہ منٹ ہوئے تھے کہ ساتھ ہی تپائی پر پڑے ہوئے اندر کام کی گھنٹی نج اٹھی تو میجر او سا کا چونک پڑا۔ اس نے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے ٹی وی آف کیا اور پھر رسیور الٹھالیا ”لیں“..... میجر او سا کا نے کہا۔

”مر ماسٹر سکانا نے آکر عجیب سی رپورٹ دی ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو میجر او سا کا بے اختیار چونک پڑا۔ ”کیا“..... میجر او سا کا نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”مر اس نے بتایا ہے کہ وہ با تھر روم گیا تھا لیکن جب وہ واپس فرست روم میں گیا تو کسی نے اچانک اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے اسے اٹھا کر فرش پر پھینک دیا لیکن

وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو اس نے اسے اٹھا کر دیوار پر مارا اور ہلاک کر دیا اور پھر وہ باہر سے دروازہ بند کر کے اطلاع دینے آیا ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”فرست روم میں اس پر حملہ ہوا۔ لیا مطلب کیا وہ نشہ میں تو نہیں ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ وہ پا کیشیائی ایجنت تو بے ہوش ہیں اور راٹز میں جکڑے ہوئے ہیں۔ میجر اوسا کا نہ منہ بناتے ہوئے کہا۔

”وہ نشہ تو کیا سر شراب بھی نہیں پیتا آپ کو تو معلوم ہے مر۔ دوسری طرف سے سیکشن کے انچارج یکپیش بالوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر کیا اس پر کسی فرشتے نے حملہ کر دیا تھا۔ جاؤ اور جا گرچیک کرو اور پھر مجھے اطلاع دو نہیں۔ میجر اوسا کا نہ کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر ریمورٹ کنشول کے ذریعے ٹویی آن کیا اور میز پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگالی۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے خواہ مخواہ ڈسٹر ب کیا گیا ہو۔ پھر نجات کتنا وقت گزر گیا کہ ساتھ پڑے ہوئے اسٹر کام کی گھنٹی ایک بار پھر نجاحی۔

”ہونہہ اب کہیں گے کہ اس نہیں ما سٹر سکانا نے خواب دیکھا تھا ہونہہ۔ میجر اوسا کا نہ بڑھاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ریمورٹ کنشول کی مدد سے ٹویی آف کر کے رسیور اٹھا لے۔

”لیں۔ میجر اوسا کا نہ کہا۔

”باس غصب ہو گیا۔ تمام پا کیشیائی ایجنت غائب ہیں۔ وہ آدمی جیسے ما سٹر سکانا نے ہلاک کیا تھا اس کی لاش بھی غائب ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو میجر اوسا کا بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا کیا کہہ رہے ہو کیا تم پا گل تو نہیں ہو گئے۔ میجر اوسا کا نہ انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”آپ فوراً آجائیں بس“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے“..... میجر اوسا کا نے کہا اور رسیور کھکھروہ اٹھا اور پھر دوڑتا ہوا بیر ونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پچھلے دیر بعد وہ آپ پینگ بال میں پہنچ گیا جہاں کیپن بال تو اور ماشر سکانا دلوں موجود تھے۔

”کیا ہوا ہے یہ کیسے ممکن ہے“..... میجر اوسا کا نے کہا۔
”میرے ساتھ ہے بیئے بس یہ لوگ واقعی نگل کے ہیں“..... کیپن بال تو نے کہا
اور پھر حوزی دیر بعد پھر روم میں داخل ہو گئے۔

”یہ دیکھیں بس یہ اس آدمی کا خون جسیں اُمیں نے ہلاک کیا تھا“..... ماشر سکانا نے دیوار کے ساتھ موجود خون کے بڑے سے دھبے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور میجر اوسا کا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دوڑتا ہوا وہ زیر و روم میں پہننا اور زیر و روم میں داخل ہوتے ہی لیکھت وہ ٹھٹھک کر رہ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور بے قیمتی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کمرے میں موجود کرسیوں کے راؤز خاص تھے اور عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے کوئی بھی وہاں موجود نہ تھا البتہ فرش پر ایک جگہ خون کے دھبے موجود تھے اور پانی کی خالی بوتل بھی پڑی ہوئی تھی اور الماری کے پٹ بھی کھلے ہوئے تھے جس میں پانی کی بوتلیں موجود تھیں۔

”اوہ اوہ ویری بیدتم نے خفیہ راستہ چیک کیا ہے“..... میجر اوسا کا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”لیں سر لیکن یہ راستہ بدستور بند ہے اور سیکانڈ سپاٹ بھی خالی ہے۔ ویسے بھی سر اس خفیہ راستے کا انہیں کیسے علم ہو سکتا ہے“..... کیپن بال تو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پاؤ ڈرگن لے آؤتا کہ ان کے قدموں کے نشانات چیک کے جاسکیں پھر صورت حال واضح ہو گی“..... میجر اوسا کا نے کہا تو کیپن بال تو سر ہلاتا ہوا مژا اور

زیریوروم سے باہر چلا گیا۔

”ماسٹر سکانا تم نے جس آدمی کو ہلاک کیا تھا کیا وہ تم سے لڑا بھی تھا“..... میجر

اوسا کا نے ماسٹر سکانا سے مخاطب ہو کر اپنا جو خاموش کھڑا تھا۔

”لیں بس میں باتھ ہر روم گیا تو باہر سے دروازہ بند کر کے گیا تھا کیونکہ یہ میری عادت ہے۔ پھر جب میں واپس آیا تو میں نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو اچانک ایک آدمی جو دروازے کی سایہ پر چھپا ہوا تھا مجھ پر جھپٹ پڑا اور بس مجھے اعتراف ہے کہ اس بنے مجھے ہمہ کر اپنے سینے سے لکالیا۔ اس کا ایک بازو میرے سینے کے گرد اور دوسرا بازو میری گردوان کے گرد تھا اور اس آدمی میں واقعی بے پناہ طاقت تھی لیکن اسے شاید معلوم نہ تھا کہ میرا نام ماسٹر سکانا ہے۔ میں نے وارم اپ لفت کے ذریعے اسے سر کے اوپر سے اچھال کر پشت کے بل سامنے فرش پر دے مارا اور ایک بار پھر مجھے اعتراف ہے کہ جتنی مشکل مجھے اس آدمی کے خلاف وارم اپ لفت داؤ لگاتے ہوئے ہوئی تھی اتنی مجھے پہلے کسی کے خلاف نہ ہوئی تھی لیکن میں کامیاب رہا۔ میرا خیال تھا کہ اب یہ اٹھنے سکے گا لیکن وہ خلاف تو قع اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے میرے سینے پر ٹکر مارنے کی کوشش کی لیکن میں نے اسے گردان سے پکڑا اور اس کے جسم کی حرکات سست کر کے اسے پوری قوت سے دیوار سے مار دیا۔ اس کا سر یقیناً پھٹ گیا تھا۔ اس کی ناک سے خون و حمار کی صورت میں بہنے لگا۔ وہ نیچے گر کر ہلاک ہو گیا میں واپس مڑا اور باہر سے دروازہ بند کر کے کیپٹن بالٹو کو اطلاع دینے گیا۔ پھر کیپٹن بالٹو نے آپ کو اطلاع دی پھر میں کیپٹن بالٹو کے ساتھ واپس آیا تو اس آدمی کی لاش بھی موجود نہ تھی اور زیریوروم بھی خالی تھا۔ کیپٹن بالٹو نے خفیہ راستہ کھولا اور دوسری طرف جا کر چیلنج کی لیکن وہ سب لاش سمیت غائب ہو چکے تھے۔..... ماسٹر سکانا نے اس طرح پوری تفصیل بتا دی جیسے وہ کسی عدالت کے سامنے کھڑا بیان دے رہا ہو۔

”تم جس آدمی کے بارے میں کہہ رہے ہو کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے۔ وہ ہلاک نہیں ہوا بلکہ صرف بے ہوش ہوا تھا جسے اس کے ساتھی فرست روم سے اٹھا کر یہاں لے آئے اور پھر انہوں نے الماری سے پانی کی بوتل نال کرائے پانی پلایا۔ وہ یقیناً ہوش میں آگیا ہوا تو وہ سب اس خفیہ راستے سے نکل گئے۔..... میجر او سا کا نے کہا۔

”نہیں باس وہ آدمی فتح ہی نہیں کرتا۔ اس کا سر جمل قوت سے دیوار سے گلرا یا تھا اس کے بعد وہ کیسے فتح کرتا ہے۔..... ماشر سکانا نے یہ لیتھی بجھی میں کہا۔
”یہ دیکھو یہاں خون کے نشانات بھی ہیں اور یاپانی کی خانی بوتل بھی پڑی ہے۔ اس سے بھی نتیجہ لکھتا ہے اور یہ بھی بتاؤں کہ تمہارا مقابلہ علی عمران سے ہوا ہے۔ اس علی عمران سے جسے تمہاری طرح مارشل آرٹ کا جادو گر کہا جاتا ہے اور شاید اسی لئے وہ فتح بھی لکلا ہے۔ اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً ہلاک ہو جاتا۔..... میجر او سا کا نے کہا۔

”اگر وہ فتح لکلا ہے باس تو پھر میرا ریکارڈ خراب ہو گیا ہے۔ مجھے اپنا ریکارڈ درست کرنے کے لئے اسے ہر صورت میں ہلاک کرنا پڑے گا۔..... ماشر سکانا نے کہا تو میجر او سا کا بے اختیار مسکرا دیا۔

”ٹھیک ہے جب وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔..... میجر او سا کا نے کہا اسی لمحے کی پہنچ بائلو واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لمبی لمبی لیکن چوڑی نال والی گن موجود تھی جس کا وسیلہ غبارے کی طرح پھولा ہوا تھا۔

”پہلے وہاں پاؤڑ رپرے کرو۔ اس فرست روم میں۔..... میجر او سا کا نے کہا۔

”باس یہ تو ہوتا رہے گا ہمیں ان کی تلاشی کے لئے آدمیوں کو بھیج دینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ نکل جائیں۔..... کیپٹن بائلو نے کہا۔

”اوہ ہاں واقعی ٹھیک ہے۔ یہ گن تم ماسٹر سکانا کو دو اور خود جا کر پورے سیکشن کو ان کی تلاش پر مامور کر دو۔ ویری بیٹھ۔ ویر ہو گئی تو وہ اپنا میک اپ تبدیل کر کے ہماری نظروں سے اوچھل ہو جائیں گے۔ ان کے حلیم اور قد و قامت بتا دو۔“..... می مجر اوسا کا نے کہا اور کیپٹن بالٹو گن ماسٹر سکانا کے ہاتھ میں دے کر تیزی سے واپس چلا گیا۔ پھر ماسٹر سکانا نے می مجر اوسا کا کی ہدایت کے مطابق زیر و روم اور فرسٹ روم میں پاؤڑ پسپر لے لیا تو وہ واقعی قدموں کے نشانات سے وہی سب کچھ سامنے آگیا جیسا کہ می مجر اوسا کا نے اندازہ لگایا تھا۔ اس کے بعد خفیہ راستہ کھولا گیا۔ وہاں بھی قدموں کے نشانات باہر جاتے واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ دوسری طرف بھی پھانک تک نشانات نظر آ رہے۔

”تم نے دیکھا ماسٹر سکانا کہ تمام قیدی پیروں پر چل کر گئے ہیں۔“..... ایک عورت اور پانچ مردوں کے قدموں کے نشانات واضح ہیں۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ جسے تم نے ہلاک کیا تھا وہ ہلاک نہیں ہوا کیونکہ مردے اپنے قدموں پر چل کر نہیں جایا کرتے می مجر اوسا کا نے واپس زیر و روم میں آتے ہوئے کہا۔

”میں باس لیکن آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس آدمی کو تلاش کر کے ہلاک کر دوں۔“..... ماسٹر سکانا نے بے چین سے لجھ میں کہا۔

”سیکشن انہیں جلد ہی تلاش کر لے گا۔ اس کے بعد میں خود تمہارا مقابلہ اس عمران سے کراؤں گا۔ تم بے فکر رہو۔“..... می مجر اوسا کا نے جواب دیا اور ماسٹر سکانا نے اشبات میں سر ہلا دیا۔ می مجر اوسا کا فرسٹ روم سے نکل کر واپس اپنے دفتر جا رہا تھا کہ کیپٹن بالٹو دوڑتا ہوا قریب آیا۔

”کرنل جوشن صاحب کا ہیلی کا پٹر لینڈ کر رہا ہے باس۔“..... کیپٹن بالٹو نے کہا۔

”اوہ اچھا۔“..... می مجر اوسا کا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھ گیا

جدھر ہیلی پیدا ہوا تھا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو کرنل جوشن ہیلی کا پڑے اتھر عمارت کی طرف بڑھ رہا تھا۔ میجر او سا کا نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

”کہاں ہے وہ عمران اور اسیں اپنیں آئیں ہوں تو نہیں آیا“..... کرنل جوشن نے سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے انہیں بے چین سے لجھے میں کہا۔

”سر وہ پر اسرار طور پر فرار ہو گئے ہیں لیکن ہم جلد ہی انہیں دوبارہ پکڑ لے گے“..... میجر او سا کا نے موڈ بانہ لجھے میں جواب دیا۔

”کیا کیا کہ رہے ہو یقیناً فرار ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب ہے ہوش ہونے کے باوجود فرار ہو گئے ہیں؟“..... کرنل جوشن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”لیں سر بے ہوش ہونے کے باوجود فرار ہو گئے ہیں۔ آئیے میں آپ کو دکھاتا ہوں“..... میجر او سا کا نے کہا تو کرنل جوشن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے پھر میجر او سا کا نے اسے زیر دروم، فرست روم اور خفیہ راستے میں موجود قدموں کے نشانات دکھائے اور ما سٹر سکانا سے ایک آدمی کی لڑائی کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

”کیا تم نے پہلے انہیں ہوش دلایا تھا؟“..... کرنل جوشن نے واپس آپرینگ روم میں بھیج کر کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”لیں سر میں نے ان سے پوچھ گچھ کی تھی۔ پھر آپ کی کال آگئی اور میں نے انہیں دوبارہ بے ہوش کرا دیا لیکن وہ کسی پر اسرار انداز میں ہوش میں آگئے اور اس خفیہ راستے سے فرار ہو گئے“..... میجر او سا کا نے کہا۔

”لیکن جب میں نے تمہیں کال کیا تو تم نے بتایا تھا کہ وہ بے ہوش ہیں۔ اب تم کہہ رہے ہو کہ اس وقت وہ ہوش میں تھے۔ بہر حال کیا باقی میں ہوئی تھیں ان سے؟“..... کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے انہیں سخت لجھے میں کہا۔ کمرے میں کیپن بائٹ اور ما سٹر سکانا ایک طرف موڈ بانہ انداز میں کھڑے تھے جبکہ کرنل جوشن اور میجر او سا کا دونوں آمنے سامنے کر سیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

”سر میں نے اس عمران سے اس ٹیپ کے بارے میں پوچھ چکھ کی تھی؟..... میجر او سا کا نے جواب دیا۔

”اوہ ہاں کہاں ہے وہ ٹیپ مجھے سنواو فوراً،..... کرنل جوش نے کہا تو میجر او سا کا نے کیپٹن بالو سے کہا کہ اس کے آفس سے ٹیپ ریکارڈ اور ٹیپ اٹھالا ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد ٹیپ ریکارڈ ہاں پہنچ گیا اور پھر اسے آن کر دیا گیا۔ کرنل جوش خاموش بیٹھا اسے منتظر رہا۔

”اوہ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ واگ جزیرہ اب اپن ہو جائے گا اور یہ شیطان اسے تباہ کر دیں گے۔ ویری بیڈ،..... کرنل جوش نے بے اختیار انداز میں کہا۔

”اس سے باچان کو کیا فرق پڑے گا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ باچان حکومت کو واگ سے کیا لچکی ہے۔ اس کی تعصیات تو کیڈو میں ہیں اور کیڈو کے بارے میں تو کوئی بات نہیں ہوئی“..... میجر او سا کا نے کہا تو کرنل جوش بے اختیار چونک پڑا۔

”تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ لوگ کیوں تباہ کرنا چاہتے ہیں؟..... کرنل جوش نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ واگ میں واقعی مجرم تنظیم ڈولفن کا پر لیں سیکشن موجود ہے۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کیونکہ واگ جزیرہ تو کیڈو جزیرے کے خلافی انتظامات کے دائرہ میں ہے وہاں کوئی مجرم تنظیم کیسے اپنا اڈا بناسکتی ہے؟..... میجر او سا کا نے کہا۔

”پھر تم نے کیا نتیجہ لکالا ہے؟..... کرنل جوش نے کہا۔ اس کا ایک ہاتھ اس کی جیب میں رینگ گیا تھا۔

”مجھے کوئی بات سمجھ نہیں آ رہی اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ ٹیپ ڈیفس

سیکرٹری صاحب کو پہنچا دوں پھر وہ خود ہی انکوارری کر لیں گے،..... میجر اوسا کا نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تمہیں مجھ پر شک ہے کہ میں مجرم تنظیم سے ملا ہوا ہوں کیوں“..... کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا۔

”میں کیا کہہ سکتا ہوں مر۔ انکوارری پر خود ہی ساری بات سامنے آجائے گی“..... میجر اوسا کا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ہونہ تو یہ بات ہے جیکا ہے“..... کرنل جوشن نے ہنکار ابھرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیب سے ببر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسل موجود تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ میجر اوسا کا سنجلتانٹھک تھک کی آوازوں کے ساتھ ہی میجر اوسا کا چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے جا گرا اور ری طرح رُٹپنے لگا۔

”ہونہ تو تم میری سیٹ لیما چاہتے تھے نہ نہیں کرنل جوشن کی سیٹ غدار“..... کرنل جوشن نے ایک بار پھر ٹریکر دباتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس بار سانکفر لگے مشین پسل سے گولیاں دھار کی صورت میں نکل کر فرش پر پڑے ترقیتے ہوئے میجر اوسا کا کے سینے گھستی چلی گئیں اور چند لمحوں بعد ہی میجر اوسا کا جسم ساکت ہو گیا۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا

”کیپٹن باؤ“..... کرنل جوشن نے چیخ کر کہا۔

”لیں مر“..... ایک طرف حیرت سے بہت بنے کھڑے کیپٹن باؤ نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

”اس غدار کی لاش کو جلا کر راکھ کر دو اور سنو میں تمہیں میجر کے عہدے پر ترقی دیتا ہوں۔ اب تم پیشل سیکشن کے انچارج ہو“..... کرنل جوشن نے کہا۔

”لیں مر میں آپ کا مکمل طور پر تابع دار ہوں گا“..... کیپٹن باؤ نے انتہائی سر تباہرے لمحے میں کہا۔

”ماستر سکانا ادھر آؤ“..... کرنل جوشن نے ماستر سکانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں سر“..... ماستر سکانا نے آگے بڑھ کر مودبانہ لجھے میں کہا

”تم سار جنت ہو“..... کرنل جوشن نے پوچھا۔

”لیں سر“..... ماستر سکانا نے جواب دیا۔

”تو تمہیں میں کیپٹن کے عہدے پر ترقی دے کر ہا کاڈمی کے پیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج بناتا ہوں۔ کیا تم یہاں کا نظام سنجال لو گے؟“..... کرنل جوشن نے کہا۔

”لیں سر مجھے یہاں وسیع ہو گئے لیں سر۔ میں سب کچھ اور کے کر لوں گا“..... ماستر سکانا نے مسرت بھرے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ مارا۔

”می مجرباً باؤب تم نے ان پا کیشائی ایجنٹوں کو تلاش کر کے انہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑانا ہے۔ سمجھے ایک لمحے کی مہلت دیئے بغیر جاؤ اور حکم کی تعمیل کرو“..... کرنل جوشن نے تحکمانہ لجھے میں کہا۔

”لیں سر“..... می مجرباً باؤنے کہا اور تیزی سے مژ کر پیروںی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کیپٹن ماستر سکانا تم ٹرانسمیٹر لے کر آفس میں پہنچاؤ میں کیڈو جزیرے پر می مجر جو گم سے بات کرنا چاہتا ہوں“..... کرنل جوشن نے کہا اور انٹھ کر پیروںی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سرسری سی نظر میجر اوسا کا کی لاش پر ڈالی اور پھر کندھے اچکاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

”ہنسس سمجھ رہا تھا کہ وہ کرنل جوشن کا کورٹ مارشل کرا دے گا ہنسس“..... دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کرنل جوشن نے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس میں پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد ماستر سکانا اندر

داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جو اس نے کرنل جوشن کے سامنے رکھ دیا۔

”اس میجر اوسا کا کی لاش بھٹانے لگا وہ..... کرنل جوشن نے ٹرانسمیٹر اٹھاتے ہوئے کہا۔

”لیں سر“..... ماشر سکانا نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا جبکہ کرنل جوشن نے ٹرانسمیٹر پر کیڈو کی مخصوص فریکوئی ایڈجھٹ کرنا شروع کر دی تھی۔

”ہیلو ہیلو کرنل جوشن کا لانگ اور“..... کرنل جوشن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”لیں سر میجر جو گم بول رہا ہوں سر اور“..... چند محوں بعد جو گم کی مودبان آواز سنائی دی۔

”کیا پوزیشن ہے کیڈو جزیرے کے سیکشن کی اور“..... کرنل جوشن نے پوچھا۔

”اوکے سر میں نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ اب کیڈو جزیرے پر کوئی چڑیا بھی میری اجازت کے بغیر پہنیں مار سکتی۔ اور“..... میجر جو گم کی فاخران آواز سنائی دی۔

”سنو میجر جو گم مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران نے پاکیشیا میں کسی سائنس و ان سے مارکو ٹائم رین کا توڑ معلوم کیا ہے اور اس سائنس وان نے اسے بتایا ہے کہ جدید ترین تحقیقات کے مطابق جو کسی ڈاکٹر فرانزے کی ریسرچ ہے اگر مارکو ٹائم رین کے سرکٹ کے مرکز پر کاربن ڈالا جائے تو سرکٹ ختم ہو جاتا ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے اور“..... کرنل جوشن نے کہا۔

”ڈاکٹر فرانزے نے اگر یہ ریسرچ کی ہے تو پھر یہ ٹھیک ہی ہو گی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر فرانزے ڈاکٹر مارکو ٹائم کے شاگرد ہیں اور وہی آج کل مارکو ٹائم رین

پر لیس رج کر رہے ہیں لیکن میں نے اس بارے میں کہیں پڑھا تو نہیں ہے اوور،..... می مجر جو گم نے کہا۔

”ہونہہ اس سائنس دان نے بھی عمران کو یہی بتایا تھا کہ ڈاکٹر فراز نے ڈاکٹر مارکو ٹھم کے شاگرد ہیں اور اس عمران نے بھی یہی کہا تھا کہ اس نے اس بارے میں کہیں نہیں پڑھا تو اس سائنس دان نے بتایا کہ یہ مقالہ چند روز پہلے کسی سائنس کانفرنس میں پڑھایا گیا ہے اور..... کریل جوشن نے تشویش بھرے لجھے میں کہا۔

”پھر تو یہ یقیناً درست ہو گا سر اوور،..... می مجر جو گم نے جواب دیا۔

”کیا کوئی ایسی ترکیب ہو سکتی ہے کہ ایمانہ ہو سکے۔ اوور،..... کریل جوشن نے کہا۔

”کیسی ترکیب سر اوور،..... می مجر جو گم نے چونک کر پوچھا
یہی کہہاں کاربن ڈالنے کے باوجود سرکٹ ختم نہ ہو۔ اور کریل جوشن نے کہا۔
”لیس سرکیوں نہیں ہو سکتی۔ میں اس مرکز پر ٹرائل کم کوٹنگ کر دیتا ہوں۔ اس سے
کاربن اثر انداز نہ ہو سکے گا۔ اوور،..... می مجر جو گم نے کہا۔

”لیکن اس سے کہیں مارکو ٹھم ریز کا سرکٹ خود بخود ہی نہ ختم ہو جائے
اوور،..... کریل جوشن نے کہا۔

”ایسا نہیں ہو گا سر۔ آپ بے فکر ہیں اوور،..... می مجر جو گم نے کہا۔
”اوے کے پھر فوراً ایسا کرو اور سنواب تم نے واگ جزیرے کی بھی سائنسی طور پر
اسی طرح حفاظت کرنی ہے جیسی تم کیڈو کی کر رہے ہوتا کہ عمران اور اس کے ساتھی
وہاں پہنچنے سکتیں۔ اوور،..... کریل جوشن نے کہا۔

”سر اس طرح یہ لوگ ہمیں نہ چھوڑیں گے اس لئے کیوں نہ ایسی ترکیب کی
جائے کہ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں اوور،..... می مجر

جو گم نے کہا۔

”کیا کرو گے وہاں پر ان مارکو گم رین کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی میزائل کام ہی نہیں کر سکتا اور“..... کرنل جوشن نے کہا۔

”مر میرے ذہن میں ایک ترکیب ہے۔ میں شعاعی ہتھیار ایس ون ٹی وہاں کسی درخت پر نصب کر دیتا ہوں۔ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں گے میں اسے واڑ لیں کے ذریعے آپ سب کر دوں گا۔ بارودی ہتھیار تو کام نہیں کرتا لیکن شعاعی ہتھیار اگر پہلے سے وہاں موجود ہو تو وہ کام کرے گا۔ اس طرح یہ لوگ یقینی طور پر جل کر را کھا جائیں گے اور“..... میجر جو گم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گذضور ایسا کرو اور“..... کرنل جوشن نے اس بار مطمئن سے لجھے میں کہا۔

”آپ بے فکر رہیں سر۔ سف گھنٹے کے اندر تنصیب مکمل ہو جائے گی“..... میجر جو گم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوے کے لیکن ایک بات اور بتا دوں کہ اس پاکیشیائی ایجنٹ عمران میں یہ صلاحیت ہے کہ یہ کسی بھی آدمی کی آواز اور لمحے کی فوری اور انتہائی کامیاب نقل کر لیتا ہے اس لئے میں تمہیں کوڈ بتا دیتا ہوں۔ میں اب تمہارے ساتھ بات کرتے ہوئے کرنل جوشن کے ساتھ کنگ بھی کہاں کروں گا۔ اگر میں اپنے نام کے ساتھ کنگ نہ کہوں تو تم سمجھ جانا کہ میں نہیں بول رہا۔ اور اینڈ آں“..... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ فریکنی ایڈ جسٹ کر کے ہٹن دبا دیا۔

”ہیلو ہیلو کرنل جوشن کالنگ اور“..... کرنل جوشن نے فریکنی ایڈ جسٹ کرنے کے بعد بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”لیں ڈولفن ہیڈ کوارٹر اور“..... چند لمحوں بعد ڈن اسمیٹ سے ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

”کرٹل جوش بول رہا ہوں۔ چیف آف ریڈ آرمی اپنے سپر چیف سے بات کراوَا اوور“..... کرٹل جوش نے کہا۔

”میں سرویٹ کریں اوور،..... دوسری طرف سے کہا گیا۔“
”ہیلو! لیکر ڈیول رہا ہوں اوور“..... چند لمحوں بعد لیکر ڈیکی آواز سنائی دی۔

”کرٹل جوش بول رہا ہوں۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کی ہے کہ معلوم کر سکوں کہ تم صحیح سلامت واپس پہنچ ہمیں گئے ہو یا نہیں۔ اوور“..... کرٹل جوش نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”کرٹل جوش تم نے جس انداز میں بات کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاید تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں وہاں سے خوفزدہ ہو کر بھاگا ہوں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ ڈولفن تنظیم تمہاری آرمی سے زیادہ طاقتور اور باؤسائل ہے۔ ہم جو کام کرتے ہیں اس میں ہمارا مقابلہ ایکریمیا اور پورے یورپ کی سیکرٹ ایجنسیوں سے ہوتا رہتا ہے۔ اگر ہم کمزور ہوتے تو اب تک ہمارا نام و نشان بھی مٹ چکا ہوتا۔ میں وہاں سے فوری طور پر اس لئے آیا تھا کہ تنظیم کے بے شمار اہم کام ایسے تھے جو ہمیں وجہ سے رک گئے تھے۔ دوسری بات یہ کہ میں نے اسرا یسلی حکام سے فائل بات کرنا تھی تاکہ میں حتیٰ طور پر فیصلہ کر سکوں اور اب ان سے جو بات ہوئی ہے اور میں نے جو تفصیل انہیں بتائی ہے انہوں نے کہا ہے کہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی مشن کے خلاف کام شروع کر دے تو پھر اس مشن کو کسی صورت بھی مکمل نہیں کیا جا سکتا اور چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس مشن کے بارے میں علم ہو چکا ہے اس لئے اب اگر جعلی کرنی چھاپ بھی لی جائے تو اسے ان مسلم ممالک میں نہ آسانی سے پھیلا یا جا سکتا ہے اسے لئے انہوں نے اپنا مشن منسوخ کر دیا ہے اور جو رقم انہیں نے دی تھی وہ بھی انہوں نے چھوڑ دی ہے اور موجودہ حالات میں اب چاہے وہ پاکیشیا ایجنت ختم ہی گیوں نہ ہو جائیں اب واگ پر موجود پریس سیکشن بہر حال اوپن ہو گیا ہے اس لئے اب

وہ ہمارے کام کا نہیں رہا۔ اس لئے اب میں بھی اس پر لیں سیکشن کو بھلا دیا ہے۔ اس لئے میری طرف سے تم چاہو تو خود یہ کرنی حاصل کر کے پھیلا کر دولت بنالویا اسے آگ لگادو۔ بہر حال اب ڈولفن اس سلسلے میں مزید کوئی ایکشن نہیں لے گی اور نہ ہی اب واگ جزیرے میں اس پر لیں سیکشن سے کوئی تعلق رکھے گی۔ اب ہم ڈولفن کا نیا پر لیں سیکشن ایکریکیا میں کسی جگہ بنائیں گے۔ بہر حال تمہارا شکریہ کہ تم نے اس سلسلے میں بھر پور تعاون کیا میں تم اس کے لئے ساری مطلوبہ قسم پہنچا ہی وصول کر چکے ہو اس لئے تمہیں بھی کوئی نقصان نہ ہو گا۔ گذرا بائی اینڈ اوور اینڈ ہل۔ ”..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کریل جوشن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرائمیز آف کر دیا۔

”ناشنس یہ تنظیم اور وہ اسرائیلی تو بالکل ہی بزدل لوگ ہیں بہر حال اب یہ کرنی میں خود اپنے ذرائع سے اسلامی ممالک میں پھیلا دیں گا اور اس طرح میں دنیا کا سب سے امیر آدمی بن جاؤں گا۔ گذشو“ کریل جوشن نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے سے اچانک یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹوکی طرح گھومنے لگ گیا ہو۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔



عمران اپنے ساتھیوں سمیت اصمیناں سے اس کوئی میں بیٹھا ہوا تھا۔ گویہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ وہ وہاں سے نکل کر دوبارہ اس جگہ جائیں گے جہاں سے نکل کر وہ یہاں آئے تھے اور پھر اسی خفیہ راستے سے ہوتے ہوئے وہ پیشل سیکیشن میں کھس کر اس پر قبضہ کر لیں گے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ پیشل سیکیشن کے تمام لوگ انہیں تلاش کرنے کے لئے شہر میں پھیل گئے ہوں گے اس طرح پیشل سیکیشن کا ہیڈ کوارٹر ایک طرح سے خالی ہو گا لیکن اس نیچلے کے باہم جو عمران اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ جیسے اس نے یہاں سے ناٹھنے کی قسم کھالی ہو۔

”کیا بات ہے تم اٹھ کیوں نہیں رہے۔ جب فیصلہ ہو چکا ہے کہ ہم نے دوبارہ پیشل سیکیشن کے ہیڈ کوارٹر میں جانا ہے تو یہاں بیٹھے رہنے کا فائدہ“..... آخر کار جو لیا سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑی۔

”میں سوچ رہا ہوں کہ لوگ کتنی پر سکون زندگی گذارتے ہیں۔ اب دیکھو جن صاحب کی کوئی میں ہم اس وقت بیٹھے ہیں وہ اپنی خوبصورت بیگم اور دو پیارے پیارے بچوں کے ساتھ تفریح کرنے کے ہیں اور ایک ہم ہیں کہ پر دلیں میں مارے مارے پھر رہے ہیں اور کوئی پر سان حال ہی نہیں ہے۔ لوگوں کو مارتے رہو، لیباڑیاں تباہ کرتے رہو اور پھر کسی روز خود بھی کسی گولی کا شکار ہو کر مر جاؤ۔ بس یہی ہماری زندگی ہے اور تمہارا چوہا باس ہے کہ سکون سے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا ہے۔ بس فون اٹھایا اور حکم دے دیا۔ اختیارات بھی ہیں، دولت بھی ہے اور کام بھی کوئی نہیں۔ ہم دنیا جہاں کی تکلیفیں بھگت کرو اپس جاتے ہیں تو ایک معمولی سا چیک ہمیں پکڑا دیتا ہے یہ ہے ہماری زندگی“..... عمران نے بڑے افسردہ سے لجھے میں کہا۔

”تم پر بیٹھے بٹھائے افسردگی کا دورہ کیوں پڑ گیا ہے پہلے تو تم نے کبھی ایسی بات نہیں کی تھی۔ ہمیشہ جوش و جذبہ تم میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا نظر آتا

تھا۔..... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لجئے میں کہا۔

”میں بتاتا ہوں کہ عمران کو ڈپریشن کا دورہ کیوں پڑا ہے اچانک تو نور نے کہا تو سب چونک کراس کی طرف دیکھنے لگا عمران بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔“.....

”منہ سے کوئی فضعل بات نہ نکالنا سمجھے“..... جولیا نے قدرے ڈانتھے ہوئے کہا۔

”میری عادت نہیں ہے میں جو یا فضول باتیں لرنے کی یہ کام بھی عمران ہی کرتا رہتا ہے“..... تو نور بھی شاید اس ٹوٹ پر رامنا گیا تھا اس لئے اس نے قدرے تلخ لجئے میں جواب دیا۔..... © 2002 www.dreambook.com All rights reserved.

”تم وہ وجہ بتاؤ جو بتانے جا رہے تھے“..... صدر نے کہا۔

”اصل بات یہ ہے کہ آج تک عمران اپنے آپ کو مارشل آرٹ میں دنیا کا سب سے بڑا ماہر سمجھتا تھا اور ہم بھی اور ساری دنیا کے لوگ بھی اسے یہ جانتے رہتے تھے کہ اس تم ہی تم ہو لیکن آج پہلی بار کسی نے اسے مارشل آرٹ میں شکست دی ہے اور وہ بھی چند محوں میں اس لئے اس کا غرور چکنا چور ہو گیا ہے اور یہ ڈپریشن اسی کا نتیجہ ہے“..... تو نور نے بڑے فلسفیانہ لجئے میں کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا واقعی ایسی ہی بات ہے“..... جولیا نے حیرت بھرے لجئے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تو نور کا تجزیہ تو درست ہے“..... کیپشن شکلیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم بتاؤ عمران کیا واقعی تم اسی لئے ڈپریشن ہو رہے ہو اور اگر ایسی بات ہے تو تم فخر مت کرو میں اس آدمی کو شکست دوں گی“..... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار نہ پڑا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ میں اور تو نور دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ کر آہ و زاریاں کریں۔ وہ ہائے گل کہے اور میں چلاؤں ہائے دل“..... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ کیا بات ہوئی“..... جولیا نے حیرت پھرے لجے میں کہا۔

”بات تو تم نے ہی کہی ہے۔ اگر تم اس آدمی کو ماشل آرک میں شکست دے سکتی ہو تو پھر ظاہر ہے میر اور تنوری کا کیا حشر ہو گا اس لئے بہتر ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے گلے کراچی سے آہ وزاریاں شروع کر دیں“..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار نہس پڑے۔

”تمہارا مطلب ہے کہ میں نے غلط بات کی ہے۔ میں اسے شکست نہیں دے سکتی“..... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لجے میں کہا۔

”میں کب کہہ رہا ہوں کہ نہیں دے سکتی۔ میں تو اتنا تسلیم کر رہا ہوں کہ تم اسے شکست دے سکتی ہو۔ اسی لئے تو میں اور تنوری آہ وزاریاں کریں گے کہ پھر ہمارا کیا حشر ہوگا“..... عمران نے کہا تو اس بار جولیا بھی بے اختیار نہس پڑی۔

”ویسے عمران صاحب مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ ایسا ہو سکتا ہے لیکن آپ کی جو حالت تھی اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا۔ ایک لحاظ سے تو اس نے آپ کو ہلاک کر دیا تھا“..... صدر نے کہا۔

”وہ واقعی حیرت انگیز آدمی تھا۔ اس نے مجھے بھی حیران کر دیا ہے لیکن بہر حال یا راز مدد صحبت باقی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر تم اس وجہ سے ڈیپر لیں نہیں ہو تو پھر کس وجہ سے ڈیپر لیں ہو“..... جولیا کے ذہن رپا بھی تک وہی پہلے والی بات سوار تھی۔

”کیا تمہارے نزدیک سچ بولنا ڈیپر لیشن میں شمار ہوتا ہے۔ میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی۔ تم خود بتاؤ کیا ہے تمہاری زندگی احمدقوں کی طرح جگہ جگہ ماری پھر رہی ہو حالانکہ خواتینا طمینان سے گھر میں رہتی ہیں، بچے پالتی ہیں، شوہر کی خدمت کرتی ہیں اور سکون سے زندگی گزارتی ہیں“..... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

”وہ عورتیں پر سکون ہوں گی لیکن میں بھی پر سکون ہوں وہ انفرادی طور پر اپنے فرانس ادا کر رہی ہیں جبکہ میں اجتماعی طور پر میں اپنے ملک اور اپنی قوم کے لئے سب کچھ کرتی ہوں“..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب میر اخیال ہے کہ اب کافی وقت گزر چکا ہے اس لئے اب ہمیں روانہ ہو جانا چاہئے“..... اپا نک خاموش بیٹھے ہوئے کیپشن ٹکلیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

”تمہاری اس بصیرت سے مجھے بعض اوقات واقعی خوف آں لے لگ جاتا ہے کیپشن ٹکلیل“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب یہ کیا بات ہوئی“..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب اس لئے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہماری گشادگی کا پتہ لگنے کے بعد پیش سیکشن کے لوگ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے باہر چلے جائیں۔ ظاہر ہے اس میں کچھ وقت تو لگتا ہی ہے اس لئے عمران صاحب یہاں بیٹھے ہوئے وقت گذار ہے تھے“..... کیپشن ٹکلیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہیں اس نے بتا دیا تھا“..... جولیا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں مس جولیا میں بھی تو آپ کے ساتھ ہی بیٹھا ہوں۔ میرا صرف اندازہ ہے“..... کیپشن ٹکلیل نے کہا۔

”حیرت ہے تم اس شیطان کی گہری باتوں کی تھہ تک کیسے پہنچ جاتے ہو“..... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار نہس پڑے۔

”گہرائی بہت زیادہ ہے اس لئے اسے تھہ تک پہنچتے پہنچتے خاصی دریگ جاتی ہے۔ بہر حال آواب واقعی کافی وقت گذر چکا ہے اس لئے چلیں“..... عمران نے

مُسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی انٹھ کھڑے ہوئے۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں مارکیٹ سے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کپسول یا شیل منگوایلنے چاہتے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر چاہے کسی سیکشن کا ہی کیوں نہ ہو بہر حال ہیڈ کوارٹر ہی ہوتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”بات تو تمہاری صحیح ہے صفائی لیکن مستلزم تو یہی ہے کہ مارکیٹ جانے والا اگر کسی پیش سیکشن کے آدمی کی نظر میں آگیا تو وہ لوگ ہمیں گھیر لیں گے اور اس وقت ہماری پوزیشن یہ ہے کہ نہ ہمارے پاس رقم ہے نہ اسلحہ اور نہ ہی میک اپ کا سامان“..... عمران نے کہا۔

”باس آپ مجھے اجازت دیں میں لے آؤں گا مطلوبہ سامان“..... نائیگر نے کہا۔

”کیسے کیا پوچھت ہے تمہارے ذہن میں“..... عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”باس میرے پاس ایک ماسک موجود ہے۔ میں نے اسے ڈبے سے نکال کر ایک خفیہ جیب میں ڈال لیا تھا۔ میں نے چیک کیا ہے وہ محفوظ ہے“..... نائیگر نے کہا۔

”اوہ تو تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ اب تک تم واپس بھی آچکے ہوتے۔ بہر حال جاؤ اور بے ہوش کر دینے والی گیس کے کپسول پیش لے آؤ اور ساتھ ہی ان کا اٹپٹی بھی۔ جلدی واپس آنا“..... عمران نے کہا تو نائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے جیب سے ایک ماسک نکال کر سر اور چہرے پر چڑھایا اور دونوں ہاتھوں سے اسے تھنچا کرایڈ جسٹ کر کے وہ تیزی سے مڑ کر روازے سے باہر نکل گیا۔

”پہلے اسے رقم حاصل کرنا پڑے گی پھر ہی یہ کپسول لے آئے گا اور اس میں

ظاہر ہے کافی وقت لگ جائے گا۔..... جو لیا نے کہا

”ظاہر ہے رقم کے بغیر تو کوئی چیز حاصل نہیں کی جاسکتی عمران نے کہا تو سب نے اشبات میں سر ہلا دیئے لیکن تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہی نائیگر واپس آ گیا۔.....

”کیا ہوا؟..... عمران نے پوچھا تو نائیگر نے جیب سے ایک نیلے رنگ کا مخصوص ساخت کا پسل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”گذاریگیم پسل زیادہ پراپر ہیں۔ لیکن یہ پسل تو بے حد ہونگے ہوتے ہیں کتنی رقم خرچ کی ہے؟..... عمران نے کہا۔

”باس رقم کے حصول میں زیادہ وقت پیش نہیں آئی۔ یہاں سے اگلے چوک پر ہی ایک گیم کلب ہے۔ صرف دس منٹ میں میں نے وہاں سے خاصی رقم حاصل کر لی اور یہی میں بیٹھ کر مارکیٹ گیا اور وہاں سے یہ پسل خرید کر اسی یہی میں واپس اسی چوک پر اتر گیا۔..... نائیگر نے کہا۔

”اگر رقم خاصی ہاتھ لگ گئی تھی تو مشین پسل اور میک اپ ماسک بھی لے آتے۔..... عمران نے کہا۔

”وہ بھی لے آیا ہوں۔..... نائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرا جیب سے ایک مشین پسل اور دو ماںک میک اپ باکس نکال کر اس نے میز پر رکھ دیے۔

”گذاب سب ماسک پہن لیں۔ سوائے جو لیا کے تاکہ یہاں سے واپسی کے دوران کہیں ہم چیک نہ ہو جائیں۔..... عمران نے گیس پسل اور مشین پسل اپنی جیبوں میں ڈالتے ہوئے کہا تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک ایک کر کے اس کوٹھی سے نکلے اور واپسی اسی کوٹھی کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں سے خفیہ راستہ لکھتا تھا۔ کوٹھی ویسے ہی خالی پڑی ہوئی تھی۔

”تم سب بیٹیں رکو گے صرف نائیگر میرے ساتھ جائے گا۔ جب بے ہوش

کرنے والی گیس پھیل جائے گی تو نائیگر ہی واپس آ کر تمہیں بلا لے گا۔..... عمران نے کہا اور پھر خفیہ راستہ کھول کروہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔

”باس جب میں چوک پر پہنچا تھا تو کریل جوشن کا ہیلی کا پٹر اس اڑے پر اترتا ہوا میں نے دیکھا تھا“..... نائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پر اس ”تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ ہیلی کا پٹر کریل جوشن کا ہے“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”اس پر چیف آف پریمی آرمی کے الفاظ لکھے ہوئے درجے پڑھے جاتے تھے“..... نائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر چھوڑی دیر بعد وہ اسی نارچنگ روم میں پہنچ گئے۔

”اب تم نے مختار رہنا ہے۔ میں جیسے ہی فائز کروں تم نے سانس روک لینی ہے“..... عمران نے نارچنگ روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور نائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ نارچنگ روم سے وہ اس کمرے میں پہنچ جہاں عمران اور باچانی کی قائمت ہوئی تھی لیکن یہ کرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران اس کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔

”سانس روک لو“..... عمران نے مرکر نائیگر سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گیس پسل کے چھپے دہانے کو اس لاک ہول پر رکھا اور ڈیگر دیا۔ چنگ چنگ کی آوازوں کے ساتھ ہی چھوٹے چھوٹے کپسول دوسرا طرف گرنے لگے۔ عمران نے چند لمحوں میں پورا میگزین خالی کر دیا۔ پھر اس نے گیس پسل کو ایک طرف پھینکا اور جیب سے مشین پسل لکال کر اس نے ہاتھ میں لے لیا۔ پھر وہ دونوں پانچ منٹ تک سانس روک کے کھڑے رہے۔ جب عمران کے اندازے کے مطابق پانچ منٹ گزر گئے تو اس نے آہستہ سے سانس لیا لیکن جب اسے کوئی بو

محسوں نہ ہوئی تو اس نے باقاعدہ سانس لینا شروع کر دیا۔ نائیگر بھی اب سانس لے رہا تھا۔ عمران نے مشین پسل کی ہال کا رخ دروازے کے لاک کی طرف کیا اور ٹریمگر دبا دیا۔ زور دھماکوں کے ساتھ ہی لاک کے پہنچے اڑ گئے اور عمران نے دروازہ کھول دیا۔ وہ سری طرف راہداری تھی جس کی سائیڈ بن تھی جبکہ وہ سری سائیڈ آگے جا کر مرٹگئی تھی۔

”اب جا کر ساتھیوں کو لے آؤ۔“ عمران نے نائیگر سے کہا اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھا تاراہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ راہداری آگے جا کر ایک دروازے پر ختم ہو گئی تھی لیکن یہ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ایک کافی بڑا لمبہ تھا جس میں میز اور کرسیاں موجود تھیں۔ میز پر ایک ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا۔ وہ تین مشینیں بھی تھیں لیکن یہ مشینیں بند تھیں۔ ہال میں صرف ایک آدمی تھا جو کسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کا جسم وہیں کری پر ہی ڈھلک گیا تھا۔ عمران اسے دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہ پہچان گیا تھا کہ یہی وہ باچانی ہے جس نے اسے مارشل آرٹ میں شکست دی تھی لیکن عمران نے اسے نظر انداز کر دیا اور تیزی سے آگے بڑھا اور سائیڈ کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ حوزہ دیر بعد وہ ایک اور کمرے کے دروازے کے سامنے سے گزر اجس پر آف کی پلیٹ موجود تھی۔ اس کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے دروازے کو دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ عمران اندر واخیل ہوا تو بے اختیار اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ میز کے پیچھے ریوالونگ چھینگ پر کرنل جوشن موجود تھا۔ میز پر ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر بھی پڑا ہوا تھا۔ کرنل جوشن کی گرون ڈھلکی ہوئی تھی۔ وہ بے ہوش تھا۔ عمران نے ایک نظر میں اس کے آفس کا جائزہ لیا اور پھر باہر نکل گیا۔ حوزہ دیر بعد جب وہ واپس اسی بڑے کمرے میں پہنچا جہاں مشینیں موجود تھیں تو اس کے سارے ساتھی وہاں پہنچ چکے تھے۔

”پورے ہیڈ کوارٹر میں صرف ایک باچانی اور دوسرا کرنل جوشن موجود تھا۔ اس

کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ باہر ہیلی پیدا پر کرنل جوشن کا ہیلی کا پڑبھی موجود ہے۔..... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

”عمران صاحب میر اخیال ہے کہ ہمیں وقت اضافے کرنے کی بجائے ان دونوں کا خاتمہ کر کے ہیلی کا پڑ لے اڑنا چاہئے تاکہ ہم جلد از جلد واگ پہنچ کر مشن مکمل کر سکیں۔..... صدر نے کہا۔

”کرنل جوشن کو تو پلاک نہیں کیا جاسکتا کیونکہ پھر باجا چانی حکومت نے لازماً اس کی موت کی انکوارری کرنی ہے اور معاملات سکھیں ہو جائیں گے کسی نے اس بات پر یقین نہیں کرنا کہ کرنل جوشن ڈوفن کے ساتھ ملا ہوا ہے اس لئے میر اخیال ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ کر یہاں سے ہیلی کا پڑ لے اڑیں اور مشن مکمل کر کے واپس آ جائیں۔..... عمران نے کہا

”لیکن کوئی نہ کوئی یہاں آئے گا اور پھر انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم ہیلی کا پڑ لے اڑے ہیں اس لئے کیوں نہ کرنل جوشن کو ساتھ لے لیا جائے اس طرح کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا۔..... صدر نے کہا

”ویری گڈ صدر، ویری گڈ کرنل جوشن ہمارے لئے ترپ کر پتے کا کام دے گا۔ جاؤ وہ آفس میں بے ہوش پڑا ہے اسے اٹھا کر باہر ہیلی کا پڑ میں ڈال دو۔..... عمران نے کہا اور صدر اور نائیگر دونوں تیزی سے آگے بڑھ گئے جبکہ عمران باقی ساتھیوں کو ساتھ لئے باہر احتاطے میں آگیا جہاں ہیلی کا پڑ موجود تھا۔

”اس آدمی کو کیوں زندہ چھوڑ دیا ہے۔ اسے تو پلاک کر دینا تھا۔..... تنور نے کہا۔

”نہیں ورنہ سب کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم اندر آئے تھے۔ اب یہ خود ہی سوچتے رہیں گے۔..... عمران نے کہا اس نے جان بو جھ کر کسی کو یہ نہیں بتایا تھا کہ یہی وہ باجا چانی ہے جس نے اسے ٹکست دی ہے کیونکہ اس طرح سب اسے دیکھنے اور اس

سے باقی کرنے پر اصرار کرتے اور عمران کے نقطہ نظر سے کسی بھی لمحے کوئی آسکتا تھا
اس لئے وہ اس بارے میں خاموش رہا تھا۔ البتہ اس نے اسے زندہ رکھنے کے لئے
دوسرا بہانہ بنادیا تھا۔

”اوہ ایک منٹ وہ ٹرانسمیٹر بھی ہم نے ساتھ لینا ہے جاؤ تو یہ آفس میں
جہاں کرنل جو شن موجود تھا دہاں میز پر ایک ٹرانسمیٹر پڑا ہوا ہے اسے اٹھا
لاو۔“..... عمران نے کہا تو تنوری سر ہلاتا ہوا امر اور واپس اندر واپسی طرف کو بڑھ
گیا۔



میجر باؤ کار کی عقبی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا اور کار اس وقت ایک چوک کی سائیڈ پر کھڑی تھی۔ میجر باؤ کریل جوش کے حکم پر سیکشن ہیڈ کوارٹر سے تو باہر آگیا تھا لیکن ظاہر ہے اب وہ سپیشل سیکشن کا چیف تھا اس لئے اب اس کے نقطہ نظر سے اسے خود فیلڈ میں کام کرنے کی ضرورت نہ تھی البتہ اس نے ٹرانسمیٹر پر سیکشن کے تمام افراد تک یہ اطلاع پہنچا دی تھی کہ کریل جوش نے میجر اوسا کا کونڈاری کے الزام میں موت کے گھاث اتنا روایا ہے اور اسے میجر کے عہدے پر ترقی دے کر میجر اوسا کا کی جگہ چیف بنادیا ہے۔ پھر سیکشن کے تمام افراد نے شاید سیکشن ہیڈ کوارٹر کا لکر کر کے جب اس بات کو نفرمل کر لیا تو انہوں نے باری باری میجر باؤ کو واپسی وفاداری کا یقین دلایا اس نے میجر باؤ اب بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ کسی ہوٹل میں جا کر جشن منانے لیکن اسے معلوم تھا کہ اگر کریل جوش کو یہ اطلاع مل گئی کہ وہ ہوٹل میں بیٹھا جشن منا رہا ہے تو کریل جوش نے سوچے تسبیحے بغیر اسے گولی سے اڑا دینا ہے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے اس نے اس نے کار ایک چوک کی سائیڈ پر روک دی تھی اور پھر خود عقبی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھ گیا تھا۔ چونکہ کار پر ریڈ آرمی کا مخصوص نشان موجود تھا اس نے اسے یہ فکر نہ تھی کہ یہاں کی پولیس اسے اس طرح یہاں رکنے کا نوٹس لے گی اور یہی ہوا تھا۔ اب تک کسی پولیس والے نے اس سے بات نہ کی تھی۔ اب اسے اپنے کسی ساتھی کی طرف سے کال کا انتظار تھا کہ جیسے ہی اسے کسی پاکیشی ایجنسٹ کے بارے میں اطلاع ملے وہ فوراً حرکت میں آجائے لیکن کسی طرف سے کوئی اطلاع نہ آ رہی تھی۔ اچانک سیٹ کی سائیڈ پر موجود چھوٹے سے ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی تو میجر باؤ نے چونک کرا سے اٹھایا اور تیزی سے اس کا بٹن دبا دیا۔

”ہیلو ہیلو میجر جو گم کا لنگ میجر اوسا کا اوور“..... بٹن آن ہوتے ہی میجر جو گم

کی آواز سنائی دی تو می مجر بائٹو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ معلوم تھا کہ می مجر جو گم کیڈ و جزیرے پر مشین روم کا ان دونوں انچارج ہے۔

”لیں می مجر بائٹو انڈنگ یو اوور“..... می مجر بائٹو نے قدرے فاخرانہ لجھے میں کہا۔

”می مجر بائٹو کیا مطلب میں نے تو می مجر اوسا کا کی فریکنی پر کال کی ہے اوور“..... دوسری طرف سے می مجر جو گم کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”می مجر اوسا کا کو کرنل جو شن نے غداری کے لذام میں موت کی سزا دے دی ہے اور اب میں پیش سیکشن کا انچارج ہوں اوور“..... می مجر بائٹو نے کہا۔

”اوہ تو اب تم پیش سیکشن کے انچارج بن گئے ہو۔ مبارک ہو۔ لیکن یہ بتاؤ کہ کرنل جو شن کو میں نے کال کی ہے لیکن وہ کال اٹھا ہی نہیں کر رہے۔ پھر میں نے پیش سیکشن ہیڈ کوارٹر کال کی لیکن وہاں سے بھی کال اٹھا نہیں کی جا رہی اس لئے میں نے می مجر اوسا کا کی فریکنی پر ٹرائی کی تھی اوور“..... می مجر جو گم نے کہا۔

”کیا مطلب وہاں کال کیوں اٹھا نہیں کی جا رہی۔ ما سٹر سکانا اب وہاں کا میری جگہ انچارج ہے اور کرنل صاحب بھی وہیں موجود ہیں اوور“..... می مجر بائٹو نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”وہاں کوئی کال اٹھا نہیں کر رہا اوور“..... می مجر جو گم نے کہا میں خود چیک کرتا ہوں اور اگر واقعی وہاں کسی نے کال اٹھا نہ کی تو میں خود جا کر معلوم کرتا ہوں تمہاری فریکنی کیا ہے تاکہ میں تمہیں کال کر کے بتا سکوں اوور می مجر بائٹو نے کہا تو دوسری طرف سے می مجر جو گم نے اپنی مخصوص فریکنی بتا دی۔

”ٹھیک ہے میں ابھی تمہیں کال کرتا ہوں اوور ایڈ آل“..... می مجر بائٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ٹانسیز پر سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فریکنی ایڈ

جست کی اور پھر بٹن دبا کر اس نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔ لیکن دوسری طرف سے واقعی کال رسیون کی جاری تھی۔

”کیا مطلب یہ کیا ہو گیا ہے..... میجر بالٹونے بڑا تھا ہوئے کہا اور ٹرامسیٹر بند کر کے اس نے اسے اگلی سائیڈ سیٹ پر رکھا اور خود دروازہ کھول کر نیچے اتر اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے سیکش ہید کوارٹر کی طرف اڑتی چلی جا رہی تھی۔ ہید کوارٹر میں داخل ہوتے ہی وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ یہاں پر موجود ہیں کاپر غائب تھا۔

”اوہ اس کا مطلب ہے کہ کتنی صاحب طے گئے ہیں۔..... میجر بالٹونے بڑا تھا ہوئے کہا اور پھر کار کو مخصوص جگہ پر روک کروہ نیچے اتر اور تیزی سے اندر ونی طرف کو بڑھتا چلا گیا لیکن جب وہ آپرینگ روم میں داخل ہوا تو بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہاں کرسی پر ماشر سکانا بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

”یہ کیا ہوا یہ کس طرح بے ہوش ہو گیا۔..... میجر بالٹونے حیرت بھرے لجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے مژ کر دوڑتا ہوا ایک راہداری میں آیا اور آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے آفس کا دروازہ کھولا لیکن دوسرے لمحوں وہ تیزی سے واپس مژ گیا کیونکہ آفس خالی تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کرنل جوش واقعی جا چکا ہے لیکن یہ بات اسے سمجھنہ آرہی تھی کہ ماشر سکانا کو کس نے بے ہوش کیا ہے اور کرنل جوش اچانک کہاں چلے گئے ہیں۔ وہ ایک بار پھر دوڑتا ہوا ایک کمرے میں داخل ہوا اور اس کمرے میں موجود ایک الماری کھول کر اس نے اس میں سے ایک چھپا سا باکس اٹھا کر اسے کھولا اور اس میں موجود سنجوں میں سے ایک سرخ اٹھا کر اس نے باکس بند کیا اور پھر باکس والی الماری میں رکھ کروہ سرخ اٹھائے والی پرینگ روم میں پہنچ گیا۔ اس نے سوئی پر موجود کیپ ہٹایا اور پھر سوئی اس نے ماشر سکانا کے بازو میں اتار دی۔ چند لمحوں بعد اس نے سرخ میں موجود تمام محلول انجیکٹ کر کے سوئی

واپس کھینچی اور سرخ کو سائیڈ پر پڑے ہوئے ڈسٹ بن میں اچھا دیا۔ وہ چونکہ طویل عرصے سے یہاں کا انچارج رہا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہاں کیا کیا چیزیں موجود ہیں اور کہاں کہاں موجود ہیں۔ اس سرخ میں ایسا محلوں تھا جو ہر قسم کی بے ہوش کردینے والی گیس کے اثرات کو زائل کر دیتا ہے۔ یہ بات بہر حال ہو جاتا تھا کہ ماشر سکانا کو صرف گیس سے ہی بے ہوش کیا جاسکتا ہے ویسے بھی اس کے سر اور جسم پر کسی ضرب کا کوئی نشان نہ تھا اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ چند محوں بعد ماشر سکانا کے جسم میں حرکت کے اثرات نمودار ہوئے اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے ہنچیں خول دیں لیکن اس کی آنکھوں میں وہندہ موجود تھی۔

”ماشر سکانا“..... مجبراً ٹوٹے تیز لبجے میں کہا تو ماشر سکانا بے اختیار ہڑپڑا کر اٹھنے لگا لیکن فوری طور پر اٹھنے سکا لیکن پھر دوسرا جھٹکے سے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”تم بے ہوش پڑے تھے کیا ہوا تھا یہاں“..... مجبراً ٹوٹے کہا۔

”بے ہوش اور مجھے معلوم نہیں ہے۔ میں تو یہاں کرسی پر بیٹھا تھا کہ اچانک مجھے نیند آگئی اور اب آپ کی آواز سن کر میری آنکھ کھلی ہے“..... ماشر سکانا نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”تم کسی گیس سے بے ہوش ہوئے تھے۔ میں نے انگلشن لگا کر تمہیں ہوش دلایا ہے۔ کرنل صاحب کہاں ہیں۔ وہ خود بھی موجود نہیں ہیں اور ان کا ہیلی کا پڑ بھی نہیں ہے“..... مجبراً ٹوٹے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”وہ وہ تو آفس میں تھے وہا تو باہر نہیں گئے“..... ماشر سکانا نے کہا۔

”اوہ اوہ کہیں وہ پا کیشیائی ایجنت تو انہیں ہیلی کا پڑ سمیت ساتھ نہیں لے گئے۔ اوہ جلدی پیٹھو وہ یقیناً واگ یا کیدر گئے ہوں گے“..... اچانک مجبراً ٹوٹے چینختے

ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر میجر جوم کی فریکونسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔

”چیلو چیلو میجر بالو کائنگ اوور“..... میجر بالو نے فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”لیں میجر جوم اینڈ نگ یو اوور“..... چند لمحوں بعد دوسرا طرف سے میجر جوم کی آواز سنائی دی۔

”میجر جوم کر قل جوشن اور ان کا ہیلی کا پٹر ہیڈ کوارٹر سے غائب ہے جبکہ یہاں کا انجمن میٹن ماشر سکانا بے ہوش پر اہوا تھا اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ واردات ان پا کیشیائی ایجنسیوں کی ہو گی۔ ہم سب انہیں ہا کاڑو میں تلاش کر رہے تھے جبکہ وہ یہاں آئے اور ماشر سکانا کو کسی گیس سے بے ہوش کر کے کر قل جوشن اور اس کا ہیلی کا پٹر لے اڑے ہیں۔ وہ یقیناً واگ یا کیدر کی طرف گئے ہوں گے اوور“..... میجر بالو نے چھختے ہوئے لجھے میں کہا۔

”اوہ اوہ تمہارا اندازہ درست ہے ٹھیک ہے اب میں انہیں سنبھال لوں گا۔ اوور اینڈ آل“..... میجر جوم نے جلدی سے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو میجر بالو نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”اب کیا ہو گا میجر بالو کر قل صاحب تو مجھے گولی مار دیں گے“..... ماشر سکانا نے کہا۔

”گھبراو نہیں اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ پہلے ان ایجنسیوں کا خاتمه ہونے دو پھر بات ہو گی“..... میجر بالو نے کہا اور ماشر سکانا نے اشتات میں سر ہلا دیا۔



ہیلی کا پٹر کی پانکٹ سیٹ پر عمران خود موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقی
ساتھیوں پر اس کے باقی ساتھی کسی نہ کسی طرح ٹھنڈے ہوئے موجود تھے۔ جبکہ سب سے
آخر میں سامان رکھنے والی جگہ پر کرنل جوشن پڑا ہوا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ جب
تک کرنل جوشن کو یہیں کے اثرات ختم کرنے والا خصوصی انجکشن نہ لگایا جائے گا وہ
ہوش میں نہ آئے گا اس لئے وہ اس کی طرف سے پوری طرح مطمئن تھا۔ ہیلی کا پٹر
سیکشن ہیڈ کوارٹر سے نکلنے کے بعد تیزی سے منور کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ کہ
اچانک عمران نے ہیلی کا پٹر کو ایسا مبارکہ کروئے کہ موڑا اور ایک بار پھر اس کا رخ اسی
طرف کر دیا جدھر سے وہ آئے تھے۔

”کیا مطلب کیا تم واپس جا رہے ہو؟“..... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

”ہاں ہم سے مسلسل جما قشیں سرزد ہو رہی ہیں۔ ہم جوش میں ہیلی کا پٹر لے کر
چل تو پڑے ہیں لیکن واگ جزیرے کو تباہ کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی اسلحہ
موجود نہیں ہے“..... عمران نے کہا۔

”اوہ واقعی اس کا تو ہمیں خیال ہی نہ رہا تھا تو کیا تم دوبارہ سیکشن ہیڈ کوارٹر جاؤ
گے؟“..... جولیا نے کہا

”ہاں وہاں یقیناً ہمارے مطلب کا اسلحہ موجود ہو گا اور نہ ہمیں ایک بار پھر گیم
کلب سے رقم حاصل کر کے مارکیٹ جانا ہو گا اور وہاں شہر میں پیش سیکشن ابھی تک
ہمیں تلاش کر رہا ہو گا“..... عمران نے کہا اور جولیا کے ساتھ ساتھ عقب میں
موجود اس کے ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”لیکن عمران صاحب اگر وہاں لوگ پہنچ چکے ہوئے تو؟“..... صدر نے کہا
تو کیا ہوا مشین پسل میری جیب میں موجود ہے عمران نے کہا اور پھر اس نے

ہیلی کا پٹر کو دوبارہ ہیڈ کوارٹر کے احاطے میں بننے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتار دیا۔

”تم یہاں رک کر خیال رکھو گے“..... عمران نے کہا اور نیچے اتر کر ایک لمحے کے لئے اس نے اوہرا دھر دیکھا اور پھر جیب سے مشین پسل نکال کر وہ دوڑتا ہوا اندر وہی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سب سے پہلے وہ آپرینگ روم میں گیا۔ وہ باچانی ابھی تک وہاں کری پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے اس کمرے کی الماریوں کو کھول کر ان کا جائزہ لیا لیکن وہاں کسی قسم کا کوئی اسلحہ موجود نہ تھا عمران واپس مڑا اور پھر اس نے اسلحہ کی تلاش کا کام شروع کر دیا۔ ہوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کو ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو گیا جسے باقاعدہ اسلحہ خانے کی شکل دی گئی تھی۔ وہاں واقعی ہر قسم کا اسلحہ موجود تھا۔ عمران نے مختلف الماریوں سے اپنے مطلب کا اسلحہ نکالا اور ایک باکس خالی کر کے اس نے مخصوص اسلحہ اس میں ڈالا اور پھر باکس اٹھائے وہ باہر آ گیا۔ اسی لمحے سے آپرینگ روم کی طرف سے ٹرانسمیٹر کی مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی لیکن عمران وہاں رکا نہیں بلکہ دوڑتا ہوا ہیلی کا پٹر کے پاس پہنچ گیا۔ صدر اور کیپٹن ٹکلیل باہر موجود تھے جبکہ باقی لوگ اندر رہی تھے۔

”عمران صاحب ٹرانسمیٹر پر کال آئی تھی لیکن ہم نے اٹھانہیں کی“..... صدر نے کہا۔

”کس ٹرانسمیٹر پر“..... عمران نے باکس کو ہیلی کا پٹر میں موجود نیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

”اس ٹرانسمیٹر پر جو کرنل جوشن کے ۲۴ فس سے اٹھایا گیا تھا۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔“.....

”ہونہہ ٹھیک ہے بہر حال ہم نے اب فوری طور پر یہاں سے لکھنا ہے کیونکہ اندر ٹرانسمیٹر پر بھی کال آ رہی ہے اور جب یہ کال اٹھانہیں کی جائے گی تو پھر لازماً

کوئی نہ کوئی یہاں آئے گا۔ عمران نے کہا اور اچھل کر دوبارہ پاٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ”..... باہر موجود ساتھی بھی جب ہیلی کا پٹر میں سوار ہو گئے تو عمران نے انہن شارٹ کیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کا پٹر کافی بلندی پر پہنچ کر تیزی سے واگ جزیرے کی طرف بڑھنے لگا۔

” صدر بائس کو گھول کر اس میں موجود اسلحد باہر نکالو اس میں ڈبایو ڈبایو ہش رڈ رینج بھی موجود ہیں اور اس کا ریکورٹ لکٹرمیٹر بھی۔ باقی اسلحد بھی شاید کام آجائے۔ بہر حال اس ڈبایو ڈبایو کو ہم نے واگ جزیرے کی تباہی کے لئے استعمال کرنا ہے ”..... عمران نے لہا تو صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کا پٹر سمندر پر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

” اس کا فیول چیک کر لیا تھا نا۔ کہیں پہلے والے ہیلی کا پٹر کی طرح یہ بھی سمندر میں نہ جاگرے ”..... اچانک جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار نفس پڑا ” میں نے چیک کر لیا ہے۔ ویسے بھی یہ کرٹل جوش کا ہیلی کا پٹر ہے اس لئے اس کا فیول ٹینک فل ہیں ”..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا بے اختیار نفس پڑا۔

” عمران صاحب اس واگ جزیرے پر کہیں پہلے کی طرح سائنسی حفاظتی انتظامات نہ ہوں ”..... عقب میں بیٹھے ہوئے کیپٹن ٹکلیل نے کہا۔

” اگر ایسا ہو گا بھی کہی تو ظاہر ہے اس کی چینگ کیدو سے کی جا رہی ہو گی اور یہ ہیلی کا پٹر کرٹل جوش کا ہے اس لئے اسے دیکھے ہی یہ انتظامات آف کر دیئے جائیں گے ”..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کوہ مزید کوئی بات کرتے اچانک ہیلی کا پٹر ٹرائیمیٹر میں کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

” ہیلو ہیلو میجر جو گم کائنگ فرام کیدواوور ”..... ٹرائیمیٹر آن کرتے ہی ایک

”لیں کرتل جوشن اٹنڈنگ یا اوور“..... عمران کے منہ سے کرتل جوشن کی آواز

نکلی

”اوہ سر آپ کا ہیلی کا پٹر واگ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ میں اسے سکرین پر چیک کر رہا ہو اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ واگ جا رہے ہیں یا کسی اور طرف اوور“..... دوسری طرف سے جو گم کی مودبنا آواز سنائی دی

”میں واگ جا رہا ہوں میں نے وباں ایک خاص تجربہ کرانا ہے اوور“..... عمران نے کرنل جوشن کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیں سر پھر میں وہاں حفاظتی انتظامات آف کر دیتا ہوں۔ اوور“..... مجرر جو گم نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے اوور“..... عمران نے کہا

”اوے کے سراوہ رایند آل“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا

”عمران صاحب یہ جو گم تو کہہ رہا ہے کہ وہ سکرین پر یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اس لئے جب ہم واگ پر ہیلی کا پٹر سے اتریں گے تو یہ چیک نہ کرے گا“..... صدر نے کہا

”کرتا رہے ہم کرتل جوشن کو بھی ہوش میں لا کر ساتھ رکھیں گے۔ پھر یہ سب کچھ نہ ہو سکے گا جبکہ تم اس دوران کسی بھی درخت پر چڑھ کر ڈبلیو ڈبلیو نصب کر دینا“..... عمران نے کہا اور صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



جو گم کیڈو کے مشین روم میں ایک سکرین پر نظر جمانے بیٹھا ہوا تھا۔ سکرین پر نیچے سمندر اور اوپر آسمان جب کچھ نظر آ رہا تھا پھر کچھ دیر بعد اچانک سکرین کے ایک کونے سے ایک ہیلی کا پتھر سکرین میں داخل ہوا تو جو گم بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے سامنے موجود کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین پر نظر آنے والے ہیلی کا پتھر کا سائز تیزی سے بڑا ہونا شروع ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بخنج گئے کیونکہ ہیلی کا پتھر پر نہ صرف ریڈ آرمی کا مخصوص نشان موجود تھا بلکہ اس پر چیف آف ریڈ آرمی کے الفاظ بھی صاف پڑھے جا رہے تھے۔

”ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ یہ کرٹل جوش کو ساتھ لے کر واگ آ رہے ہیں لیکن یہ کامیاب نہیں ہوں گے ان کا واسطہ جو گم سے پڑا ہے و یہ اگر میجر بالٹو مجھے بتانے والا تو یہ واقعی کامیاب ہو جاتے“..... جو گم نے بڑا بڑا تھے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کنٹرولنگ مشین کو دوبارہ آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے مشین کی سائیڈ میں موجود ٹرائسیمیٹر پر تیزی سے فریکونسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے اس نے ٹرائسیمیٹر آن کیا اور پھر بار بار کال دینا شروع کر دی۔

”لیں کرٹل جوش انڈنگ یو اور“..... دوسرا طرف سے کرٹل جوش کی آواز سنائی دی تو جو گم بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ کرٹل جوش کا لہجہ اور آواز بالکل نارمل تھی حالانکہ اس کے خیال کے مطابق چونکہ کرٹل جوش کو اغوا کر کے لے جایا جا رہا تھا اس لئے اس کا لہجہ اور آواز نارمل نہیں ہونی چاہئے تھی لیکن اسی لمحے اس کے ذہن میں جھمکا سا ہوا اور اسے یاد آ گیا کہ کرٹل جوش نے جب اسے کال کیا تھا تو اسے بتایا تھا کہ پا کیشیائی ایجنسی عمران کسی کی بھی فوری طور پر آواز اور لہجہ کی کامیاب نقل کر لیتا ہے اور کرٹل جوش نے خود ہی کنگ کا کوڑا بھی بتا دیا تھا لیکن اب کرٹل جوش نے یہ کوڑ نہ دوہرایا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا کہ یو لئے والا کرٹل جوش کی بجائے وہی علی عمران ہے

چنانچہ اس نے بھی نارمل انداز میں بات کی جیسے واقعی کرنل جوشن سے بات کر رہا ہو عمران نے اسے بتایا کہ واگ جزیرے پر کوئی خاص تجربہ کرانے جا رہا ہے چنانچہ جو گم نے خود ہی حفاظتی انتظامات ختم کرنے کی آفر کر دی تھی۔ لیکن ظاہر ہے یہ ڈاچ تھا۔

”تم واگ پہنچ تو سہی پھر دیکھو تمہارا کیا حشر ہوتا ہے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ تم وہاں کیا تجربہ کرنے جا رہے ہو۔ وہ بھی کامیاب نہیں ہو گا۔“..... جو گم نے بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کنٹرونگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین پر جھٹکے سے ہوئے لئے پھر چند محوں بعد سکرین پر واگ جزیرے کا بیرونی منظر ابھر آیا تو جو گم نے اسے سکرین پر پوری طرح پھیلا دیا اور پھر ہاتھ روک دیا۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ تیزی سے اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کا مین بٹن آن کر کے اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر تک وہ اس پر کام کرتا رہا پھر وہ تیزی سے واپس اس کنٹرونگ مشین کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔

”اب ایک بار یہ ہیلی کا پڑ جزیرے پر اتر جائے پھر میں دیکھوں گا کہ یہ کیسے زندہ واپس جاتے ہیں۔“..... جو گم نے ایک بار پھر بڑھاتے ہوئے کہا اب اس کی نظریں سکریم پر جمی ہوئی تھیں تھوڑی دیر بعد سکرین پر ہیلی کا پڑنے اور آنا شروع ہو گیا اور جو گم نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھوڑی دیر بعد ہیلی کا پڑنے پر اتر کر رک گیا اور پھر اس میں سے پہلے ایک عورت باہر آئی۔ اس کے بعد مرد لکھنا شروع ہو گئے۔ جو گم خاموش بیٹھا نہیں دیکھتا رہا پھر اس نے کرنل جوشن کو ہیلی کا پڑ سے باہر آتے ہوئے دیکھا۔ اس کے دونوں ہاتھاں کے عقب میں بند ہے ہوئے تھے اور وہ لڑکھڑا تا ہوا چل رہا تھا اس نے تیزی سے کنٹرونگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند محوں بعد جب ایک ہلکی سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو جو گم کے چہرے پر اطمینان کے

تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس سیٹی کا مطلب تھا کہ اب واگ جزیرے پر موجود عمران کے ہیلی کا پڑکا انجن جام ہو چکا ہے۔ اب وہ کسی صورت بھی اس ہیلی کا پڑکی مدد سے واگ سے باہر نہیں جاسکتے تھے۔

”اب میں دیکھوں گا کہ یہ کیا کرتے ہیں۔ کاش ان کے ساتھ کرنل جوش نہ ہوتا تو میں ان پر ایس لی ون فائر کر دیتا اور یہ سب جل کر راکھ جاتے۔..... جوم نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر جو کلیکری اسی پھیل گئی تھیں۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیاراً حمل پڑا۔

”اوہ اوہ ایس لی ون لوگر بلکی حادث پر فائز کیا جائے تو یہ جل کر راکھ ہونے کی بجائے بے ہوش ہو جائیں گے پھر یہاں سے آدمی بچھ کر کرنل جوش کو بچایا اور انہیں ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ اوہ ویری گڈا۔..... جوم نے ایک بار پھر بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی جزیرے پر اس طرح گھومتے پھر رہے تھے جیسے انہیں کسی خاص جگہ کی تلاش ہو اور جوم سمجھ گیا کہ وہ مارکوٹم رین کے سرکٹ کا مرکز تلاش کر رہے ہیں جو زمین کے اندر دباؤ ہوا تھا تاکہ اس پر کاربن ڈال کر اس سرکٹ کو توڑ سکیں۔

”اس پر میں نے ٹرائلکم کو نگ کر دی ہے اس لئے اگر تم اسے تلاش بھی کرو تو بھی تم اسے آف نہ کر سکو گے اور ویسے بھی تم پہلے ہی بے ہوش ہو جاؤ گے۔..... جوم نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بٹن دبادیا۔ بٹن دبجتے ہی مشین پر سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی سے جلا اور پھر بچھ گیا۔ اسی لمحے جسے جوم نے سکرین پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو زمین پر اس طرح گرتے ہوئے دیکھا جیسے ان کے جسموں سے اچانک روح نکل گئی ہو۔ وہ زمین پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے اور مشین روم جوم کے حلق سے نکلنے والے قبیلے

سے گونج اٹھا۔ اس نے جلدی سے کنٹرولنگ مشین کو آف کیا اور پھر ڈرامیٹر پر ایک فریکنوسی ایڈ جسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

”چیلو جیلو میجر جوم کائنگ۔ میجر فونا نچو اوور،..... جوم نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”میں میجر فونا نچو اشنڈنگ یا اوور“..... چند لمحوں بعد جزیرے کے یہ ونی حصے پر مو جود ریڈ آرمی کے انچارج میجر فونا نچو کی آواز سنائی دی۔ میجر فونا نچو پہلے کیپشن تھا لیکن جوش نے اسے میجر کے عمدے پر قوتی دے کر لید و جزیرے پر ریڈ آرمی کے حفاظتی دستے کا انچارج بنادیا تھا۔

”میجر فونا نچو واگ جزیرے پر پا کیشیائی ایجنٹ چیف کرٹل جوش کے ہیلی کا پڑھ میں کرٹل جوش کو انخواہ کر کے لے آئے ہیں۔ میں نے ان سب کو بے ہوش کر دیا ہے۔ کرٹل جوش کی وجہ سے میں انہیں ہلاک نہ کر سکتا تھا ورنہ کرٹل جوش بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جاتے۔ بہر حال اب وہ وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ تم لانچ لے کر جاؤ اور وہاں سے کرٹل جوش کو اٹھا کر لے آؤور“..... جوم نے کہا۔

”ان پا کیشیائی ایجنٹوں کا کیا کرنا ہے۔ کیا انہیں ہلاک کر دیا جائے اوور“..... میجر فونا نچو نے کہا۔

”میں نے ہیلی کا پڑھ کی مشینری جام کر دی ہے اس لئے اب وہ وہاں سے کہیں جا نہیں سکتے اور کرٹل جوش کے وہاں سے ہٹ جانے کے بعد میں انہیں آسانی سے ہلاک کر سکتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ یہ کام کرٹل جوش کے سامنے بلکہ ان کے ہاتھوں سے ہوتا کہ کرٹل جوش کو یقین آجائے کہ واقعی پا کیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے تم انہیں وہیں اسی حالت میں پڑے رہنے وو جب کرٹل جوش یہاں آ جائیں گے تو میں انہیں ہوش میں لا کر ان پا کیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کروں گا اوور“..... جوم نے کہا۔

”لیں سرجیے آپ کا حکم اور“..... میجر فونما نچو نے کہا۔

”جلدی کرو جلدی جاؤ، میں سکرین پر تمہیں چیک کرتا رہوں گا لیکن ہر طرح سخاطر ہنا اور ایڈ آں“..... جو گم نے کہا اور تمہیر آف کر کے اس نے ایک بار پھر کٹرو لینگ مشین کے ذریعے سکرین آن کر دی سکرین پر عمران اور اس کے ساتھی ویسے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ کرنل جو شن بھی ان میں شامل تھا۔ وہ سکرین پر دیکھتا رہا۔ پھر اس نے کٹرو لینگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا تو سکرین پر جھما کے سے ہونے لگے۔ چند لمحوں بعد جب ایک منظر سکرین پر ابھر ا تو سمندر میں ایک لائچ تیزی سے چلتی ہوئی نظر آئے گلی۔ لائچ پر میجر فونما نچو کے ساتھ چار سلیخ افراد موجود تھے۔ جو گم ساتھ ساتھ ناب گھما گھما کر لائچ کو سکرین پر فلکہ کرنے لگا اور پھر جب لائچ واگ جزیرے کے قریب پہنچ گئی تو اس نے ایک بار پھر واگ جزیرے کا منظر سکرین پر فلکہ کر دیا۔ وہ سب بڑے سخاط انداز میں اس طرف کو بڑھے چلے جا رہے تھے جس طرح عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ چھوڑی دیر بعد وہ وہاں پہنچ گئے۔ میجر فونما نچو کے تینوں ساتھیوں نے جھک کر کرنل جو شن کو اٹھایا اور پھر اسے کاندھے پر لاوے تیزی سے مڑے اور واپس لائچ کی طرف آنے لگے۔ جو گم نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے خطرہ یہی تھا کہ کہیں یہ پراسار لوگ اچانک حرکت میں ن آ جائیں لیکن وہ واقعی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس نے لائچ کو ایک بار پھر فوکس کرنا شروع کر دیا اور پھر جب لائچ کیڈو جزیرے پر پہنچ گئی تو اس نے سکرین آف کی اور اٹھ کر مشین روم کا راستہ کھولنے کے لئے ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔ چھوڑی دیر بعد میجر فونما نچو اپنے تینوں ساتھیوں کے ساتھ مشین روم میں پہنچ گیا کرنل جو شن اسی طرح بے ہوشی کے عالم میں دوآدمیوں کے کندھوں پر لدا ہوا تھا البتہ اس کے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھ کھول دیئے گئے تھے۔

”انہیں یہاں کا وچ پر لنا دو اور تم جاؤ“..... جو گم نے کہا تو اس کے حکم کی تعمیل کرو گئی۔

”می مجر جو گم ایک آدمی ان سے علیحدہ درختوں کے جنڈے کے پاس بے ہوش پڑا ہوا تھا“..... می مجر فون ما نچو نے کہا۔

”پڑا رہے۔ لب یہ کسی صورت نہیں فیق سکتے“..... جو گم نے مسکراتے ہوئے کہا اور می مجر فون ما نچو سلام کر کے مردا اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت مشین روم سے باہر چلا گیا تو جو گم نے سب سے پہلے مشین روم کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ سائید کمرے کی طرف پڑا گیا۔ ٹھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے ہاتھ میں ایک سرنج موجود تھی جس کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی۔ اس نے سوئی پر چڑھی ہوئی کیپ اتاری اور پھر سوئی اس نے کا وچ پر بے ہوش پڑے ہوئے کرٹل جوشن کے بازو میں اتار دی۔ سرنج میں موجود براؤن رنگ کا محلول تیزی سے کرٹل جوشن کے جسم میں قائم ہونا شروع ہو گیا۔ جب سرنج خالی ہو گئی تو اس نے سوئی کھینچی اور پھر خالی سرنج اس نے سائید پر پڑے ہوئے ڈسٹ بن میں اچھا ل دی۔ پھر وہ اطمینان سے واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ کرٹل جوشن کو دس منٹ بعد کرٹل جوشن کے جسم میں حرکت وہ اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا اور پھر واقعی دس منٹ بعد کرٹل جوشن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور چند لمحوں بعد کرٹل جوشن کی آنکھیں کھل گئیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھنڈ چھائی ہوئی تھی۔

”کرٹل صاحب میں می مجر جو گم ہوں“..... می مجر جو گم نے کہا تو کرٹل جوشن کے جسم کو ایک جھٹکا لگا اور وہ کا وچ سے نیچے گرنے لگا تو می مجر جو گم نے تیزی سے آگے پڑا ہو کر اسے سنبھالا اور پھر اٹھا کر بٹھا دیا۔

”تم تم می مجر جو گم میں کہاں ہوں، کیا مطلب کیا ہوا ہے“..... کرٹل جوشن نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لجے میں کہا۔

”آپ جزیرے کیڈو کے مشین روم میں ہیں کرٹل صاحب“..... جو گم نے کہا اور وہ دوبارہ جا کر اپنی کرسی پر جا بیٹھا۔

”جزیرہ کیڈو کے مشین روم میں اوہ اوہ مکر میں تو واگ جزیرے پر تھا ان شیطانوں کے قبضے میں“..... کرٹل جوش نے انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔ ”لیں سرا اور آپ کی وجہ سے میں انہیں ہلاک نہیں کر سکتا تھا لیکن انہیں میں نے بے ہوش کر دیا ہے اور آپ بھی ساتھ ہی بے ہوش ہو گئے تو میں نے یہاں سے مجرم فوناچو کو لائچ پر بھیجا۔ وہ آپ کو مہاں سے اٹھا کر یہاں لے آیا ہے اور اب میں نے آپ کو ہوش میں لا لایا ہے“..... میجر جو گم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ ویری گڑ اوہ مجرم تم نے والی کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ شیطان کیا واقعی ہلاک کر دیئے گئے ہیں“..... کرٹل جوش نے انتہائی پر جوش لجھے میں کہا۔

”ابھی وہ بے ہوش پڑے ہیں سر کیونکہ میں چاہتا تھا کہ میں انہیں آپ کے ہاتھوں ہلاک کراؤں“..... میجر جو گم نے جواب دیا۔

”اوہ جلدی کرو کہاں ہیں وہ اوہ جلدی کرو وہ انسان نہیں ہیں شیطان ہیں انہیں جلدی ہلاک ہو جانا چاہیے“..... کرٹل جوش نے اچھلتے ہوئے کہا۔

”آپ بے فکر ہیں اب وہ ہوش میں نہ آسکیں گے“..... میجر جو گم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین آن کر دی۔ چند لمحوں بعد سکرین پر جھما کے سے واگ جزیرے کا منظر ابھر آیا لیکن دوسرے لمحے نہ صرف کرٹل جوش بلکہ میجر جو گم بھی بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ سکرین پر عمران اور اس کے ساتھی درختوں کے جھنڈ کے اندر بیٹھے ہوئے نظر آرہے تھے۔ وہ سب ہوش میں تھے۔

”کیا کیا مطلب یہ کیسے ہوش میں آ گئے۔ ایسا ہونا تو ناممکن ہے“..... میجر جو گم نے کہا۔

”دیکھا تم نے یہ انسان نہیں شیطان ہیں۔ تم نے انہیں فوری ہلاک کر دینا تھا۔

اب کیا ہوگا۔ یہ تو مارکو ٹھم رین کا سر کٹ ختم کر کے واگ جزیرے کو تباہ کر دیں گے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ان کے پاس ڈبلیوڈبلیو موجود ہے،..... کرل جوش نے کہا تو میجر جوگم بے اختیار اچھل پڑا۔

”ڈبلیوڈبلیو وہ تو یہ اسی لئے خود بخوبی وہو ش میں آگئے ہیں۔ مجھ تواں کا علم نہ تھا ورنہ میں واقعی میجر فوناچو کے ذریعے ہی انہیں ہلاک کرا دیتا۔..... میجر جوگم نے کہا۔

”کیا مطلب ڈبلیوڈبلیو سے یہ کیسے ہوش میں آئتے ہیں،..... کرل جوش نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔ 2002 © 2002 rights reserved.

”میں نے انہیں ایسی لی ون کو بلکل طاقت پر اسے چارچ نہ بھی ہوتا بھی اس سے کرازم رین بٹھی رہتی ہیں جو ویسے تو بے ضرر ہوتی ہیں لیکن وہ ایسی لی ون رین کے اثرات کو بہر حال ختم کر دیتی ہیں۔ چونکہ ان کے پاس ڈبلیوڈبلیو تھا اس لے اس سے نکلنے والی رین نے ان پر اثر کیا اور یہ ہوش میں آگئے۔..... میجر جوگم نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ تو پھر اب کیا ہوگا،..... کرل جوش نے بے چین ہو کر کہا۔

”نمر میں نے آپ کے ہیلی کا پٹر کی مشینری جام کر دی ہے اس لئے یہ لوگ وہاں سے نکل ہی نہیں سکتے اور ایسی لی ون کو اب میں فل پاور پر چارچ کر دوں گا،..... میجر جوگم نے کہا۔

”اوہ اگر ایسا ہے تو پھر جلدی کرو۔ فوراً انہیں ہلاک کر دو،..... کرل جوش نے کہا تو میجر جوگم نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپ بیٹ کرنا شروع کر دیا جبکہ کرل جوش کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک درختوں کے جنڈ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

”یہ وہاں کیوں بیٹھے ہیں۔ کیا کر رہے ہیں،..... کرل جوش نے بڑا بڑا تھا۔

ہوئے کہا۔

”کون سر“..... می مجر جوگم نے چونک کر پوچھا
”یہ شیطان یہ اس جہنڈ میں گیوں اس طرح اطمینان سے بیٹھے ہوئے
ہیں“..... کر قل جوش نے کہا۔

”اوہ سر میں اس کی وجہ جانتا ہوں۔ ایس لی ون کے اثرات ان کے جسموں پر
ابھی تک موجود ہیں۔ یہ اثرات دوڑھونے میں کافی وقت لیتے ہیں اور جب تک یہ
اثرات پوری طرح ختم نہیں ہوں گے یہ لوگ تیزی سے حرکت نہ کر سکیں گے اس
لئے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔“..... می مجر جوگم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ تو یہ بات ہے پھر ٹھیک ہے“..... کر قل جوش نے اطمینان بھرے لجھے
میں کہا۔

”لبھئے سر ایس لی ون اپنے فل پا اور میں چارج ہونے کے لئے تیار ہے۔ اب
میں چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کا خاتمه آپ کے ہاتھوں سے ہو۔“..... می مجر جوگم نے
خوشامد انہ لبھے میں کہا اور اس کے ساتھی وہ کرسی سے اٹھ کر ایک طرف ہٹ کر کھڑا
ہو گیا۔

”اوہ ہاں واقعی انہوں نے مجھے اور ریڈ آرمی کو نیچا دکھا دیا ہے“..... کر قل
جوشن نے کہا اور اس کے ساتھی وہ اٹھ کر می مجر جوگم کی جگہ اس کی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”یہ سرخ رنگ کا بٹن پر لیں کر دیں سر“..... می مجر جوگم نے مشین پر ایک سرخ
رنگ کے بٹن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”کیا ان سے مر نے سے پہلے بات ہو سکتی ہے“..... اچانک کر قل جوش نے
کہا۔

”نوسر کیونکہ ٹرانسپلیٹ ہیلی کا پٹر میں ہے اور ہیلی کا پٹر کی مشینری جام
ہے“..... می مجر جوگم نے کہا۔

”اوہ ان کے پاس میرے والا علیحدہ ٹرائیمیٹر بھی موجود ہے“..... کرنل جوشن نے کہا۔

”پھر تو اس پر انہیں کال کیا جاسکتا ہے لیکن سر میر انہیں ہے کہ آپ ان کا خاتمه ہی کر دیں تو زیادہ بہتر ہے“..... می مجر جو گم نے کہا۔

”ہاں ٹھیک ہے آب واقعی انہیں مزید کوئی مہلت نہیں ملنا چاہئے“..... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سرخ رنگ کا بٹن پر لیں کر دیا۔ مشین سے تیز سیٹی کی آواز سناتی دینے لگی جو چند لمحوں بعد ختم ہوئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی آف ہو گئی۔

”یہ یہ کیا ہوا یہ سکرین کیوں آف ہو گئی ہے“..... کرنل جوشن نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میں دیکھتا ہوں سر“..... می مجر جو گم نے کہا اور تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھ گیا جس کی سکرین پر منظر نظر آرہے تھے۔ اس نے مشین کے نیچے مختلف بٹن پر لیں کئے تو سکرین ایک بار پھر ایک جھماکے سے روشن ہو گئی لیکن پر مسلسل جھماکے ہو رہے تھے۔

”کیا ہوا تھا“..... کرنل جوشن نے پوچھا۔

”سر الیکٹرون کے فل چارج ہونے کی وجہ سے مشین کی پاور پر اثرات پڑے ہیں جو ابھی دور ہو جائیں گے“..... می مجر جو گم نے کہا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد سکرین پر جھماکے سے دوبارہ پہلے والا منظر نمودار ہو گیا اور پھر وہ دونوں بے اختیار خوشی سے اچھل پڑے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی زمین پر ساکت پڑے ہوئے تھے۔

”مبارک ہو سر دشمن ایجنسٹ ہلاک ہو گئے ہیں“..... می مجر جو گم نے کہا۔

”لیکن تم تو کہہ رہے ہے تھے کہ یہ جل کر راکھ ہو جائیں گے“..... کرنل جوشن

نے قدرے مسلکوں لجئے میں کہا۔

”ایسا ہی ہوتا سر لیکن چونکہ ان کو بے ہوش کرنے کی غرض سے پہلے ایسی ٹی ون کو چارچ کیا گیا تھا اس لئے اس کی پاور استعمال ہو جانے کی وجہ سے اب کم ہو گئی ہے۔ بہر حال یہ ہلاک ہو چکے ہیں“..... می مجر جوم نے جواب دیا۔

”تم انہیں ٹرانسمیٹر پر کال کرو میں پوری لی تسلی کرنا چاہتا ہوں“..... کرنل جوش نے کہا۔

”دیں سر“..... می مجر جوم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر کرنل جوش کی مخصوص فریکوئی ایڈ جو گفت کی اور پھر اس کا بین دبا دیا۔

”ہیلو ہیلو می مجر جوم کا نگ اور“..... می مجر جوم نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن دوسرا طرف سے کال اٹھا ہی نہ کی جا رہی تھی۔

”بند کر دو اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ یہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں گذشت“..... تم نے ایسا کارنامہ سر انجام دیا ہے کہ تمہیں نہ صرف اس کا خصوصی انعام دیا جائے گا بلکہ میں تمہیں ریڈ آرمی کا سیکنڈ چیف بنادوں گا کرنل جوش نے انتہائی مسrt بھرے لجئے میں کہا تو می مجر جوم کے چہرے پر بھی انتہائی مسrt کے تاثرات ابھر آئے۔ ظاہر ہے ریڈ آرمی کا سیکنڈ چیف بن جائے کا تو اسے تصور تک نہ تھا۔

”تھینک یور“..... می مجر جوم نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے با قاعدہ کرنل جوش کو فوجی سیلوٹ کیا اور کرنل جوش نے مسکراتے ہوئے اشبات میں سر ہلا دیا۔



ہیلی کا پھر تیزی سے واگ جزیرے کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ عمران کے کہنے پر کرتل جوشن کو ہوش میں لے لیا جا رہا تھا اور یہ کام ناسیگر صرانجام دے رہا تھا کیونکہ وہ مارکیٹ سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا توڑ بھی خرید لایا تھا۔ یہ ایک لمبی گروپ والی بوتل تھی اور ناسیگر نے اس بوتل کا دھکن ہٹا کر بوتل کا دہانہ بے ہوش پڑے ہوئے کرتل جوشن کی ناک سے لگایا ہوا تھا۔ عمران کی بدایت پرانا سیگر نے اسے ہوش میں لانے سے پہلے اس کے ونوں با تھو عذاب میں کر کے اپنی بیٹ سے باندھ دیئے تھے۔

”یہ مارکو ٹائم رینز کے سرکٹ کا مرکز کیا ہوتا ہے؟“..... اچانک جولیا نے پوچھا
”مارکو ٹائم رینز نہیں آتیں لیکن سرکٹ بناتے ہوئے جب یہ رینز کسی جگہ آپس میں ملتی ہیں تو وہاں جوڑ پران کارنگ نیلا ہو جاتا ہے اور یہ نظر آنے لگ جاتی ہیں لیکن پھر بھی انہیں غور سے دیکھنا پڑتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس کا مرکز سمندر کی تہہ میں موجود ہو۔“..... جولیا نے کہا۔

”نہیں یہ پانی میں نہیں ملتیں۔ لازماً خشکی پر ملتی ہیں اس لئے لا محلہ یہ مرکز واگ جزیرے کے اوپر ہی ہوگا۔“..... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے کرتل جوشن کی کراہتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”یہ یہ میں کہاں ہوں کیا مطلب؟“..... اچانک کرتل جوشن کی انتہائی حیرت بھرے آواز سنائی دی۔

”تم اپنے سرکاری ہیلی کا پھر میں ہو کرتل جوشن اور ہم تمہیں اپنے ساتھ واگ جزیرے پر لئے جا رہے ہیں تاکہ تم اپنی آنکھوں سے اس کی تباہی دیکھ سکو۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ اوہ کیا مطلب میں تو سیکشن ہیڈ کوارٹر کے آفس میں تھا اور تم لوگ فرار ہو گئے تھے پھر“..... کرنل جوش نے اٹھو کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن ہاتھ عقب میں بندھے ہونے اور ہیملی کا پٹر کی پرواز کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکا تھا۔

”ہم تمہارے بغیر کیسے فرار ہو سکتے تھے کرنل جوش اس لئے جب تم ہیملی کا پٹر پر سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچے تو ہم بھی وہاں پہنچ گئے۔ نتیجہ یہ کہ اب تم اور ہم اکٹھے وائے رہے ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ کیا مطلب گیا تم نے سیکشن ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے“..... کرنل جوش نے انتہائی پریشان سے لبھے میں کہا۔

”نہیں ہمیں کیا ضرورت ہے باچان حکومت کے کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کی۔ حتیٰ کہ میں نے تو وہاں موجود تمہارے علاوہ اکلوتے باچانی کو بھی ہلاک نہیں کیا بلکہ صرف بے ہوش کیا ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اکلوتے باچانی کو کیا مطلب، کون سا اکلوتا باچانی“..... کرنل جوش نے اور زیادہ حیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”مجھے اس کا نام تو معلوم نہیں۔ بہر حال سیکشن ہیڈ کوارٹر کے اس بڑے کمرے میں جہاں مشینیں نصب ہیں وہاں وہ اکیلا کر کی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ تم اپنے آفس میں تھے اور کوئی آدمی وہاں موجود نہ تھا۔ میرے ساتھی تو اسے ہلاک کرنا چاہتے تھے لیکن چونکہ ہماری اڑائی باچان حکومت یا اس کے آدمیوں سے نہ تھی اس لئے میں نے انہیں روک دیا۔ البتہ مجھے اس کا نام جاننے کی شدید خواہش ضرور ہے۔ اگر میرے پاس وقت ہوتا تو میں ضرور اسے ہوش میں لا کر اس سے اس کا نام پوچھالیتا“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ تمہارا مطلب ما سٹر سکانا سے ہے۔ وہی اب وہاں کا انچارج

تھا۔..... کرٹل جوشن نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”ماستر سکانا کیا یہ وہی ماستر سکانا ہے جسے مارشل آرٹ کا جادوگر کہا جاتا ہے۔..... عمران نے حیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”ہاں یہ وہی ماستر سکانا ہے۔ یہ ریڈ آرمی کے پیشہ سیکشن میں کام کرتا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کی لڑائی تم سے ہوئی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ اس نے تمہیں دیوار سے مار کر ہلاک کر دیا یہ لیکن تم پنج گئے تھے۔..... اس بار کرٹل جوشن نے سنبھلے ہوئے لبھے میں کہا لیکن کرٹل جوشن کی بات سن کر عمران کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ کرٹل جوشن نے جو کچھ بتایا تھا اس کے مطابق عمران کو لڑائی میں شکست دینے والے کا نام ماستر سکانا تھا۔

”میں نے اسے پہچان تو لیا تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہی ماستر سکانا ہے۔ بہر حال شکر ہے کہ وہ زندہ نہ گیا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب تم شکر کیوں ادا کر رہے ہو۔..... کرٹل جوشن نے کہا۔

”اس لئے کہ میں اسے اپنا استاد بناسکوں۔..... عمران نے جواب دیا۔

”وہ کسی کوشانگر نہیں بنتا تا البتہ وہ تم سے لڑنا زیادہ پسند کرے گا۔..... کرٹل جوشن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ وقت آنے پر دیکھا جائے گا کہ کیا ہوتا ہے کیا نہیں۔..... عمران نے کہا لیکن کرٹل جوشن نے کوئی جواب نہ دیا۔ ہیلی کا پڑا ب واگ جزیرے پر پہنچ چکا تھا۔

”صفدر تمہیں معلوم ہے کہ تم نے ڈبلیو ڈبلیو کا کیا کرنا ہے۔..... عمران نے ہیلی کا پڑا ب جزیرے پر آتا رہتے ہوئے کہا۔

”ہاں مجھے معلوم ہے۔..... صفر نے جواب دیا۔

”کیا کیا مطلب یہ ڈبلیو ڈبلیو تم نے کہاں سے حاصل کر لیا۔ اوہ اس سے تو واگ جزیرہ کمکمل طور پر تباہ ہو جائے گا۔..... کرٹل جوشن نے کہا۔

”یہ تمہارے پیشہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے اسلجھ خانے میں موجود تھا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو جزیرے پر اتار کر اس کا انجن بند کر دیا۔

”وہ سیاہ تھیا بھی ساتھ لے لیتا تویر“..... عمران نے ہر کر پیچھے بیٹھے ہوئے تویر سے کہا۔

”لے آؤں گا“..... تویر نے جواب دیا اور پھر عمران ہیلی کاپٹر سے شے اتر آیا جبکہ جولیا اس سے پہنچا ہی نیچے اور چکتی۔ پھر ایک ایک گر کے سارے ساتھی نیچے آگئے۔ سب سے آخر میں نائیگر، کرنل جوشن کو بھی نیچے اتار لایا۔ صدر تیزی سے مڑ کر کچھ فاصلے پر موجود رختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت جزیرے پر گھونٹنے لگا۔ اس کی تیز نظر میں سطح زمین کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ باقی ساتھی بھی غور سے زمین کو دیکھتے ہوئے آگے چل رہے تھے۔ چونکہ عمران نے انہیں بتا دیا تھا کہ ما روکھم رین کا مرکز نیلے رنگ میں نظر آئے گا اس لئے وہ زمین پر نیلے رنگ کو ہی تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ کرنل جوشن کو بھی انہوں نے ساتھی رکھا ہوا تھا کہ اچنا ک ایک جگہ پر عمران رک گیا۔

”اوہ واقعی یہاں یہ نیلا رنگ نظر آ رہا ہے“..... جولیا نے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”زمین پر ایک جگہ ہلکا سانیلا رنگ چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا سائز ایک چھوٹے سے بڑھنا تھا اور رنگ اس قدر ہلکا تھا کہ بغور دیکھنے سے ہی نظر آ سکتا تھا۔“.....

”اب لکڑی جلا کر کوٹلہ بنانا پڑے گا“..... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر حھوڑی دیر بعد انہوں نے لائر سے آگ جلا رک ایک بڑی سی سوکھی لکڑی اس پر ڈال دی۔ حھوڑی دیر بعد ہی وہ لکڑی جل گئی تو عمران نے چشمے

سے پانی چلوؤں میں بھر کر اس پر ڈالا۔ جھوڑی دیر بعد لکڑی کو نہیں تبدیل ہو چکی تھی۔ عمران نے اسے اٹھایا اور پھر وہ سب واپس اس مارکوٹم رینز کے مرکز پر پہنچ گئے۔ کرتل جوش بھی ان کے ساتھ تھا لیکن وہ خاموش رہا تھا۔ عمران نے کوئے کو زمین پر رکھا اور پھر بیٹ کی ایڑی سے اسے پینا شروع کر دیا۔ کوئلہ بُٹ کر آہستہ آہستہ برادے میں تبدیل ہوتا چلا گیا تو عمران نے اسے پیسے ہوئے کوئے کی ڈھیری میں سے کوئلہ اٹھایا اور اسے مرکز پر ڈال دیا لیکن کوئلہ پڑنے کے باوجود وہ نیلا رنگ قائم نہ ہوا تھا اور ظاہر ہے اس کا مطلب تھا کہ مارکوٹم رینز کا مرکز ختم نہیں ہو اسے۔

”یہ کیا ہوا یہ سرکٹ تو ختم نہیں ہوا۔ کیا اس ڈاکٹ فرازے کی تحقیق غلط ہے؟“..... عمران نے حیرت بھرے لبجے میں کہا تو اسی لمحے کرتل جوش کا قہقهہ گونج اٹھا اور عمران سمیت سب اس کی طرف مڑ گئے۔

”کیا ہوا؟“..... عمران نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”تم چاہے دنیا بھر کا کوئلہ پیس کر اس پر ڈال دو یہ سرکٹ ختم نہیں ہو سکتا کیونکہ می مجر جو گم نے پہلے ہی اس کا انتظام کر رکھا ہے۔ اس نے اس پر کوئی خاص کوئنگ کر دی ہے؟“..... کرتل جوش نے طنزیہ لبجے میں کہا۔

”لیکن می مجر جو گم کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم اس پر پا ہوا کوئلہ ڈالنا چاہتے ہیں؟“..... عمران نے کہا۔

”تم نے پا کیشیا میں سائنس و ان سرداور سے فون پر جو بات چیت کی تھی اس کی ٹیپ میں نے سنی تھی اور میں نے ٹرانسمیٹر پر می مجر جو گم سے بات کی تھی۔ می مجر جو گم سائنس و ان بھی ہے اس نے بتایا کہ وہ اس سرکٹ پر ایسی کوئنگ کر دے گا کہ یہ ترکیب کامیاب نہ ہو سکے گی اور دیکھ لو ہوا بھی ایسے ہی؟“..... کرتل جوش نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ہیلی کا پڑ میں ٹرانسیمیٹر موجود ہے وہ لے آؤ نا سیگر“..... عمران نے کہا تو نا سیگر واپس مڑ گیا لیکن نا سیگر بھی ہیلی کا پڑ کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے قدرتی غائب ہوتی جا رہی ہو۔

”یہ کیا ہو رہا ہے“..... اسی لمحے عمران کے کانوں میں اپنے ساتھیوں کی حیرت بھری آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھی اس کے ذہن پر تاریکی سی چھا گئی۔ پھر جس طرح انتہائی تاریکی میں روشنی کا کوئی نقطہ چلکتا ہے اس طرح عمران کے ذہن پر بھی روشنی کا ایک نقطہ نظر مدار ہوا اور پھر یہ نقطہ آہستہ پھیلتا چلا گیا اور عمران کی آنکھیں ایک جھلکے سے کھل گئیں۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کے اٹھنے کی رفتار بے حدست ہے لیکن بہر حال وہ انٹھ کر پیٹھ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کے سارے ساتھی اس کے قریب ہی زمین پر پڑے ہوئے تھے لیکن ان سب کے جسموں میں ہلکی ہلکی حرکت ہو رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ بھی اسی کی طرح ہوش میں آ رہے ہیں۔ عمران آہستہ آہستہ انٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر چھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے لیکن اسی لمحے عمران یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ کرنل جوش وہاں موجود نہ تھا۔

”کیا مطلب یہ کرنل جوش کہاں گیا“..... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا لیکن وہاں دور تک کرنل جوش کا نام و نشان موجود نہ تھا اس کے ساتھی بھی ہوش میں آ گئے اور پھر وہ بھی انٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”اوہ تو یہ بات ہے یہاں آ کر کوئی کرنل جوش کو لے گیا ہے“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا تو اس کے سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا کیا مطلب اوہ کرنل جوش تو یہاں موجود نہیں ہے“..... تنور نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ہاں یہ دیکھو قدموں کے تازہ نشانات اس کا مطلب ہے کہ ہماری بے ہوشی

کے دوران یہاں کچھ لوگ آئے اور کرنل جوش کو ساتھ لے گئے۔..... عمران نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن کون لوگ اور وہ یہاں کس طرح پہنچے؟.....“ تنویر نے اسی طرح حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”یہ یقیناً اس مجرم کی ہی کارگرائی ہے اس نے کسی طرح ہمیں بے ہوش کیا اور پھر کیدو جزیرے سے لامبی پروازی بھیجے جو یہاں سے کرنل جوش کو لے گئے۔

کرنل جوش یقیناً اب کیدو جزیرے پر پہنچ چکا ہو گا۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن وہ ہمیں بھی تو یہاں ہلاک کر سکتے تھے مگر ایسا نہیں ہوا۔ اس بار جولیا نے کہا۔.....“

”ہاں کرتے سکتے تھے بلکہ انتہائی آسانی سے کر سکتے تھے لیکن ایسا نہیں ہوا تو لازماً اس کی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ہو گی۔ بہر حال آؤ مجھے شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے۔ درختوں کے جھنڈ میں چشمہ ہے وہاں چلتے ہیں پھر اس پوائنٹ پر غور کریں گے۔.....“ عمران نے کہا۔

”صغر بھی وہاں موجود ہو گا۔ نجانے اسے ہوش آیا ہے یا نہیں؟.....“ جولیا نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے مذکور درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ سب اس طرح چل رہے تھے جیسے انتہائی تھکے ہوئے لوگ چلتے ہیں۔ جب وہ درختوں کے جھنڈ کے قریب پہنچ تو وہاں ایک درخت کے تنے سے پشت لگائے صدر بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی حالت بھی ان جیسی ہی نظر آ رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر صدر نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی اور پھر وہ درخت کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا۔

”عمران صاحب یہ کیا ہوا تھا میں اچانک بے ہوش ہو گیا تھا،“..... صدر نے عمران نے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہاں کوئی ایسا اختیار موجود ہے جسے کیدو سے چارج کیا گیا ہے اور ہم بے ہوش ہو گئے تھے“..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ رکنے کی بجائے جھنڈ کے اندر موجود چشمے کی طرف بڑھنے لگا۔

”وہ کریل جو شون وہ کہاں ہے“..... صدر نے بھی عمران اور ساتھیوں کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

”سمجھ نہیں آتا کہ یہاں ہماری بے ہوشی کے دروازے کیا ہوئے ہے۔ قدموں کے نشانات تو بتا رہے ہیں کہ کچھ لوگ آجئے ہیں اور کریل جو شون کو اٹھا کر لے گئے ہیں لیکن انہوں نے ہمیں ہلاک کیوں نہیں کیا حالانکہ وہ انتہائی آسانی سے ایسا کر سکتے تھے“..... عمران نے چشمے پر پہنچ کر اس کے لذارے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”واقعی حیرت انگیز بات ہے“..... صدر نے کہا اور پھر وہ سب باری باری چشمے سے چلو بھر بھر کر پانی پینے میں مصروف ہو گئے۔ پانی پینے سے ان کے جسموں میں تو ادائی پہلے کی نسبت کافی بڑھ گئی لیکن اس کے باوجود وہ اپنی اصل حالت میں نہیں آسکے تھے۔

”ٹائیگر“..... عمران نے وہیں چشمے کے ساتھ ہی بیٹھتے ہوئے کہا۔

”لیں باس“..... ٹائیگر نے کہا۔

”جا کر چیک کرو کہ ہیلی کا پٹر کی مشینری درست حالت میں ہے یا نہیں“..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

”اوہ کیا مطلب کیا تمہارا خیال ہے کہ انہوں نے مشینری خراب کر دی ہو گی لیکن کیوں“..... جولیا نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں سکا سکا کر مارنا چاہتے ہوں کیونکہ یہاں سے واپسی کا س ہیلی کا پٹر کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے اور یہاں سوائے اس چشمے کے پانی کے کھانے کا اور کوئی سامان نہیں ہے“..... عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں

نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”اب اس مارکو ٹھم رین کے سرکٹ کا کیا ہوگا۔ کریل جوشن کے مطابق تو اس پر کوئی خاص کوٹک کر دی گئی ہے۔“ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جولیا نے کہا۔

”فی الحال تو کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ صدر وہ ڈبلیو ڈبلیو کہاں ہے؟“..... عمران نے جولیا کو جواب دینے کے ساتھ ساتھ صدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”وہ میں نے ایک درخت کے گوکھلے تنے کے اندر نصب کر دیا ہے۔ اسے نصب کے میں آپ کی طرف آئی رہا تھا کہ جھنڈ کے بیرونی کنارے پر پہنچتے ہی اچانک بے ہوش ہو گیا“..... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”باس ہیلی کا پڑ کی مشینری تو درست حالت میں ہے لیکن اسے جام کر دیا گیا ہے۔“..... تھوڑی دیر بعد ناسیگر نے واپس آتے ہوئے کہا اس کے ہاتھ میں البتہ ٹرانسمیٹر موجود تھا جو عمران کریل جوشن کے آفس سے اٹھا لایا تھا۔

”اوہ میرا خیال درست نکلا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن اب کیا ہوگا“..... جولیا نے کہا

”عمران صاحب آپ نے یہاں کسی آئے یا ہتھیار کی بات کی ہے۔ اسے کیوں نہ تلاش کیا جائے؟“..... اچانک کیپٹن ٹکلیل نے کہا۔

”وہ تو چارج ہو کر ختم ہو چکا ہوگا۔ اب اس میں کیا ملے گا؟“..... عمران نے جواب دیا۔

”اس ٹرانسمیٹر پر کیوں نہ جو گم سے بات کی جائے؟“..... صدر نے کہا۔

”کیا بات کریں تم بتاؤ کریل جوشن ہمارے پاس ترپ کا پتہ تھا وہ بھی ہاتھ سے گیا۔ اب تو ایک ہی حل ہے کہ ہم بھی کیدو پہنچ جائیں اور وہاں سے ڈی کوٹک کا سامان لے کر دوبارہ یہاں آئیں اور مارکو ٹھم رین کا سرکٹ ختم کر کے اس مارکو ٹھم رین

کے عذاب سے جان چھڑا گئیں اور پھر ڈبلیو ڈبلیو کی مدد سے واگ جزیرے کو تباہ کر کے اپنا مشن مکمل کریں۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن یہ سب کس طرح ہو گا یعنی کاپٹر کی مشینری تو جام ہے۔..... صدر نے کہا۔

”کوئی بات نہیں کم از کم ناشتہ تو ہو جائے گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھی اس طرح چونکہ عمران کو وہ یکھنے لگے جیسے انہیں یقین ہو گیا ہو کہ دباؤ کی وجہ سے عمران کا ذہنی وزن درست نہ رہا ہو۔

”یہ کیا کہہ رہے ہو ناشتے کا کیا مطلب؟..... جولیا نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”جام ناشتے میں ہی استعمال ہوتا ہے۔..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار نہ پڑے۔

”اچھی بھلی بات کرتے کرتے نجاتِ تمہارا ذہن کیوں پلٹ جاتا ہے۔..... جولیا نے کہا۔

”اگر ہم اس انداز میں بیٹھے سوچتے رہے اور مشورے ہی کرتے رہے تو میرے ساتھ ساتھ تم سب کے ذہن بھی پلٹ جائیں گے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب آپ اس جام مشینری کو حرکت میں نہیں لا سکتے۔..... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

”پچھلی جنگ عظیم کے کسی کبائری سے شارٹنگ راؤ ڈھونڈ کر لانا پڑے گا۔..... عمران نے جواب دیا تو ایک بار پھر سب بے اختیار نہ پڑے۔

”شارٹنگ راؤ کیا مطلب یہ آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے۔ کیا تمہارے دماغ پر اثرات تو نہیں ہو گے۔..... جولیا نے اس بار تشویش بھرے لجھے میں کہا۔

”قدیم دوڑ کی کاریں اور بسیں شارت کرنے کے لئے ایک شارٹنگ راؤ ہوا

کرتا تھا جسے کار کے سامنے ایک سوراخ میں ڈال کر باقاعدہ گھمایا جاتا تھا جس سے انہوں شارٹ ہو جاتا تھا بڑا لچپ تماشا ہوا کرتا تھا۔ اب تو بیٹری کی مدد سے کار میں شارٹ ہو جاتی ہیں بہر حال جام مشینری کو حرکت میں لانے کے لئے ایسے ہی کسی راؤ کی ضرورت ہے اور ایسا راؤ ظاہر ہے کسی کباڑیے سے ہی مل سکتا تھا جو گذشتہ جنگ عظیم کے ویرکا سامان لئے بیٹھا ہو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی تو سب ساتھی ایک بار پھر بے اختیار نہیں پڑا۔

”باس اگر آپ اجازت دیں تو میں ہیلی کاپٹر کی مشینری پر کام کروں ناسیگر نے کہا۔“

”کیا تم اس کی مشینری کو سمجھتے ہو؟“ عمران نے چونک کر پوچھا
”باس میں نے اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق مشینری کو ٹرانکووریز کے ذریعے جام کیا گیا ہے اور ٹرانکووریز کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ کسی ایک جگہ جمع ہو جاتی ہیں اگر اس جگہ کو ہٹا دیا جائے تو ان کے اثرات بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ ریز مشینری میں کہاں جمع ہوئی ہیں اگر اس پر زے کے بغیر ہیلی کا پڑھر کت میں آ سکتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ کچھ اور سوچنا پڑے گا۔“ ناسیگر نے وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہیں کیسے اندازہ ہوا ہے کہ ٹرانکووریز استعمال کی گئی ہیں؟“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں پوچھا۔

”باس پوری مشینری پر ہلکے زرد رنگ کی تہہ نظر آ رہی ہے اور یہ ٹرانکووریز کی مخصوص نشانی ہے۔“ ناسیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا خیال ٹھیک ہے لیکن پھر چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ٹرانکو ریز کسی بھی ایسی مشینری میں ہمیشہ پڑول ٹینک میں اکٹھی ہوتی ہیں۔“ عمران نے جواب دیا۔

”پھر تو اسے حرکت میں نہیں لاایا جا سکتا“..... صدر نے مایوسی بھرے لجے میں کہا۔

”نہیں تقریباً ایک یادو گخنے بعد ٹرانکور رین کے اثرات خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ پڑول سے نکلنے والی مخصوص گیس اس کے اثرات ختم کر دیتی ہے اس لئے ہمیں انتظار کرنا ہوا۔ پھر یہ مشینری خود بخود حرکت میں آجائے گی“..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن باس انہی انہیوں نے ایک بار پھر اس پر ٹرانکور رین فائر کر دیں تو پھر“..... نائیگر نے کہا۔

”نہیں یہ رین جس پر ایک بار فائر ہو جائیں دوبارہ اس پر فائر نہیں ہو سکتیں“..... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک درختوں کے جھنڈ کے تقریباً درمیان میں واقع ایک اونچے درخت پر سے یگنخت سیٹی کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایسی چمک ابھری جیسے بجلی چمکتی ہو اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس چمک نے اس کے ذہن پر سیاہ چارڈال دی ہو۔ پھر جس طرح سیاہ اور گہرے بالوں میں بجلی چمکتی ہے اس طرح عمران کے ذہن میں بھی بجلی کی روئی دوڑی اور پھر آہستہ آہستہ روشنی سی چھپیتی چلی گئی۔ عمران کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار اٹھ کر پیٹھ گیا۔ چند لمحوں تک تو اس کا شعور سویا سارہا لیکن پھر جیسے اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے سنائی دینے والی تیز سیٹی کی آواز اور بجلی جیسی چمک کا منظر ابھرا اور وہ بے اختیار چونک پڑا اس کے سارے ساتھی وہیں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہوا تو اسے محسوس ہوا کہ اس کے جسم میں وہ پہلے جیسی پھرتی پیدا ہو گئی ہے۔ وہ تیزی سے اس درخت کی طرف لپکا جہاں اس نے چمک دیکھی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ کسی پھر تیلے بندر کی

طرح اس درخت پر چڑھتا چلا گیا اور پھر درخت کی گھنی شاخوں میں پہنچ کر اس نے بے اختیار ایل طویل سانس لیا۔ وہاں ایک ٹھنڈی کے ساتھ ایک چوڑا سا ڈبے بندھا ہوا تھا جس کی سطح اس طرح تھی جیسے سطھ پر باقاعدہ آئینہ لگایا گیا ہو۔

”اوہ تو یہ ایسیں تیون یہاں نصب کیا گیا ہے۔ لیکن ایسیں تیون ریز سے تو ہمیں جل کر راکھ ہو جانا چاہئے تھا۔“..... عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا تو اس نے آگے بڑھ کر اس ڈبے کو شاخ پر علیحدہ لرنا شروع کر دیا۔ ڈبے باقاعدہ کلپوں سے شاخ سے جکڑا گیا تھا۔ عمران نے گلپ کھوئے اور پھر وہ درخت سے نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھی ویسے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے اس ڈبے کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے اس نے ڈبے کو ایک طرف رکھا اور آگے بڑھ کر اس نے صدر کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد صدر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹادیئے۔ چند لمحوں بعد صدر نے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ لاشعوری طور پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

”اوہ اوہ عمران صاحب یہ کیا ہوا تھا۔“..... صدر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر حیرت بھرے لجے میں پوچھا۔

”اللہ تعالیٰ کو ہماری زندگیاں مقصود ہیں اس لئے ہم سب زندہ سلامت نظر رہے ہیں۔ یہ دیکھوں ایسیں تیون جس کی مدد سے ہمیں جلا کر راکھ کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی تھی لیکن بزرگ کہتے ہیں کہ مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے۔“..... عمران نے وہ ڈبائھا کر صدر کو دکھاتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب میں سمجھا نہیں عمران صاحب۔“..... صدر نے کہا۔

”تم ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ پھر تفصیل سے بات ہو گی۔“..... عمران نے کہا۔

”کس طرح کیا تاک اور منہ بند کرنا ہوگا“..... صدر نے پوچھا

”ہاں رین سے بے ہوش ہونے والا اس طریقے سے بھی ہوش میں آ جاتا ہے۔ صرف گیس سے بے ہوش ہونے والے کے لئے اس کا تواڑ استعمال کرنا پڑتا ہے“..... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور صدر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا جبکہ عمران نے وہ ذبیح اٹھایا اور اس کے عقب میں موجود تجھ اس نے ناخنوں میں موجود بلیڈ کی مدد سے گولنا شروع کر دیئے۔ پیچ کھونے کے بعد اس نے عقیقی حصہ اتارا اور اس کے ساتھیوں کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا اور اس نے ذبیح الدین حسینی دیر بعد ایک ایک کر کے سب ساتھی ہوش میں آ گئے۔

”ہاں اب بتائیں عمران صاحب کیا ہوا تھا“..... صدر نے کہا۔

”یہ ایسی لی ون یہاں پہلے سے نصب تھا ایسی لی ون سے ایسی رینٹکتی ہیں جو اگر فل پا ورچارج ہوں تو یہاں موجود تمام جانداروں کو جلا کر راکھ کر دیں لیکن اگر اسے ہلکی پا ورپرچارج کیا جائے تو یہ رین جانداروں کو بے ہوش کر دیتی ہیں۔ چنانچہ پہلے چونکہ ہمارے ساتھ کریں جوشن تھا اس لئے اس کو بچانے کے لئے اسے ہلکی پا ور پرچارج کیا گیا۔ اس سے ہم بے ہوش ہو گئے اور وہ لوگ آئے اور کریں جوشن کو لے گئے۔ انہیں چونکہ معلوم تھا ایسی لی ون رین ہم سب کو جلا کر راکھ کر دیں گی اس لئے انہوں نے ہمیں ہلاک نہ کیا۔ شاید وہ کریں جوشن کو یہ سارا منظر دکھانا چاہتے تھے۔ بہر حال انہوں نے ہمیں ہلاک نہ کیا اور پھر جب کریں جوشن وہاں پہنچ گیا تو انہوں نے ایسی لی ون کو فل پا ورچارج کر دیا“..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن باس پھر تو ہمیں جل کر راکھ ہو جانا چاہئے تھا جبکہ ایسا نہیں ہوا“..... ناسیگر نے کہا۔

”بس یہیں پرو قول صادق آنا شروع ہو جاتا ہے کہ مارنے والے سے بچانے

والا زیادہ طاقتور ہے۔ صدر نے یہاں درخت کے کھوکھلے تھے میں ڈبیو ڈبیو نصب کیا تھا۔ ڈبیو ڈبیو سے نکلنے والی غیر مرکی ریز کی وجہ سے ہم ہوش میں آگئے کیونکہ وہ ایسی لی ون رین کے اثرات کو آہستہ آہستہ ختم کر دیتی ہیں اور پھر جب انہوں نے ایسی لی ون کو فل پاور چارج کیا تو اس وقت تک ڈبیو ڈبیو ہے نکلنے والی ریز فضا میں مل کر زیادہ طاقتور ہو چکی تھیں اس لئے انہوں نے ایسی لی ون کی فل پاور کو اس قدر ہلاکا کر دیا کہ ہم جانے کی بجائے صرف بے ہوش ہو گئے اور پھر مجھے اپنی ڈبی مشقوں کے ساتھ ساتھ ڈبیو ڈبیو کی ریز کی وجہ سے ہوش آگیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور کام بھی ہوا جس نے نہیں مرنے سے بچایا کہ ایسی لی ون چونکہ پہلے ہلکی طاقت سے چارج ہو چکا تھا اس کی پاور خرچ ہو جانے کی وجہ سے ہلکی ہو گئی تھی چنانچہ دوبارہ جب اسے فل پاور چارج کیا گیا تو یہ فل چارج نہ ہو سکا۔..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یا اللہ تیر الکھلا کھشکر ہے تو واقعی رحیم و کریم ہے۔“..... عمران سے تفصیل سن کر ایک ایک کر کے سب ساتھیوں نے اللہ تعالیٰ کا باقاعدہ شکر ادا کرنا شروع کر دیا۔

”اب جا کر دیکھو نا سیگر، کیا اب بھی مشینری پڑا نکور رین کے اثرات موجود ہیں یا نہیں؟“..... عمران نے مسکراتے ہوئے نا سیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تو کیا اتنا وقت گزر گیا ہے باس؟“..... نا سیگر نے چونک کر کہا۔

”نہیں اتنا وقت تو نہیں گز رائیکن ایسی لی ون کی رین نے ٹر انکور رین کے اثرات ختم کر دیئے ہوں گے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نا سیگر نیزی سے اٹھ کر ہیلی کا پٹر کی طرف بڑھ گیا۔

”ہمیں کیڈو پر چیک تو کیا جا رہا ہو گا اور جب وہ دیکھیں گے کہ ہم زندہ ہیں تو وہ کوئی اور چکر نہ چلا دیں؟“..... صدر نے کہا۔

”ہاں اب تم سب ٹھیک ہو چکے ہو اور پھر بھی ایسیں لیں ون کے اڑات ہیں اس لئے مختلف درختوں پر چڑھ کر چینگ کرو اور صدر تم ایسا کرو کہ ڈبلیوڈبلیو کو تنے کے اندر سے نکال کر باہر کھلی جگہ پر نصب کر دو تاکہ اس کی رینز مزید طاقتور ہو سکیں“..... عمران نے کہا تو سب ساتھی سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور تیزی سے درختوں کی طرف بڑھ گئے۔ اسی لمحے ناگیر دوڑتا ہوا جنڈ میں آیا۔

”باس ہیلی کا پٹھیک ہو گیا ہے۔ ٹرانکوور نے کے اڑات ختم ہو چکے ہیں اور اب ہم پر واڑ کر سکتے ہیں“..... ناگیر فی مسرت بھرے لجے میں کہا۔
”پرواڑ کے کہاں جائیں گے“..... عمران نے کہا۔

”باس ہم کم از کم اب یہاں سے تو انکل سکتے ہیں۔ ہا کاڑو پہنچ سکتے ہیں“..... ناگیر نے جواب دیا۔

”پہلی بات تو یہ کہ ہم مشن مکمل کئے بغیر واپس نہیں جاسکتے۔ دوسرا بات یہ کہ اب کریل جو شن ہمارے ساہت نہیں ہے اس لئے جیسے ہی ہیلی کا پڑواگ جزیرے سے دور جائے گا اسے کسی بھی میزائل کی مدد سے آسانی سے ہٹ کیا جا سکتا ہے“..... عمران نے جواب دیا تو ناگیر کا مسرت سے دمکتا ہوا چہرہ بچھ سا گیا۔

”اوہ بآس واقعی“..... ناگیر نے کہا۔

”اب تم بتاؤ کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہئے“..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”باس میرا خیال ہے کہ ہمیں ہیلی کا پڑ کی مدد سے کیڈو جزیرے پر پہنچ جانا چاہئے کیونکہ ہم لو شارٹ انگل میں جائیں گے اس طرح میزائل کی زد سے فتح جائیں گے“..... ناگیر نے کہا۔

”پہلی بات تو یہ ہے کہ وہاں مسلح ریڈ آرمی موجود ہے۔ وہ وہاں عام میزائل گن سے بھی ہیلی کا پڑ کوہٹ کر سکتے ہیں۔ دوسرا بات یہ کہ وہاں پہنچ کر ہمیں پہلے وہاں

موجود ریڈ آرمی کے تمام لوگوں کا خاتمه کرنا پڑے گا۔ اس کے بعد ہی ہم اس میں روم میں داخل ہو سکتے ہیں اور تیری بات یہ کہ ہمیں وہاں سکرین پر چیک کیا جا رہا ہو گا اور چوتھی بات یہ کہ کیدروں کے گردبا قاعدہ حفاظتی نظام بھی آن ہو گا۔ ایسی صورت میں ہیلی کا پڑواہا پہنچنی نہیں سکتا۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں بار اب تو آپ ہی سوچ سکتے ہیں“..... ناسیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر یگفتختی کے تاثرات الجھ رہے۔

”آئندہ تمہارے چہرے پر ما یوی نظر آتی تو وہر انسان نے لے سکو گے۔ صحیح مسلمان کے لئے ما یوی کفر ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اب تک جو کچھ ہم کرتے رہے ہیں کیا یہ سب کچھ ہماری خلقدی اور کارکردگی سے ہوا ہے۔ کیا اس میں کے دوران ہم جو بے شمار بار بیتی موت سے فتح نکلے ہیں تو اس میں ہماری عقل اور سوچ کا اختیار تھا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوا ہے۔ اس کے باوجود تمہارے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ما یوں ہو رہے ہو۔ نہ نہیں آخری لمحے تک جدوجہد کیا کرو اور کسی حالت میں بھی امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا کرو۔ تمہیں معلوم ہے کہ ابلیس کے معنی کیا ہیں میں بتاتا ہوں ابلیس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ما یوی اور کوئی مسلمان ایسی حالت میں بھی ابلیس نہیں بن سکتا۔..... عمران نے انتہائی سخت لمحے میں کہا۔

”لیں بار آئندہ ایسا نہیں ہو گا“..... ناسیگر نے کہا۔

”اب سوچو کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے“..... عمران نے کہا اور اسی لمحے ایک ایک کر کے سارے ساتھی واپس آگئے

”وہاں کوئی چیز نہیں ہے۔ ہم نے پوری طرح چیلنج کر لی ہے“..... سب نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”عمران صاحب ہیلی کا پڑکا کیا ہوا“..... صدر نے پوچھا

”وہ ٹھیک ہو چکا ہے اور پرواز کے لئے تیار ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر بے اختیار مسرت کے تاثرات الجھ رہے۔

”تو ہم یہاں کسی بات کی انتظار میں بیٹھے ہیں۔ ہمیں فوراً یہاں سے روانہ ہو جانا چاہئے“..... جولیا نے کہا۔

”کہاں“..... عمران نے پوچھا
”سوائے ہا کا ڈوبکے اور گہاں جا سکتے ہیں“..... جولیا نے چونک کر کہا
”اور مشن کون مکمل کرے گا؟“..... عمران کا اجھے لکھت سر دھو گیا۔

”مشن اب یہاں خالی بیٹھے بیٹھے تو مکمل نہیں ہو سکتا۔ وہ طریقہ کامیاب نہ ہوا
اب کوئی اور طریقہ سوچنا ہو گا“..... جولیا نے کہا
”تو پھر سوچو میں نے منع تو نہیں کیا تمہیں“..... عمران نے کہا۔

”کیا بات ہے تم مر جیں کیوں چبار ہے ہو۔ مار کو ٹھم ریز کا تو ڈرم سے نہیں ہو رہا
اور آنکھیں ہم پر نکال رہے ہو“..... جولیا نے بھی غصیلے لمحے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ نائیگر کی طرح اس کی شاگرد تو نہ تھی کہ اس کی بات سن کر سہم
جائی۔

”عمران صاحب میر اخیال ہے کہ اب ہمیں کید و جزیرے پر پہنچ کرو ہاں سے
اس جو گم کو انداز کر کے اس سے اس کو ڈی کو ڈکرانا چاہئے اس کے بعد ہی کاربن والا
طریقہ کامیاب ہو گا“..... صدر نے ان کے بولنے سے پہلے کہا۔

”وہاں تمہارے لئے ریڈ آرمی پھولوں کے ہار لئے بیٹھی ہو گی
کیوں“..... عمران نے ایک بار پھر پہلے جیسے موڑ میں کہا۔

”اوہ واقعی آپ کا موڑ خراب ہے“..... صدر نے کہا۔
”آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ۔ اچھا بھلا تمہیں چھوڑ کر گئے تھے۔ کیا ہوا

ہے تم میں جو یوں جھلک رہے ہو۔۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”باس میں نے ایک طریقہ سوچ لیا ہے۔۔۔۔۔ اچانک نائیگر نے کہا اور وہ سب چونک کر نائیگر کی طرف دیکھنے لگا۔

”کیا ہے طریقہ بتاؤ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرداورخت لجھے میں کہا۔

”باس مارکو ٹھرم رینز کے مرکز کو اس کی جگہ سے کسی اور جگہ شفت کیا جاسکتا ہے اور شفت ہوتے ہی اس پر کی جانے والی کوئی خود بخوبی کار ہو جائے گی۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا تو عمران کے چہرے پر چھالی ہوئی تندی اور سختی بے اختیار مسرت میں تبدیل ہو گئی۔

”کیسے شفت ہو گا مرکز؟۔۔۔ عمران نے اس بامسکراتے ہوئے پوچھا۔

”باس رینز پر اگر بے پناہ وزن ڈالا جائے تو رینز ہمیشہ سائیڈ پر چھیلتی ہیں اور جب وہ چھیلتی ہیں تو پھر وہ خود بخو دا پناہ مرکز اس دباو سے ہٹ کر بنا لیتی ہیں اس لئے اگر ہم سب ہیلی کا پٹر پر بیٹھ کر اس ہیلی کا پٹر کو اس مرکز پر اتار دیں تو ہمارا کام ہو جائے گا۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”گلدشو نائیگر اب تم نے میرا شاگرد ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ گلدشو۔۔۔۔۔ عمران نے اس کے کاندھے پر تھکنی دیتے ہوئے کہا تو نائیگر کے چہرے پر جیسے مسرت کا آبٹا رساب ہنپے لگا۔

”تو کیا تم نائیگر کی وجہ سے جھلانے ہوئے تھے؟۔۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ہاں اس نے ماہی کا اظہار کیا تھا اور میں ماہی کے الفاظ تو ایک طرف چہرے پر ابھر آئے والے ماہی کے تاثرات بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اب دیکھو اس نے ماہی چھوڑ کر جب ذہن کو استعمال کیا تو کتنا شاندار اور آسان حل تلاش کر لیا

ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر غصہ تمہیں ناسیگر پر تھا تو ہم پر کیوں آنکھیں نکال رہے تھے؟..... جولیا نے غصیلے لبجے میں کہا۔

”اس نے کہم نے بھی واپس جانے کی ہی بات کی تھی؟..... عمران نے کہا۔

”تو اور کیا کرتے۔ یہ حل اگر نکالا ہے تو ناسیگر نے نکالا ہے۔ تم تو خود مایوس نظر آ رہے تھے۔ یہ اور بات ہے کہا۔ نیگر تمہارا شاگرد ہے اس نے تم اس پر رعب جھاؤ لیتے ہو۔ یہ بے چارہ بھی خواہ مخواہ تمہارا شاگرد بن کر عذاب بھگت رہا ہے۔..... جولیا نے کہا۔

”اب بتاؤ کیا کروں نہ تم رعب مانتی ہونہ تو یہ؟..... عمران نے کہا اور سب بے اختیار نہ پڑے۔

”عمران صاحب کیا ناسیگر نے جو حل بتایا ہے وہ درست ہے یا آپ نے صرف ناسیگر کا دل رکھنے کے لئے اسے شباباش دے دی ہے؟..... صفردر نے کہا۔

”وہ کیا نسوانی سا محاورہ ہے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ابھی آزمائیتے ہیں؟..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نسوانی محاورہ کیا مطلب؟..... جولیا نے چونک کر پوچھا
”کنگن خواتین ہی پہنچتی ہیں؟..... عمران نے جواب دیا
”عمران صاحب کنگن صرف خواتین ہی نہیں پہنچتیں پہلے زمانے میں بڑے سردار بھی کنگن پہننا کرتے تھے۔..... صفردر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس زمانے میں عورتوں کے حقوق کی علمبردار تنظیموں وجود میں نہ آئیں تھیں؟..... عمران نے جواب دیا اور فضائے اختیار قہقہوں سے گونج آٹھی لیکن اس سے پہلے کمزید کوئی بات ہوتی وہاں پڑے ہوئے ٹرانسمیز سے کال آنا شروع ہو گئی اور سب بے اختیار چونک کر پڑے۔

”کریل جوشن کو کہیں نا سیگر کے نجی کا علم تو نہیں ہو گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ٹرانسمیز اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

”چیلوجیلو کریل جوشن کا لگک اوور“..... کریل جوشن کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی ڈی ایس سی (آکسن) فرام دس سائیڈ اوور“..... عمران نے بڑے شکفتہ لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم انسان ہو یا کوئی اور مخلوق تم پر کسی حریب کا اثر ہی نہیں ہوتا۔ جب بھی تمہارے خلاف پچھا کیا جائے پھر تمہاری یہ منحوس آواز سننے کو مل جاتی ہے اوور“..... کریل جوشن نے بڑی طرح جھلانے ہوئے لجھے میں کہا تو عمران بے اختیار نفس پڑا۔

”کریل جوشن جو لوگ حق پر ہوتے ہیں انہیں تم جیسے بے ایمان لوگ ہلاک نہیں کر سکتے اگر ایسا ہوتا تو یہ دنیا کب کی فنا ہو چکی ہوتی۔ حق کے مقابلے میں باطل نے ہمیشہ شکست کھائی ہے اور یہی انجام تمہارا ہو گا اوور“..... عمران نے ہشتے ہوئے لجھے میں کہا۔

”بکواس مت کرو۔ سنو میں نے تمہیں کال اس لئے کی ہے کہ اب تم یہاں سے زندہ کہیں بھی نہیں جاسکتے۔ تم نے اب بیہیں سک سک کر مرنے ہے۔ اگر تم سوچ رہے ہو کہ اس ٹرانسمیز کے ذریعے تم کسی کو کال کر سکتے ہو تو یہ خیال بھی ذہن سے نکال دو۔ اس کی ویز کو ہم آسانی سے جام کر سکتے ہیں اور ہم ایسا ہی کریں گے لیکن میں تمہیں گذشتہ تعلقات کی بنابر آخری چانس دینا چاہتا ہوں اوور“..... کریل جوشن نے بڑے فاخر انہے لجھے میں کہا۔

”کیسا چانس اوور“..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”اگر تم وعدہ کرو کہ خاموشی سے واپس اپنے ملک چلے جاؤ گے اور آئندہ پھر کبھی اس مشن پر کام کرنے نہیں آؤ گے تو میں تمہیں یہاں سے زندہ بچا کر ہاکاڑو پہنچا سکتا۔

ہوں۔ اسے میری طرف سے احسان سمجھنا بولو، جواب دو، اوور،..... کرنل جوش نے تیز لمحے میں کہا۔

”کیا کرو گے ہم یہاں سے تیر کرلو ہا کاڑو پہنچنے سے رہے۔ اوور،..... عمران نے کہا۔

”میں نے ہیلی کا پڑ کی مشینری جس طرح جام کی ہے اسی طرح اسے حرکت میں بھی لاسکتا ہوں اوور،..... کرنل جوش نے کہا۔

”جو گم تمہارے پاس مل جو رہو گا اوور،..... عمران نے کہا۔

”ہاں کیوں اوور،..... کرنل جوش نے چوتھائی ٹکڑے ہوئے کہا۔

”اس سے پوچھو کہ ٹرانسکوررین سے اس نے ہیلی کا پڑ کی مشینری جام کی ہے اور اسے بتیا معلوم ہو گا کہ جب اسیں لی ون فل پاور چارج کر دی جائے تو ٹرانسکوررین کے اثرات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں اس لئے اس وقت ہیلی کا پڑ بالکل درست حالت میں ہے اوور،..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کافی دیر تک خاموشی طاری رہی۔

”ہم اسے دوبارہ بھی جام کر سکتے ہیں اور اسے تباہ بھی کر سکتے ہیں اوور،..... کرنل جوش نے کافی دیر بعد کہا لیکن اس کا اچھے گھوکھلا تھا۔

”یہ بھی تمہیں جو گم بتا دے گا کہ ٹرانسکوررین جس مشینری پر ایک بار فائر ہو جائیں اس پر نہ انہیں دوبارہ فائر کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اور رین اس پر فائر ہو سکتی ہے اوور،..... عمران نے ہستے ہوئے کہا۔

”ہم تمہارے ہیلی کا پڑ کو فضا میں ہی ہٹ کر دیں گے۔ تم بہر حال زندہ بچ کر یہاں سے نہیں جا سکتے اوور،..... کرنل جوش نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر پر جوش بھرے لمحے میں کہا۔

”کرنل جوش اب تک تم نے ہمارے خلاف کیا کچھ نہیں کیا۔ نجاں نے کتنے

ایجھنیش، کتنی فور سز ہمارے مقابلے پر آئی ہیں لیکن جو حق پر ہوتا ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص مدد ہوتی ہے۔ مجھے ہاں البتہ اگر تم تو پہ کرلو اور خود ہی اس واگ جزیرے کو تباہ کر دو تو تم کورٹ مارشل سے نج سکتے ہو ورنہ اس نے تو بہر حال تباہ ہونا ہی ہے لیکن تمہارا کورٹ مارشل بھی یقینی ہو گا اور“..... عمران نے کہا۔

”اگر میں خود اس جزیرے کو تباہ کر دوں تو کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ خاموش رہو گے اور میرے خلاف کوئی رپورٹ باعچان حکومت کو نہ پہنچ جو گے اور“..... چند محبوں بعد کرٹل جوش نے فرم لیجے میں کہا۔

”پہلے مجھے بتاؤ کہ کس طرح ایسا کرو گے اور“..... عمران نے کہا۔

”میں مار کو قسم رین کا سر کٹ ختم کر دوں گا اور پھر خود ہی اس جزیرے کو تباہ کر دوں گا اور“..... کرٹل جوش نے کہا۔

”جو گم سے میری بات کراو۔ پھر کوئی فیصلہ ہو سکتا ہے اور“..... عمران نے کہا۔

”میبھر لیکن پہلے تو تم کیپٹن جو گم تھے۔ کیا کیدو میں بیٹھے بیٹھے میبھر بن گئے ہو اور“..... عمران نے چیران ہو کر کہا۔

”کرٹل صاحب نے میری خدمات کے عوض میرے عہدے میں ترقی کر دی ہے اور“..... جو گم نے کہا۔

”واہ پھر تو کرٹل جوش کی خدمات کے عوض میں اسے فیلڈ مارشل کا عہدہ پیش کر دیتا ہوں اور“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”دیکھو عمران مجھ پر نظر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں کیا ہوں اور کیا کر سکتا ہوں اور“..... اس بار کرٹل جوش نے انتہائی غصیلے لمحے میں

کہا۔

”میجر جو گم تم کر تل جوشن کی کس طرح مدد کرو گے اور“..... عمران نے اس بار جو گم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”میرا کام کر تل صاحب کے احکامات کی تعییں کرنا ہے اور نہیں اور“..... میجر جو گم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سوق لو بعد میں نہ کہتا کہ میں کچھ نہیں کر سکتا اور“..... عمران نے کہا۔

”تم نے کیا باعین شروع کر دی میں۔ تم مجھ سے بات کرو اور“..... کر تل جوشن نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”کر تل جوشن میں غلط آدمی کے ساتھ کسی قسم کا کپرومازن کرنے کا قائل نہیں ہوں۔ تم نے اپنے تمام اصول بالائے طاق رکھتے ہوئے صرف دولت کے لائق میں پا کیشیا اور تمام اسلامی ممالک کے خلاف بھی ان سازش میں کروارادا کیا ہے اس لئے تمہیں اس کی سزا بہر حال بھلتنا پڑے گی اور یہ بھی سن لو کہ ہر کام میں خود ہی کیا کرتا ہوں۔ مجھے کسی کو روپورث دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہوا کرتی اس لئے تم سے جو کچھ ہو سکے کرلو اور رایند آل“..... عمران نے انتہائی سرد لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے پوری قوت سے نیچے پڑے ہوئے ایک پتھر پر دے مارا تو ٹرانسمیٹر کے پر زدے ہو گئے۔

”عمران صاحب میرا خیال ہے کہ اس طویل مشن نے آپ کے ذہن پر اثر ڈالا ہے ورنہ آپ پہلے اس طرح کی جھلاہٹ کا مظاہرہ نہیں کیا کرتے تھے“..... صدر نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ جب سے عمران نے مارشل آرٹ میں شکست کھائی ہے اس کی فطرت ہی بدلتی ہے“..... تنوری نے کہا تو عمران بے اختیار نہیں پڑا۔

”نا ٹائگر تمہارا کیا خیال ہے“..... عمران نے نا ٹائگر کی طرف مرتے ہوئے

کہا۔

”باس میرا خیال ہے کہ آپ نے نہ سمجھ اس لئے توڑا ہے کہ کرٹل جوش جوش میں آ کر ہمارے خلاف کوئی کارروائی کرے۔ اس طرح کیدو جزیرہ اوپن ہو جائے گا“..... نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ کیا کارروائی کر سکتا ہے یہ بتاؤ“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بس بس پہلے مششن مکمل کرو بعد میں یہ امتحانی سوالات کرتے رہنا“..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے عصیاں لجھے میں کہا۔

”اُرے آخر شاگرد کا امتحان تو یہاں ہی پہنچا ہے تاگر اسے امتحان میں فیل کر کے اپنی استادی کا بھرم قائم رکھا جائے“..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار نہیں پڑے۔

”عمران صاحب میرا خیال ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ کرٹل جوش یہاں مسلح افراد سے بھری لا نچیں بھیج دے کیونکہ مارکو ٹھم رین کا سر کٹ تو وہ بھی ختم نہیں کر سکتے اور جب تک مارکو ٹھم رین کا سر کٹ ختم نہیں ہو گا اس وقت تک یہاں کسی قسم کا میزائل بھی اڑنہیں کر سکتا“..... کیپٹن ٹکلیل نے کہا۔

”پہلے لا نچیں بھیج کرو وہ دیکھ چکا ہے اب وہ اس جو گم پر غصہ کاں رہا ہو گا کہ اس نے جب اسے یہاں سے اٹھوایا تھا تو ہمیں ہلاک کیوں نہیں کرایا۔ ویسے تم نے یہ تو چیک کر لیا ہو گا کہ اگر بارودی ہتھیار یہاں اڑنہیں کر سکتا تو شعاعی ہتھیار تو بہر حال اڑ کرتے ہیں جیسے ایسیں ٹیون اور ٹرائکور رین“..... عمران نے کہا

”لیکن شعاعی ہتھیار اتنے طویل فاصلے پر فائر نہیں ہو سکتے اور ٹرائکور رین سے صرف مشینری جام ہو سکتی ہے انسان ہلاک نہیں ہو سکتے“..... کیپٹن ٹکلیل نے جواب دیا۔

”یہ بحث چھوڑو پہلے تم وہ ترکیب استعمال کرو جو نائیگر نے بتائی

ہے۔۔۔ جولیا نے اکتائے ہوئے لجھے میں کہا۔

”ٹھیک ہے تم سب ہیلی کا پڑھ میں سوار ہو جاؤ اور نائیگر تم اسے پاٹکر کرو میں یہاں کھڑا ہو کر تمہیں بدایات دوں گا تاکہ تم درست جگہ پر ہیلی کا پڑھ اتنا رکھ سکو۔۔۔ عمران نے کہا۔

”لیں بآس۔۔۔“ نائیگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی کا پڑھ کی طرف مڑ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے پل رہے تھے۔ ٹھوڑی دیر بعد ہیلی کا پڑھ ایک جھلکے سے اوپر اٹھا اور پھر کچھ بلندی پر جانے کے بعد اس کا رخ اس طرف کو ہو گیا جد ہر عمران موجود تھا۔ عمران نے پاٹھا اٹھا کر اسے اشارے دینے شروع کر دیئے اور پھر ٹھوڑی دیر بعد ہیلی کا پڑھنے میں اس جگہ پر آ کر لکھ گیا جہاں مارکو ٹھرم رینز کے سرکٹ کا مرکز تھا اور عمران تیزی سے اس جگہ کی طرف بڑھا۔ قریب جا کر اسے غور سے دیکھا پھر پیچھے ہٹنے لگا۔

”اب اسے اڑا کر سائیڈ پر اتنا رو۔۔۔“ عمران نے کہا تو ہیلی کا پڑھ ایک بار پھر جھلکے سے اوپر اٹھا اور پھر کچھ فاصلے پر دوبارہ زمین پر اتر گیا۔ اس کے ساتھی جولیا تیزی سے نیچے اتری اور دوڑی ہوئی عمران کی طرف بڑھی۔

”کیا ہوا کیا درست نتیجہ لکلا ہے۔۔۔“ جولیا نے انتہائی پر جوش لجھے میں پوچھا۔

”فیل۔۔۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی۔

”کیا مطلب اس وقت تو تم بھی اسے درست قرار دے رہے تھے۔۔۔“ جولیا نے منہ بنا تے ہوئے کہا۔

”دریں پھیلی ضرور ہیں لیکن اتنی نہیں کہ مرکز بدل دیتیں۔ اس کا مطلب ہے کہ طریقہ درست ہے لیکن وزن کم تھا۔ اب مجھے پتہ ہوتا تو میں جوزف اور جوانا کو بھی

ساتھ لے آتا۔..... عمران نے جواب دیا۔

”باس واقعی وزن کم ہو رہا ہے۔..... تائیگر نے کہا

”عمران صاحب اس مشن میں بجانے کیا مسئلہ ہے کہ ہر طریقہ ناکامی سے دو چار ہو جاتا ہے۔..... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اگر تنوری رقبابت چھوڑ دے تو مشن فوراً کامیاب ہو جائے گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب کیا کہنا چاہتے ہو کیا تمہارا مطلب ہے کہ میں منہوس ہوں؟..... تنوری نے یکجھت بھڑکتے ہوئے الجھ میں کہا۔

”اُرے اُرے تنوری کا مطلب روشنی ہوتی ہے اور روشنی تو الٹانحومست کو دور کر دیتی ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر تم نے میرا نام کیوں لیا تھا؟..... تنوری نے اس بازرم لجھ میں کہا۔

”پھر صدر خطبہ نکال یاد کر لے گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار بُش پڑے۔

”تو آپ کا مطلب اس خاص مشن سے تھا؟..... صدر نے ہستے ہوئے کہا۔

”یہی ایک مشن تو ایسا ہے کہ ہر بارنا کامی سے دو چار ہو جاتا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اب تمہارے اپنے ذہن میں یہ مشن مکمل کرنے کا کوئی لائچے عمل نہیں رہا اس لئے اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ ہم واپس چلے جائیں اور جا کر چیف کو رپورٹ دے دیں۔..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”آج تک تم نے اسے ہمیشہ کامیابی کی ہی رپورٹ دی ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ جب تم اسے ناکامی کی رپورٹ دو گی تو وہ اس طرح تمہیں شabaش دے گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیڈر تم ہو اس لئے ناکامی بھی تمہاری ہی بھگی جائے گی“..... جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے تو والپسی کی بات نہیں کی“..... عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر آخر تم کیا کرنا چاہتے ہو“..... جولیا نے اس بارہ وقت جملے ہوئے لجھے میں کہا۔

”مشن مکمل کرنا چاہتا ہوں“..... عمران نے بڑے معصوم سے لجھے میں کہا۔

”تو پھر کرو۔ بیہاں کھڑے میر اعٹنے کیا وہ کیھر ہے ہو“..... جولیا نے اور زیادہ جملے ہوئے لجھے میں کہا۔

”صفدر کی یادِ داشت تیز ہونے کی دعا میں مانگ رہا ہوں“..... عمران نے جواب دیا۔

”شٹ اپ نائنس ہر وقت کافہ مذاق اچھائیں ہوتا۔ یہ وقت ہے اس طرح کے فضول مذاق کرنے کا“..... جولیا نے پیر پختے ہوئے انتہائی غصیلے لجھے میں کہا۔

”مس جولیا آپ ذہن کو ٹھنڈا رکھیں اس طرح جملہ بہت سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ چیف کو ناکامی کی رپورٹ دینے کا مطلب ہے کہ اس کے بعد ہم سب کو انتہائی عبر تناک سزا میں مانا شروع ہو جائیں گی۔ آپ جانتی تو ہیں کہ چیف کے اصول کس قدر بے لچک ہیں“..... کیپٹن شکیل نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرتے رہو۔ اب میں نہیں بولوں گی“..... جولیا نے ہونٹ پھیختے ہوئے کہا۔

”فقرہ تو مکمل کرو“..... عمران نے کہا

”کون سافقرہ“..... جولیا نے چونک کر کہا

”اب میں نہیں بولوں گی تو نویرے سے“..... عمران نے فقرہ مکمل کرتے ہوئے کہا

اور جولیا باؤ جو دھلاہٹ کے بے اختیار نہ سپڑی۔

”تم سے خدا سمجھے تم ہر بات مذاق میں ہی لے جاتے ہو۔ بہر حال اب کھڑے سوچتے رہو۔ میں جا کر ہیلی کا پڑیں تھی ہوں“..... جولیا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر تریب ہی موجو ہیلی کا پڑ کی طرف بڑھ گئی۔

”میں بھی چلتا ہوں۔ تم کھڑے سوچتے رہو“..... تنویر نے کہا اور وہ بھی ہیلی کا پڑ کی طرف مڑ گیا۔

”عمران صاحب آپ اس کے سوا اس مشن کا اور کوئی حل نہیں ہے کہ ہم کیڈو پر حملہ کر دیں۔ اس بارا سلحہ ہمارے پاس ہے۔ اب جب تک اس مارکو قلم رین کے مرکز کوڑی کو نکل نہیں کیا جائے گا یہ مشن مکمل نہیں ہو سکتا اور کوڑی کو نکل کا سامان بہر حال کیڈو سے ہی مل سکتا ہے“..... صدر نے کہا۔

”ہیلی کا پڑ جیسے ہی اس جزیرے سے باہر لکلا اسے میزائل سے ہٹ کر دیا جائے گا۔ چاہے ہم کیڈو جائیں یا ہا کاڑو“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”باس اس جزیرے پر ہمارے غوط خوری کے لباس موجود ہیں جسے کرتل جوش نے اتنا لیا تھا۔ آپ کہیں تو میں تیر کروہاں جاؤں اور وہاں سے لباس لے آؤں“..... نائیگر نے کہا۔

”نہیں وہ تمہیں سکریں پر چیک کر لیں گے اور پھر تمہاری موت سمندر میں ہی ہو سکتی ہے۔ ہم جب تک اس جزیرے پر موجود ہیں مارکو قلم رین کی وجہ سے ہی کسی وہ ہم پر کوئی حرپا استعمال نہیں کر سکتے ورنہ میں نے ان کا مشین روم دیکھا ہے۔ وہاں سب کچھ موجود ہے“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر میرا خیال ہے کہ ہمیں اس بارے میں سوچنا بند کر دینا چاہئے۔ میرا تجربہ ہے کہ جب کوئی بات کسی صورت بھی سمجھنے آرہی ہو تو اس پر غور کرنا بند کر دیا جائے تو

ذہن میں اچانک اس کا کوئی نہ کوئی حل آہی جاتا ہے۔..... صدر نے کہا۔

”اوے کے آؤ پھر تنور اور جولیا کے ساتھ جا کر ہیلی کاپٹر میں بیٹھ جائیں“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔ دوسرے لمحے اس کے لہوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ تنور ہیلی کاپٹر کے باہر ہی ٹھہر رہا تھا جبکہ جولیا ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

”اوے کیا ہوا کیا، ہن بھائی میں لڑائی ہوئی ہے؟..... عمران نے کہا۔

”میں نے مناسب نہیں تمجھا کہ کیا اندھیوں“..... تنور نے جواب دیا۔

”اکیلا کیا مطلب جولیا تو اندر بیٹھی ہوئی ہے؟..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بکواس مت کرو۔ جو میں نے کہا ہے وہ تم بھی سمجھ رہے ہو اور میں بھی“..... تنور نے کہا۔

”گلڈ شوت نور۔ اس کو آدمی کی عظمت کہتے ہیں۔ بہر حال آؤ اب ہم سب ہیلی کاپٹر میں بیٹھیں گے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے تو عمران نے انہیں شارٹ کروایا۔

”کیا مطلب کیا تم واپس جا رہے ہو؟..... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”اور کیا کروں اب میں نے باقی عمر یہاں قوالیاں گا گا کر تو نہیں گزرانی“..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر اور پکوانٹھ گیا۔

”لیکن عمران صاحب آپ تو کہہ رہے تھے کہ ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر دیا جائے گا پھر“..... صدر نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”مجھے یاد ہے جو کچھ میں نے کہا تھا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب

دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کا پڑکو بجائے زیادہ بلندی پر لے جانے کے تیزی سے آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ ہیلی کا پڑکو سمندر کی سطح کے قریب قریب اڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

”کیا اس طرح اس پر میزائل فائر نہ ہو سکے گا؟“..... جو لیا نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”میزائل جب تک قریب پہنچے گا ہم سمندر میں غوطہ لگا چکے ہوں گے“..... عمران نے جواب دیا۔
”عمران صاحب کیا آپ ہا کاڈو جا رہے ہیں؟“..... حضور نے کہا۔

”نہیں اس جزیرے پر جہاں ناگیگر جا کر غوطہ خوری کے لباس لے آنا چاہتا تھا“..... عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب آپ واقعی بے پناہ ذہانت کے حامل ہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات اب آئی ہے کہ آپ ہیلی کا پڑکو سطح کے اس قدر قریب کیوں اڑا رہے ہیں؟“..... اچانک کیپٹن ٹکلیل نے کہا۔

”اس تعریف کا شکریہ گویہ تعریف مجھے مزید کئی سالوں تک کنوارہ رکھے گی لیکن بہر حال پھر بھی تعریف تو تعریف ہی ہوتی ہے“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار نفس پڑے۔

”کیا مطلب کیوں عمران ایسا کر رہا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ“..... جو لیا نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”عمران صاحب نے ہیلی کا پڑکو اس لئے کم بلندی پر رکھا ہوا ہے کہ ہیلی کا پڑکو اور کیڈو کے درمیان وہ واگ جزیرہ آ جاتا ہے اس طرح کیڈو جزیرے سے ہیلی کا پڑکو سکریں پر دیکھا ای نہیں جا سکتا اور جب تک اسے دیکھانہ جائے اس پر کوئی حرپ کیسے استعمال ہو سکتا ہے؟“..... کیپٹن ٹکلیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

”اوہ اوہ واقعی اور گذشتوم تو واقعی بے پناہ ذہین ہو“..... جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا۔

”بس اب تو نصیب مکمل طور پر ہی ذوب کیا“..... عمران نے کہا تو ہیلی کا پڑ بے اختیار تھے ہوں سے گونج اٹھا۔

”کیا مطلب کیا میری تعریف تمہیں بری لگی ہے“..... جولیا نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”خوبی سے پوچھو وہ تمہاری تعریف سے اس طرح خوش ہو رہا ہے جیسے اس کا کوئی بڑا مسئلہ حل ہو گیا ہو“..... عمران نے کہا۔

”یہ تم ہر بار میرا نام کیوں لے دیتے ہو“..... خوبی نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”اکلوتے رقیب رو سیاہ اور سوری میرا مطلب ہے اکلوتے رقیب رو سفید جو ہوئے“..... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر سب نہ پڑے۔

”تم فکر مت کرو مجھے احمق نہیں بلکہ عقل مند پسند ہیں“..... اس بار جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید عمران کی بات کا مطلب اب سمجھی تھی۔

”سن لیا خوبی تمہارا پتہ تو کٹ گیا“..... عمران نے فوراً ہی بات خوبی پر پلٹتے ہوئے کہا۔

”تمہارا یہ مطلب ہے کہ میں احمق ہوں کیوں؟“..... خوبی نے چھاڑ کھانے والے لمحے میں کہا۔

”خوبی تم سے زیادہ عقلمند ہے سمجھے“..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ماشاء اللہ ماشاء اللہ اسے کہتے ہیں ہونہار بر وا کے چکنے چکنے پات۔ اب بچپن میں ہی یہ حالت ہے تو ہرے ہو کر کیا کرو گے“..... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

”یہ اس میں بچپن والی بات کہاں سے آگئی عمران صاحب؟“..... صدر نے

ہستے ہوئے کہا۔

” ہونہار بچے ہی ہوتے ہیں چاہے ان کے پات چکنے ہوں یا کھر دے“..... عمران نے جواب دیا اور سب اس کی اس دلچسپ وضاحت پر ایک بار پھر نہس پڑے۔

” عمران صاحب یہ روا کیا کسی پودے کا نام ہے جو اس کے چکنے پاؤں کی بات کی جاتی ہے“..... صدر نے کہا۔

” روا بچے کو ہی لکھتے ہیں اور ایک پودے کا نام بھی ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

” ہونہار ساتھ لگانے سے تو میرا خیال ہے کہ بچہ ہی روا ہوتا ہے لیکن پھر یہ چکنے پات کس لئے محاورے میں استعمال ہوتے ہیں“..... صدر بقا عادہ جرج پر اتر آیا تھا۔

” روا جس پودے کو کہا جاتا ہے اس پودے کے پات انتہائی چکنے ہوتے ہیں۔ باقی رہا ہونہار تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ چاہے یہ روا پودا چھوٹا ہی کیوں نہ ہو اس کے پات چکنے ہی ہوتے ہیں“..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

” اوہ تو یہ مطلب ہوتا ہے اس محاورے کا۔ آج پہلی بات سمجھ میں آیا ہے“..... صدر نے ایک طویل سائز لیتے ہوئے کہا۔

” ایسے محاورے کنواروں کی سمجھ میں نہیں آیا کرتے البتہ شادی کے بعد خود بخود سمجھ میں آ جاتے ہیں۔“..... عمران نے کہا تو ہمیں کا پڑ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اس بار جولیا اور تنور یہ بھی اس کی بات پر بے اختیار نہس پڑے۔

” لیکن تمہاری تو ابھی شادی نہیں ہوئی پھر تمہیں ان محاوروں کی سمجھ کیسے آ گئی“..... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

” کیا مطلب کیا تمہاری شادی ہو چکی ہے“..... جولیا نے حیرت بھرے لمحے

میں کہا۔

”اب اگر میں نے کہا کہ ایک بار نہیں ہزاروں لاکھوں بارہو چکی ہے تو تم نے مجھے اٹھا کر ہیلی کا پڑ سے باہر پھینگ دینا ہے اس لئے میں پہلے وضاحت کروں کہ شادی کا مطلب ہوتا ہے خوشی“..... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیا۔

”باس کو بر امیراں“..... آچاکنک سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے نائیگر نے چیختے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب لوگ برمی طرح چونک پڑے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ایک بہن دبایا تو ہیلی کا پڑ کے تمام شیشے خود بخوبند ہو گئے اور پھر عمران نے انتہائی پھرتی سے ہیلی کا پڑ کا انجن بند کر دیا۔

”ہوشیار“..... عمران نے کہا اور سب کے جسم تن گئے۔ انجن بند ہونے کی وجہ سے ہیلی کا پڑ انتہائی تیزی سے نیچے سمندر کی طرف گرنے لگ گیا تھا۔ وہ چونکہ پہلے ہی سمندر کی سطح سے کم بلندی پر سفر کر رہے تھے اس لئے پلک جھپکنے میں ہیلی کا پڑ ایک زوردار وحہا کے سے سمندر کی سطح پر گرا اور پھر سمندر میں ڈو بتا چلا گیا۔ وہ سب خاموش بہت بنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیلی کا پڑ پانی میں کچھ گہرا لی تک گیا پھر آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھنے لگا لیکن ہیلی کا پڑ کے اندر پانی داخل نہ ہوا تھا۔ حکوڑی دیر بعد ہیلی کا پڑ پانی کی سطح پر آگیا اور پھر کسی کشتی کی طرح تیرنے لگا۔ عمران کی نظر میں ہیلی کا پڑ کے بند شیشوں سے باہر دیکھ رہی تھیں۔ کویر امیراں شاید سمندر میں گر کر ضائع ہو گیا تھا یا پھر آگے نکل گیا تھا اس لئے عمران نے دوبارہ انجن شارٹ کیا اور دوسرا ہے لمحے ہیلی کا پڑ ایک جھٹکے سے ہوا میں بلند ہوا اور پھر فضا میں اٹھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے بہن دبایا کراس کے شیشے کھول دیئے۔

”یہ شاید خصوصی ساخت کا ہیلی کا پڑ ہے عمران صاحب“..... صدر نے کہا۔
”ہاں اسی لئے تو سمندر میں گر کرو اپس سطح پر آگیا اور پھر پانی میں موجود ہونے

کے باوجود انہی شارٹ ہو گیا اور پھر فضا میں بھی بلند ہو گیا ہے۔ یہ کرنل جوشن کا ہیلی کا پڑھ رہے اسے خصوصی طور پر تیار کر لیا گیا ہو گا اور نئے ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی راستہ نہ تھا کہ ہم پہلے کی طرح سمندر میں چھانٹیں لگا دیتے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب انہوں نے واقعی بڑا خوفناک حربہ استعمال کیا ہے۔ کوبرا میزائل تو فضا میں موجود کسی بھی ہیلی کا پڑھ یا جہاز کو ہٹ کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔“ کیپٹن نگیلیں لفڑی کہا۔

”کوبرا میزائل ہیلی کا پڑھ یا جہاز کی ایگزاسٹ گیس کا پیچھا کرتا ہے اس لئے میں نے انہیں بند کر دیا تھا تاکہ انہیں سے نکلنے والی گیس ایگزاسٹ ہی نہ ہو ورنہ کوبرا میزائل کسی صورت بھی پیچھا نہ چھوڑتا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اسی لمحے دور سے وہی جزیرہ نظر آنے لگا جسے کرنل جوشن نے تباہ کیا تھا لیکن جب انہوں نے دور سے اس جزیرے پر نقل و حرکت دیکھی تو عمران نے ہیلی کا پڑھ کا رخ تبدیل کر دیا اور پھر اس جزیرے سے کافی فاصلے سے اسے کراس کرتا ہوا آگے پڑھ گیا۔

”جزیرے پر خاصی تیز نقل و حرکت تھی۔ کیا ہورتا تھا وہاں؟“ جولیا نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”نیوی کا جزیرہ تھا جسے تباہ کر دیا گیا تھا اب دوبارہ اس پر کام کیا جا رہا ہے اس لئے نقل و حرکت بغیر دو رین کے ہی نظر آ رہی تھی،“ عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہیلی کا پڑھ میں موجود انہی سے کال آنا شروع ہو گئی۔

”بڑی دیر سے کرنل جوشن کو اس ٹرانسمیٹر کا خیال آیا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ تو تم نے اس لئے وہ ٹرانسمیٹر پتھر پر مار کر توڑ دیا تھا تاکہ وہ رابطہ نہ کر سکیں“..... جولیا نے چونک کر کہا۔

”ہاں بس مجھے یہی خطرہ تھا کہ کہیں انہیں یہی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر کا خیال نہ آجائے“..... عمران نے کہا ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے کال مسلسل جاری تھی لیکن عمران اطمینان سے ہیلی کاپٹر اڑائے لئے چلا جا رہا تھا۔

”تم کال نہیں سن رہے گیوں“..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
”میں چاہتا ہوں کہ کریل جوشن یہ صحیح کہ اس کا یہی کاپٹر کو برآمیزائل سے ہٹ ہو چکا ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”تو کیا وہ سکرین پر ہمیں چیک نہ کر رہے ہوں گے کیونکہ اب تو اینگل بدلتا ہے“..... جولیا نے کہا۔

”اپنے فاصلے سے چینگنگ نہیں ہو سکتی“..... عمران نے جواب دیا۔ کال کافی دیر تک آتی رہی پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

”عمران صاحب اب ہم واپس ہا کاڑوجا رہے ہیں شاید“..... صدر نے کہا۔
”ہاں میں چاہتا ہوں اپنے استاد کو سلام پیش کر کے ہی پا کیشیا جاؤں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”استاد کو کس استاد کو“..... سب نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
”ماسٹر سکانا مارشل آرٹ کا جا وگر جس نے مجھے شکست دی تھی۔ وہ ابھی تک پیش سیکشن میں موجود ہو گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ تو تم اس سے حساب کتاب برابر کرنا چاہتے ہو“..... جولیا نے کہا۔
”نہیں حساب کتاب کیسے برابر ہو سکتا ہے۔ وہ باچانی ہے اور میں پا کیشیاں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب اس طرح تو کریل جوشن کی اطلاع مل جائے گی کہ اس کا

ہیلی کا پڑھت نہیں ہوا۔..... صدر نے کہا۔

”ماسٹر سکانا کو سلام پیش کر دوں اس کے بعد کرنل جوشن کو بھی خود ہی اطلاع کر دوں گا اور خاص طور پر اس کے ہیلی کا پڑھ کی تعریف بھی کر دوں گا اور ساتھ ہی لعنت ملامت بھی کرو ہخواہ تو اس قدر قسمی ہیلی کا پڑھ کوتاہ کرنا چاہتا تھا۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تواب آپ پیش سیشن پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں،..... کیپٹن نیل نے کہا اور عمران بے اختیار نہیں پڑا۔.....

”تم صرف سوچتے ہی رہا کرو یونان کروتا کہ میں ان سب پر کچھ دری تو رعب ڈال ہی سکوں۔..... عمران نے ہستے ہوئے کہا تو سب بے اختیار نہیں پڑے۔

”لیکن عمران صاحب۔..... صدر نے کچھ کہنا چاہا

”ابھی نہیں ماسٹر سکانا کو سلام کرنے کے بعد باقی باقی ہوں گی۔..... عمران نے اس کی بات کو درمیان میں ہی کاشتھے ہوئے کہا اور صدر اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔



کرنل جوشن کے چہرے پر انتہائی ماپوکی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ میجر جومگ کے ساتھ کیدوں کے مشین روم میں موجود تھا۔

”یہ عمران ناقابل تغیر ہے میجر جومگ۔ یہ انسان نہیں ہے مافوق الفطرت ہے اب دیکھوا تباہ اہمیت کا پڑھی غائب ہو گیا ہے۔ اس کی مشینی تم نے جام کر دی تھی وہ بھی اس نے چالو کر لی۔ اب کیا ہو گا؟“ night۔ کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا کیونکہ سامنے سکرین پر صرف واگ جزیرہ اور اس کے ارڈر و سمندر نظر آ رہا تھا۔ ہیلی کا پڑھ جوان کی نظروں کے سامنے واگ جزیرے سے لکھا تھا غائب ہو چکا تھا۔

”جناب عمران اس ہیلی کا پڑھ کو کیدو اور واگ کی سیدھی میں لے جا رہا ہے اس لئے واگ جزیرہ درمیان میں آ جانے کی وجہ سے وہ ہمیں نظر نہیں آ رہا۔“..... میجر جومگ نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیارا چھل پڑا۔

”اوہ اوہ تو یہ بات ہے حیرت ہے یہ آدمی اس طرح کی باتیں آخر سوچ کیے لیتا ہے۔ لیکن اب اسے کیسے ہلاک کیا جائے؟“..... کرنل جوشن نے کہا۔

”اب آخری حل کو بر امیز اکل ہے سر لیکن آپ کا یہ قیمتی ہیلی کا پڑھ کمل طور پر تباہ ہو جائے گا۔“..... میجر جومگ نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیارا چھل پڑا۔

”اوہ جلدی کرو کو بر امیز اکل فائز کرو۔ لعنت بھیجو میرے ہیلی کا پڑھ پر۔ میں اور تیار کر لوں گا۔ حکومت باچان غریب نہیں ہو گئی لیکن اس شیطان اور اس کے ساتھیوں کو ہر حال ہلاک ہونا چاہئے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر۔“..... کرنل جوشن نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں سرا بھی یہ ہلاک ہو جائیں گے۔ صرف آپ کی اجازت کی ضرورت تھی۔“..... میجر جومگ نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے دوڑتا ہوا مشین روم کی سائیڈ میں

موجود کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کرٹل جوش ہونٹ پہنچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد میجر جومگ واپس آیا اور پھر وہ دوبارہ کنٹروالنگ مشین کے سامنے بیٹھ گیا۔

”میں کو برائیزائل فائر کر رہا ہوں مر۔ میں نے اس کی رٹن واگ جزیرے سے کم از کم سرکلومیٹر کے فاصلے تک رکھی ہے۔ اس کے بعد وہ خود ہی ہیلی کا پٹر کوڑ لیں کر کے اسے تباہ کر دے گا۔“..... میجر جومگ نے کہا اور کرٹل جوش نے اشیات میں سر ہلا دیا۔ میجر جومگ نے تیزی سے کنٹروالنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دے اور پھر اس نے جیسے ہی ایک بیٹن دبایا۔ سکرین پر ایک چھوٹا سا میزائل تیزی سے واگ جزیرے کی طرف بڑھتا نظر آتے گا۔ اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔ پھر وہ واگ جزیرے کو کراس کر کے ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اب سکرین خالی تھی لیکن میجر جومگ اور کرٹل جوش دونوں کی نظریں سکرین کی سائیڈ پر ایک خانے پر جمعی ہوئی تھیں اور پھر جیسے ہی اس خانے میں فائر کا لفظ نہ مودار ہوا کرٹل جوش بے اختیار اچھل پڑا۔

”وہ ما را تو آخر کار کو برائیزائل نے ان کا خاتمه کر ہی دیا۔ ویری گڈا۔“..... کرٹل جوش نے انتہائی سرسرت پھرے لجئے میں کہا۔

”لیں سر یہ تو ہیلی کا پٹر کو کسی صورت بھی نہ چھوڑ سکتا تھا۔“..... میجر جومگ نے کنٹروالنگ مشین کو آپریٹ کرتے ہوئے سرسرت پھرے لجئے میں کہا۔

”لیکن اب ہم اس بات کو کنفرم کیسے کریں گے کہ وہ شیطان اور اس کے ساتھی واقعی ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ پھر زندہ سلامت نظر آنا شروع ہو جائیں۔“..... کرٹل جوش نے کہا۔

”سر ہیلی کا پٹر میں ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ آپ کاں کر کے دیکھ لیں۔ اگر کاں رسیو ہو جائے تو تم جیسیں کہ وہ ہلاک نہیں ہوئے ورنہ وہ یقینی طور پر ہلاک ہو چکے ہوں گے۔“..... میجر جومگ نے کہا۔

”اوہ ویری گذتم واقعی بے حد ذہین ہو بلکہ اس شیطان سے بھی زیادہ ذہین ہو۔ تم نے میرے دل میں اپنی قدر مزید بڑھا لی ہے۔ کال ملا اس ہیلی کا پڑ کے ٹرانسمیٹر سے“..... کرتل جوشن نے تحسین آمیز لمحے میں کہا۔

”تحقیق یوسر آپ جیسے قدر داں بہت کم ہوتے ہیں مگر...“..... مجر جوم نے جواب دیا اور کرتل جوشن نے اثبات میں سر پلا دیا۔ مجر جوم نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے اسے آن کر دیا اور پھر اس نے خود ہی کال دینا شروع کر دی۔ کال دینے والا بلب مسلسل جل بجھ رہا تھا لیکن دوسرا طرف خاموش تھا۔

”بس کافی ہے اب مجھے یقین آگیا ہے کہ یہ لوگ تم ہو چکے ہے“..... کرتل جوشن نے کہا اور مجر جوم نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”ٹرانسمیٹر مجھے دو۔ میں پیش سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کروں گا“..... کرتل جوشن نے کہا تو مجر جوم نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر کرتل جوشن کے سامنے رکھ دیا۔ کرتل جوشن نے ٹرانسمیٹر پر پیش سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی ایڈ جسٹ کی اور پھر بڑھن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو کرتل جوشن کالنگ اوور“..... کرتل جوشن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”لیں سر کیپٹن ماسٹر سکانا اشنڈنگ یو اوور“..... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ماسٹر سکانا کی مود بانہ آواز سنائی دی۔

”ماسٹر سکانا سیکشن ہیڈ کوارٹر کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور“..... کرتل جوشن نے پوچھا۔

”ٹھیک ہے سر اوور“..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”وہ پا کیشیائی ایجنٹ ختم ہو چکے ہیں اس لئے اب تم نے اپنے معمول کے کام کرنے ہیں اوور“..... کرتل جوشن نے کہا۔

”لیں سر کیا آپ سکیشن ہیڈ کوارٹر تشریف لے آئیں گے سراور“..... ماشر
سکانا نے کہا۔

”نہیں میں براہ راست وارکاؤمٹ جاؤں گا اور“..... کرنل جوش نے
کہا۔

”لیں سراور“..... ماشر سکانا نے کہا۔
”اور اینڈ ہل“..... کرنل جوش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ٹرائسیٹر پر ایک اور فریکنی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اس کا بنن آن کر دیا۔
”ہیلو ہیلو کرنل جوش ناٹک اور“..... کرنل جوش نے بار بار کال دیتے
ہوئے کہا۔

”لیں سر کیپٹن ہو چو فرام ریڈ آرمی سکیشن ہیڈ کوارٹر ہاکاؤنڈ اسٹریک
پیاوور“..... چند لمحوں بعد ایک موبدانہ آواز سنائی دی۔

”کپٹس ہو چو لیکن تم تو سٹی ہیڈ کوارٹر میں تھے۔ یہاں کب اور کیسے آگئے ہو
اوور“..... کرنل جوش نے انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”لیں سر مجھے ہیڈ کوارٹر سے یہاں انچارج بنا کر بھجوادیا گیا ہے۔ میں نے کل
ہی چارج لیا ہے سراور“..... کیپٹن ہو چونے موبدانہ لجھے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”اوہ میں کیدو سے بول رہا ہوں اور“..... کرنل جوش نے کہا۔

”لیں سر ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہے سر کہ آپ کیدو کے وزٹ پر ہیں سر
اوور“..... کیپٹن ہو چونے جواب دیا۔

”سکیشن میں کوئی ہیلی کا پڑ موجود ہے یا نہیں اور“..... کرنل جوش نے
پوچھا۔

”لیں سر ایک ہیلی کا پڑ موجود ہے سراور“..... کیپٹن ہو چونے کہا۔

”تم اس کے پاٹک سے کہو کہ وہ فوری طور پر ہیلی کاپڑ لے کر کید و پہنچ جائے۔
میرا ہیلی کاپڑ ایک حادثے کے نتیجے میں سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا ہے
اوور“..... کتل جوش نے کہا۔

”لیں سر میں ابھی بھجوادتا ہوں سر اوور“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پاٹک کو بلا کر اس سے میری بات کراؤ اوور“..... کتل جوش نے کہا۔

”لیں سر اوور“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہمیلو سر میں پاٹک تیابوں رہا ہوں سر اوور“..... ٹھوڑی دیر کی خاموشی کے
بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

”تم پہلے کبھی کید و جزیرے پر آئے ہو یا نہیں اوور“..... کتل جوش نے
پوچھا۔

”لیں سر اوور“..... پاٹک نے جواب دیا۔

”اوے کے کیا نمبر ہے تمہارے ہیلی کاپڑ کا اوور“..... کتل جوش نے پوچھا تو
دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

”اوے کے تم فیول ٹینک فل کرو اکر جلد از جلد کید و پہنچو۔ اوور“..... کتل جوش
نے کہا۔

”لیں سر اوور“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور کتل جوش نے اوور اینڈ آل
کہہ کر ٹرانسمیز آف کر دیا۔

”میجر فونا نچو کو ہیلی کاپڑ کا نمبر بتا کر کہہ دو کہ وہ ہیلی کاپڑ کے آنے کے بعد مجھے
اطلاع کر دے گا“..... کتل جوش نے کہا۔

”لیں سر“..... میجر جو گم نے کہا اور پھر اس نے میجر فونا نچو سے رابطہ کر کے
اسے کتل جوش کا پیغام دے دیا۔

”اب اس واگ جزیرے کو اوپن کر کے اس میں موجود تمام غیر ملکی جعلی کرنی

یہاں شفت کرانی ہے۔ اس کے لئے کیا کیا جائے؟..... کرتل جوش نے کہا۔

”سر مار کو حکم رین کا سر کٹ ختم کرنا ہوگا اور اپنی مار کو حکم رین ایکریمیا سے منگوانا پڑیں گی جس پر کافی وقت لگ جائے گا البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ سر کٹ کے مرکز کوڑی کوٹ کر دیا جائے اور پھر اس پر پا کیشیا کے سامنے وان کا بتایا ہوا طریقہ استعمال کیا جائے اس طرح یہ سر کٹ ختم ہو جائے گا اور جزیرہ و پن ہو جائے گا“..... میجر جوم نے کہا۔

”کیا تم یہ کام کر سکتے ہو؟“..... کرتل جوش نے پوچھا

”لیں سر آسانی سے سر... ۷۰۰ میجر جوم نے جواب دیا۔

”لیکن اس کرنی کو یہاں سے بیسے لالا جائے گا یہ کافی تعداد میں ہے“..... کرتل جوش نے کہا۔

”آپ اس کرنی کو کہاں لے جانا چاہتے ہیں۔ یہ تو جعلی کرنی ہے“..... میجر جوم نے کہا۔

”ہاں ہے تو جعلی لیکن اصل سے زیادہ اصلی ہے۔ ڈولفن کا نام اسی لئے پوری دنیا میں مشہور ہے“..... کرتل جوش نے کہا۔

”وہ تو ہے سر لیکن یہ کرنی تو پا کیشیا اور دمرے اسلامی ممالک کی ہے۔ وہاں کیسے پہنچائی جائے گی اور اسے کیسے تبدیل کیا جائے گا کیونکہ جب تک اسے تبدیل نہ کیا جائے گا کیونکہ جب تک اسے تبدیل نہ کیا جائے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا“..... میجر جوم نے جواب دیا۔

”دارالحکومت میں میرے پاس ایک بڑا خفیہ گودام موجود ہے۔ یہ کرنی وہاں پہنچا دی جائے تو پھر اسے نکلنے کے بھی ذرائع میسر آ جائیں گے اور سنو میجر جوم تم نے چونکہ اس مشن میں میرے ساتھ مکمل تعاون کیا ہے اس لئے آدھی کرنی کے مالک تم ہو گے۔ میرا مطلب ہے کہ اس جعلی کرنی کے عوض جو اصل کرنی ملے اسے

ڈالروں میں تبدیل کرالیا جائے گا اور یہ کروڑوں ڈالر بن جائیں گے اور ان میں سے نصف تمہارے ہوں گے اور یہ میری طرف سے تمہارا انعام ہو گا۔ تم دنیا کے چند امیر ترین آدمیوں میں سے ایک بن جاؤ گے۔ کرنل جوشن نے کہا تو می مجر جوم کے چہرے پر بے پناہ مرست کے تاثرات ابھر آئے۔

”تحقیک یوسرا آپ واقعی بے حد فیاض ہیں سر“ می مجر جوم نے مرست سے کپکپاتے ہوئے بجھ میں کہا۔

”اصل مسئلہ اسے واگ جزیرے سے دارالحکومت شفت کرنا ہے اس طرح کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ اس بارے میں بتاؤ، بتاؤ..... کرنل جوشن نے کہا۔

”سر اس کا ایک ہی حل ہے کہ اس کرنی کو کسی آبدوز میں لے جا کر دارالحکومت کے ساحل پر پہنچا دیا جائے اور وہاں سے گوداموں میں“ می مجر جوم نے کہا۔

”لیکن کیڈو کی آبدوز تو تباہ ہو چکی ہے“ کرنل جوشن نے کہا۔

”آپ عارضی طور پر نیوی کی آبدوز حاصل کر لیں۔ آپ ریڈ آرمی کے چیف ہیں آپ کو کیسے انکار کیا جا سکتا ہے“ می مجر جوم نے کہا۔

”ہاں یہ ٹھیک ہے میں اپنی آبدوز کی تباہی کی رپورٹ دے کر نیوی سے مستقل طور پر آبدوز حاصل کر لوں گا۔ دارالحکومت انکار نہیں کرے گا۔ بہر حال پہلے اس جزیرے کو اوپن کرنا ہو گا پھر وہاں موجود کرنی کو چیک کرنا ہو گا کہ کتنی ہے اس کے بعد تم اس کی نگرانی کرنا۔ میں دارالحکومت جا کر آبدوز حاصل کر کے واپس آؤں گا اور پھر اس کرنی کو شفت کیا جائے گا“ کرنل جوشن نے کہا۔

”لیں سر میں ڈی کوٹک کے انتظامات کرتا ہوں سر۔ جیسے ہی ہیلی کا پٹریہاں پہنچ گا ہم اس ہیلی کا پٹر پر واگ جزیرے پر جا کر اس کو ڈی کوٹ کر کے جزیرے کو اوپن کر دیں گے“ می مجر جوم نے کہا۔

”اوے کے پھر تیاری کرو“ کرنل جوشن نے کہا اور می مجر جوم سر ہلاتا ہوا اٹھا

اور ایک بار پھر سائیڈ روم کی طرف بڑھ گیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انہیں ہیلی کا پھر کی آمد کی اطلاع مل گئی تو وہ دونوں مشین روم سے نکل کر باہر جزیرے کی سطح پر آ گئے۔ میجر جو گم کے ہاتھ میں ایک بریف کیس موجود تھا۔

”پائلٹ تم یہیں رکو گے میں خود ہیلی کا پھر کا پائلٹ کروں گا۔ ہم ایک ضروری کام کے لئے جا رہے ہیں پھر واپس آئیں گے“..... کرٹل جوش نے ہیلی کا پھر کے پائلٹ سے مناطب ہو کر کہا۔

”میں سر“..... پائلٹ نے سیلوٹ ناہتے ہوئے لہا اور کرٹل جوش ہیلی کا پھر پر سوار ہو گیا۔ میجر جو گم بھی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تو کرٹل جوش نے ہیلی کا پھر کا انہج شارٹ کیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کا پھر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ پھر کرٹل جوش نے اس کا رخ واگ کی طرف موڑ دیا اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کا پھر واگ جزیرے پر درختوں کے جھنڈ کے قریب کھلی جگہ پر اتر گیا اور کرٹل جوش اور میجر جو گم دونوں نے اپنے اتر آئے۔

”تم اسے ڈی کوٹ کر کے اوپن کرو میں اس دوران ان درختوں کے جھنڈ کو چیک کر لوں۔ یہاں کوئی ایسی چیز موجود نہ ہو جو ہمارے لئے خطرناک ہو“..... کرٹل جوش نے کہا اور میجر جو گم کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھ گیا۔



”ہم ہا کاڑو پہنچنے والے ہیں اس تیار رہنا میں کوشش کروں گا کہ پیشل سیکشن ہید کوارٹر میں زیادہ گزبر نہ ہیکن بہر حال پھر بھی وہ پیشل سیکشن ہے۔..... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر جھوڑی دیر بعد عمران نے ہیلی کا پٹر کو پیشل سیکشن کے احاطے میں بننے ہوئے ہیلی پیڈ میں اتار دیا۔ دوسرا سب اچھل کر ہیلی کا پٹر سے پچھے آئے تو وہاں موجود چار مسلح آدمی حیرت سے اچھل پڑے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین ٹائپ ہو چکیں۔

”تم تم کون ہو یہ تو چیف کا ہیلی کا پٹر ہے۔..... ان میں سے ایک نے انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”میں چیف نے ہی بھیجا ہے ہم انجینئر ہیں اور کیڈو جزیرے پر ایک خصوصی مشینری ٹھیک کر رہے ہیں ما سٹر سکانا کہاں ہیں۔ وہی ہے ناں یہاں کا انچارج“..... عمران نے خالصتاً ایکری بھی لجھے میں کہا کیونکہ راستے میں انہوں نے ناسیگر کے پاس ماسک میک اپ باکس سے ماسک نکال کر اپنے اپنے چہرے بدلتے تھے۔ وہ اب سب ایکری معنی نظر آ رہے تھے حتیٰ کہ جو لیا بھی ایکری بھی عورت ہی دکھائی دے رہی تھی۔

”اوہ اچھا آئیے۔..... اس آدمی نے اس بارا طمینان بھرے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور پھر وہ اس آدمی کی رہنمائی میں چلتے ہوئے دوبارہ اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں پہلے ما سٹر سکانا کو بے ہوٹی کے حالم میں چھوڑ گئے تھے۔ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی اشتیاق کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ دراصل اس آدمی کو دیکھنا چاہتے تھے جس نے عمران جیسے فائز کو شکست دے دی تھی حالانکہ وہ اپنے طور پر یہ سمجھتے تھے کہ عمران کو مارشل آرٹ میں شکست دینا ناممکن ہے لیکن یہاں ممکن ایک آدمی نے ممکن

بنا دیا تھا اس لئے وہ اس آدمی کو دیکھنا چاہتے تھے۔ کرسی پر بیٹھا ہوا ماسٹر سکانا انہیں آتا دیکھ کر بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”کون ہیں یہ؟..... اس نے انتہائی حیرت بھر کے لجھے میں انہیں لے آئے والے سے پوچھا۔

”تمہارا نام ماسٹر سکانا ہے اور تم سپیشل سیکیشن کے اس ہیڈ کوارٹر کے انچارج ہو؟..... عمران نے ایک ریمین لجھے میں کہا۔

”ہاں مگر تم کون ہو؟..... ماسٹر سکانا نے انتہائی حیرت بھر کے لجھے میں کہا۔ عمران کے سارے ساتھی انتہائی حیرت بھر کی نظر میں ماسٹر سکانا کو دیکھ رہے تھے کیونکہ بظاہروہ ایک عام سا باچانی نظر آرہا تھا۔ ان کے تصور میں شاید ماسٹر سکانا کی شبیہہ کچھ اور تھی لیکن جوانا جیسے گرانڈ میل آدمی کو عمران نے شکست دے دی تھی اس لئے ان کے خیال میں ماسٹر سکانا جوانا سے کہیں زیادہ پر ناٹپ ہی ہو گا لیکن ان کے سامنے یک عام سا باچانی نوجوان موجود تھا جس کے کسی انداز سے بھی محسوس نہ ہو رہا تھا کہ وہ ایسا لڑا کا ہو سکتا ہے کہ عمران کو شکست دے دے۔

”سری یہ کیڈو سے چیف کے ہیلی کا پٹر پ آئے ہیں۔ یہ انجینئر ہیں اور کیڈو میں کوئی مشینری ٹھیک کر رہے ہیں؟..... عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے آئے والے نے ماسٹر سکانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”چیف کے ہیلی کا پٹر میں اوہ لیکن ابھی چیف نے مجھے کال کیا ہے۔ انہوں نے تو ان کے بارے میں کچھ نہیں کہا،..... ماسٹر سکانا نے اجھے ہوئے لجھے میں کہا۔

”ماسٹر سکانا آپ بے شک کرنی جو شن نے ٹرنسیمیٹر پر بات کر لیں تاکہ آپ کو تسلی ہو جائے۔ ہمیں آپ سے ایک انتہائی ضروری کام ہے اور یہ کام آپ کی مکمل تسلی کے بغیر نہیں ہو سکتا،..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ ٹھیک ہے۔ یعنی ہو پہلے بتاؤ کہ کیا کام ہے پھر میں مزید کوئی فیصلہ کروں

گا۔..... ماشر سکانا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس بات کو اپنے جانے کا اشارہ کر دیا جو غمیں لے آیا تھا۔

”شکریہ“..... عمران نے کہا اور اطمینان سے لہسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ماشر سکانا بھی اپنی لہسی پر دوبارہ بیٹھ گیا تھا لیکن اس کے چہرے پر ابھی تک شدید ابجھن کے تاثرات نہیاں تھے۔

”آپ وہی ماشر سکانا ہیں جسے اپوری دنیا میں مارشل آرٹ کا جادوگر کہا جاتا ہے۔“..... عمران نے ماشر سکانا سے مخاطب ہو کر کہا تو ماشر سکانا اے اختیار چونک پڑا۔

”آپ کیسے جانتے ہیں آپ تو نجیف نہیں“..... ماشر سکانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مارشل آرٹ میر اشو ق ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ اچھا لیکن آپ بتائیں کہ آپ کو کیا کام ہے۔“..... ماشر سکانا نے کہا۔

”ہمیں ڈی کوٹنگ کا سامان چاہئے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ڈی کوٹنگ کیا مطلب کس کی ڈی کوٹنگ“..... ماشر سکانا نے حیران ہو رک کہا۔

”آپ نجیف نہیں“..... عمران نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

”نہیں کیوں“..... ماشر سکانا نے حیران ہو کر کہا۔

”تو پھر آپ کو کیسے ڈی کوٹنگ کا علم ہو جائے گا۔ یہاں اس سیکشن کی مشینزی کا انچارج کون ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیپٹن راسلو“..... ماشر سکانا نے کہا۔

”اے بلاعیں وہ میری بات سمجھ جائے گا۔“..... عمران نے کہا تو ماشر سکانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے اتر کام کا رسیور اٹھا کر اس کے چند نمبر پر لیں

کر دیئے۔

”ماستر سکانا بول رہا ہوں۔ آپ پینگ روم میں آف فوراً“..... ماستر سکانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک اویزٹر عمر باراچانی اندر داخل ہوا اور حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگا۔

”یہ انجینئر ہیں اور کیدو میں کسی مشینری کو ٹھیک کر رہے ہیں۔ انہیں کوئی چیز چاہئے اس لئے چیز نہ انہیں اپنے خصوصی جیلی کا پلر پر یہاں بھجوایا ہے۔ تم پوچھو کہ انہیں کیا چیز چاہئے“..... ماستر سکانا نے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں سرفرمائیے“..... آنے والے نے کہا اور عمران نے اسے ڈی کوئنگ کرنے والے خصوصی سامان کی تفصیل بتا دی۔

”لیں سری یہ کٹاؤ ہمارے پاس موجود ہے“..... آنے والے نے کہا۔

”اوہ میں سمجھا شاید مارکیٹ سے منگوانا پڑے گی۔ بہر حال وہ کٹ لا دیں تاکہ ہم جلد از جلد واپس جائیں کیونکہ جتنی دیر ہو گی اتنا ہی زیادہ وہاں نقصان ہو گا“..... عمران نے کہا۔

”میں ابھی لا دیتا ہوں جتاب“..... آنے والے نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

”ماستر سکانا آپ نے مارشل آرٹ کافن کس سے سیکھا ہے“..... عمران نے ماستر سکانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مارشل جنگ شو سے“..... ماستر سکانا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”اوہ پھر تو آپ کو ریس سپر کراس سیرین میں خصوصی مہارت حاصل ہو گی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں مگر آپ کیسے جانتے ہیں۔ یہ تو میرے استاد اور صرف مجھے ہی معلوم

ہے۔۔۔ اس بار ماسٹر سکانا کے چہرے پر بے پناہ حیرت نمایاں تھی۔

”تفصیل سے بعد میں بات ہو گئی فی الحال ہمیں جلدی ہے کیونکہ اگر اس مشینری کو نقصان پہنچ گیا تو باچان حکومت کو کروڑوں لاکروڑ کا نقصان ہو جائے گا۔۔۔ عمران نے کہا تو ماسٹر سکانا نے اثبات میں سر ہلا دیا جس حجوری دیر بعد کیپن راسٹو اندر داخل ہوا اور اس کے ہاتھ میں ایک ملکین گل کٹ بیگ موجود تھا۔

”یہ مجھے جناب یہاں تک مکمل کٹ ہے۔۔۔ کیپن راسٹو نے کہا تو عمران نے اس سے کٹ بیگ لیا اور پھر اسے حول کر دیکھنے لگا۔

”ویری گڈ میں کرنل جوشن سے آپ کی کارکردگی کی تعریف کروں گا۔۔۔ عمران نے کٹ بیگ کو بند کرتے ہوئے کہا۔

”تحقیک یو۔۔۔ کیپن راسٹو نے مسرت بھرے مجھے میں کہا۔

”اور آپ کا بھی جناب۔ آپ واقعی انتہائی فرض شناس آفیسر ہیں۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے ماسٹر سکانا سے مخاطب ہو کر کہا اور ماسٹر سکانا بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تحقیک یو سر یہ تو میرا فرض تھا سر۔۔۔ ماسٹر سکانا نے اس بار انتہائی مسرت بھرے مجھے میں کہا اور پھر عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس ہڑا۔

”آئیے سر میں آپ کو ہیلی کا پٹر تک چھوڑ آؤں۔۔۔ ماسٹر سکانا عمران کی بات سن کر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی مہربان ہو گیا تھا۔

”ماسٹر سکانا آپ سے مل کر واقعی بے حد خوشی ہوئی ہے۔ آپ سے جلد ہی تفصیلی ملاقات ہو گئی فی الحال گڈ بائی۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب ہیلی کا پٹر پر سوار ہو گئے اور چند لمحوں بعد ہیلی کا پٹر فضا میں بلند ہو گیا۔

”عمران صاحب اس کافیوں چیک کر مجھے۔۔۔ اچانک عقب میں بیٹھے ہوئے صفر درنے کہا۔

”فکر مت کرو ابھی یہ کیدو کے دس پھیرے لگا سکتا ہے“..... عمران نے جواب دیا تو صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تو تم اس آدمی سے شکست کھا گئے تھے۔ اس جھیلکرہتے“..... اچانک تنوری نے کہا تو سب بجا اختیار نہیں پڑے۔

”تم جسے جھیلکر کہہ رہے ہو تو نویر یہ شخص واقعی مارشل آرٹ کا جاؤگر ہے۔ ویسے اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اس نے مجھے پر کون سادا و استعمال کیا تھا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کون سا“..... تنوری نے چونکہ گرپو پچھا لیکن اسے خود مارشل آرٹ سے بے حد ڈپچی تھی۔

”اس کے استاد مارشل جنگ شو کے مخصوص داؤ کی سیرین زریکن سپر کراس کا ایک داؤ“..... عمران نے جواب دیا۔

”یہ کون سی سیرین ہے عمران صاحب ہم تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہے ہیں“ صدر نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”اس سیرین کا موجود بھی جنگ شو تھا اور کہا جاتا تھا کہ وہ اس سیرین کو اپنے ساتھ قبر میں لیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں تفصیلات نہ کسی کتاب میں چھپی تھیں اور نہ پہلے کسی ایسے آدمی کے بارے میں معلوم ہوا تھا جو اس سیرین کے ایک سو داؤ کی پیچیدگیوں اور رزاکتوں کو جانتا ہو۔ اب پہلی بار پتہ چلا ہے کہ جنگ شو نے اسے اس ماسٹر سکانا کو دیا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے ہی اسے مارشل آرٹ کی جاؤگر کہا جاتا ہے“..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ سیرین ہے کیا“..... تنوری نے جھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔

”اس سیرین کے تمام داؤ کی بنیاد انسانی جسم میں رگوں کا علم اور ان کا بروقت اور درست استعمال ہے۔ دماغ سے اعصاب کو جانے والی تمام رگیں انسانی گلے سے

گزرتی ہیں۔ یہ انتہائی باریک رگیں ہوتی ہیں جن کا مرکز انسان کے سر کے پیچھے
حرام مغز ہوتا ہے۔ دماغ سے حریکات حرام مغز میں پہنچتی ہیں اور پھر حرام مغز سے یہ
حریکات پورے جسم کے اعصاب و حرکت میں لاتی ہیں یا حرکت سے روکتی ہیں۔
و یہ تو شاید تمام ڈاکٹر اور علیم ان رگوں کے بارے میں تفصیلات جانتے ہوں گے
لیکن جنگ شو کا مکال تھا کہ اس نے ان نازک اور باریک رگوں کو اپنی مریضیں سے
استعمال کرنے کا فن حاصل کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جنگ شو نے یہ علم تباہات کے کسی
بوڑھے یوگی سے حاصل کیا تھا۔ بہر حال جنگ شو نے اس میں مکال حاصل کر لیا تھا۔
وہ صرف انگلیوں کی معمولی ہی حرکت سے مقابل کو مکمل طور پر بے دست و پا کر دیتا تھا
 بلکہ انگلیوں کی معمولی سی حرکت سے مقابل کا خاتمه بھی کر سکتا تھا اس کے لئے اسے
کچھ نہ کرنا پڑتا تھا۔ وہ مقابل کی گردن پر ہاتھ رکھتا اور دوسرے لمحے مقابل ختم ہو
 جاتا تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی بے شمار ایسے داؤ جنگ شو نے ایجاد کئے تھے جن سے
کم ہی لوگ واقف تھے اور ان تمام داؤ کو سیرین کہا جاتا ہے۔ عمران نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”آپ پر کیا یہی داؤ استعمال کیا گیا تھا“..... صدر نے پوچھا۔

”میں دروازے کے ساتھ کھڑا تھا کہ دروازہ کھلا اور ماشر سکانا اندر داخل ہوا۔
میں نے اسے پکڑ کر اپنے سینے سے کے ساتھ لگایا لیکن دوسرے لمحے میرے پیروز میں
سے اٹھتے چلے گئے اور میں قلابازی کھا کر ماشر سکانا کے سامنے زمین پر ایک
دھماکے سے پشت کے بل جا گرا۔ یہ بظاہر ایک مخصوص داؤ تھا جسے کراسی کہتے ہیں۔
اس میں کہنوں کی مدد سے آدمی کو اٹھانے کے لئے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا جاتا
ہے اور پھر اپنے جسم کو اسی انداز میں جھٹکا دیا جاتا ہے کہ عقب میں موجود آدمی اسی قلابازی
کھا کر سامنے آگرتا ہے۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوتا ہے کہ پلک جھکنے
میں مد مقابل سامنے پڑا ہوتا ہے کہ اسی انتہائی مشکل داؤ ہے اگر ذرا سی بھی غلطی ہو

جائے تو کراسی داؤ کا استعمال کرنے والا اپنا کامدھا اتر وابیٹھتا ہے کیونکہ اس میں فوری طور پر بے پناہ طاقت استعمال کرنا پڑتی ہے۔ بہت کم لوگ اس داؤ کو صحیح انداز میں استعمال کر سکتے ہیں۔ میں بھی یہی سمجھا تھا کہ ماstryہ کا نانے مجھ پر انتہائی مہارت سے کراسی استعمال کی ہے لیکن جب میں نے اس سے بات کی تو اس نے مجھے بتایا کہ کراسی تو بچوں کا داؤ ہے اس نے مجھ پر وارم اپ لیفت لگایا تھا اور یہ داؤ مارشل چنگ شو کی میرین کا مخصوص داؤ تھا۔ بہر حال مجھے یقین نہ آیا تو میں نے تیزی سے اس پر وار کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے میری گردان پکڑا اور میرا سر دیوار میں مارتا کہ ہلاک ہو جاؤں۔ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں گے کر کے اپنے سر کو دیوار سے ٹکرانے سے بچانے کی کوشش کی لیکن میرے بازو پوری طرح حرکت میں نہ آئکے کیونکہ اس نے میری گردان کی کوئی رگ دبادی تھی جس کے نتیجے میں میرا سر پوری قوت سے دیوار سے جا ٹکرایا اور میں نیچے گر گیا۔ ماstryہ کا نام مطمئن ہو کر واپس چلا گیا کہ میں ہلاک ہو چکا ہوں۔ ویسے میری ہلاکت میں واقعی کوئی کسر نہ رہتی کہ اگر صدر اور نائیگر فورانہ آ جاتے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا اور میں نیچ گیا ورنہ ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ اگر میری زندگی نیچ بھی جاتی تو میں ڈنی طور پر ختم ہو جاتا۔..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب ان دونوں داؤ کے ساتھ ساتھ جسمانی طور پر بھی بے پناہ طاقت چاہئے۔ آپ جیسے آدمی کے پیروں اکھاڑ کر آپ کو فرش پر پھینکنا اور پھر گردان پکڑ کر اس قدر قوت سے آپ کو دیوار پر مارنے کے لئے انتہائی قوت کی ضرورت ہے جبکہ مجھے اس ماstryہ کا نام کے جسم میں اس قدر قوت نظر نہیں آئی تھی،..... صدر نے کہا۔

”ماstryہ کا نام کے جسم میں واقعی بے پناہ قوت ہے۔ تم شاید اس وقت تک اس کا درست طور پر اندازہ نہ کر سکو جب تک کہ وہ اسے تم پر استعمال نہ کر لے۔ یہ عام

جسمانی قوت نہیں ہوتی اس کو طویل عرصے تک انتہائی سخت اور مشکل خصوصی ورزشوں سے پیدا کیا جاتا ہے۔ ورزشیں اس قدر سخت اور دشوار ہوتی ہیں کہ بہت کم لوگ اس کے چوتھائی حصے کو مکمل کر سکتے ہیں ورنہ الگریہ مشقیں مکمل ہو جائیں تو انسان صرف مکہ مار کر ایک چھوٹی پہاڑی کو اپنی جگہ سے ہٹا سکتا ہے۔ میں نے بھی یہ مشقیں کی ہوئی ہیں لیکن مجھے اعتراف ہے کہ میں اس کے چوتھائی حصے سے بھی کم مکمل کر سکا ہوں جبکہ یہ ماشر سکانا میرے خیال کے مطابق اس کو مکمل تو نہیں البتہ چوتھائی یا تیسرے حصے تک مکمل کر چکا ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب اس کے جسم کی ظاہری ساخت تو نہیں بتاتی کہ اس کے اندر اس قدر قوت ہو سکتی ہے؟..... اس پارکیشن شکیل نے کہا۔

”تم نے مختلف پہلوانوں یا ریسلرز کو دیکھا ہو گا کہ ظاہر ان کے جسم کمزور نظر آتے ہیں لیکن جب وہ رنگ یا اکھاڑے میں آتے ہیں تو بے پناہ طاقت کا مظاہرہ کرتے ہیں جبکہ بعض پہلوان یا ریسلرز کی جسمانی ساخت ہی ان کی طاقت کا اظہار کر دیتی ہے۔ ہماری پا کیشیا کی مقامی اصطلاح میں ایسے لوگ جو ظاہر عام جسمانی ساخت کے لفڑ آئیں لیکن دراصل ان کے اندر بے پناہ قوت ہو اسے جسم چور کہا جاتا ہے یعنی وہ بے پناہ مشقیں کرتے ہیں لیکن ان کے جسم کی ساخت وہ تبدیلی نظر نہیں آتی جو عام حالات میں ان مشقوں کو کرنے سے جسم میں لفڑ آتی ہیں اس اصطلاح کے مطابق ماشر سکانا بھی کم چور ہے۔..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار نہیں پڑے۔

”تم نے خواہ مخواہ اس کو ہوا بنا دیا ہے تم مجھے بتاتے ہیں اسے بتاتا کہ مارشل آرٹ کسے کہتے ہیں؟..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب کی جو حالت ہم نے دیکھی ہے وہ واقعی تشویش ناک تھی اس

لئے عمران صاحب اس کے بارے میں جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ واقعی درست ہو گا۔..... صدر نے کہا۔

”ان معاملات پر بعد میں بات ہو گی۔ واگ جزیرہ اب قریب آنے والا ہے اس لئے میں آپ سب کو اس بارے میں چند باتیں بتاؤں۔“..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔
”کیا باتیں؟“..... جولیا نے کہا۔

”ماستر سکانالا تو ماگرل جوشن کو ہماری آمد اس کے ہیلی کا پٹر اور کٹ لے جانے کے بارے میں تفصیلات رامیز پر بتاوے کا اس طرح کرل جوشن اور میجر جوم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم ہلاک نہیں ہوئے اور نہ ہی ہیلی کا پڑتباہ ہوا ہے اور کٹ کے بارے میں سنتے ہی میجر جوم فوراً سمجھ جائے گا کہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں جزیرے تک پہنچنے ہی نہ دیں۔ گوئیں کوشش کر رہا ہوں کہ اس انگل پر جاؤں کہ کیڈو جزیرے سے ہمیں صحیح طور پر نارگٹ نہ بنایا جاسکے لیکن کیڈو میں انتہائی جدید ترین میزائل موجود ہیں۔ کوہ رامیز اکل جیسے اس لئے آپ سب لوگ پوری طرح ہوشیار ہیں۔“..... عمران نے انتہائی سمجھیدہ لمحے میں کہا۔

”یہ خطرہ کیڈو کی طرف سے میزائل کا ہی ہو سکتا ہے نا۔“..... جولیا نے کہا۔
”ہاں ظاہر ہے وہ اب واگ پر تو موجود نہیں ہوں گے۔“..... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ناسیگر تم نے اس کٹ کو صحیح حالت میں جزیرے پر پہنچانا ہے۔ یہ تمہاری ذمہ داری ہو گی۔“..... عمران نے ناسیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔
”لیں باس۔“..... ناسیگر نے کہا۔

”اگر میزائل فائر ہوا اور باوجود پوری کوشش کے اگر ہیلی کا پڑھٹ ہو جائے تو تم سب نے نیچے سمندر میں چھانگیں لگانی ہیں اور پھر تیرتے ہوئے جزیرے تک پہنچنا

ہے میں کوشش کروں گا کہ تمہیں چھلانگیں لگانے کے بارے میں بتاسکوں لیکن ہو سکتا ہے کہ مجھے اس کی مہلت ہی نہیں سکے اس لئے تم سب نے اپنے اپنے طور پر حالات کو مد نظر رکھنا ہو گا اس نے کھڑکیاں کھول لو اور کھڑکیوں کی سائیڈوں پر اپنے آپ کو اس انداز میں ایڈ جسٹ کر لو کہ پلک جھپکنے میں سمندر میں چھلانگیں لگ سکو۔..... عمران نے کہا۔

”تمہارا اس بات سے کیا مطلب ہے کہ اگر تمہیں مہلت نہ مل سکے۔ کیا تم چھلانگ نہ لگاؤ گے؟..... جو یا نے یک لفڑی انتہائی بے چین سے بجھ میں کہا۔“ میزائل جس سمت سے آتا ہے اس طرح تم موجود ہو اس لئے مجھے تو میزائل کا اس وقت پتہ لگانا ہے جب میزائل ہیملی کا پڑکے اندر پہنچ کر تمہاری اور میری سیٹ کے درمیان اطمینان سے پھٹ جائے گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار نہیں پڑے۔

”عمران صاحب واگ جزیرہ تواب کافی تریب آ گیا ہے اور ابھی تک کوئی میزائل فضا میں نظر نہیں آیا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم بخیر و عافیت واگ پر پہنچ جائیں گے۔..... صدر نے کہا۔

”ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو بہر حال ہمیں ہر لمحہ احتاط رہنے کی ضرورت ہے اور تم نے ڈبلیو ڈبلیو کی حفاظت کرنی ہے کیونکہ اس کے بغیر واگ جزیرے کو تباہ نہیں کیا جاسکے گا۔..... عمران نے کہا اور صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ہیملی کا پڑتیزی سے کچھ فاصلے پر نظر آئے والے واگ جزیرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بے حد محظوظ اور چوکنا تھا۔ ان کی نظریں اسی سائیڈ پر گلی ہوئی تھیں جس طرف کیڈو تھا کیونکہ بہر حال میزائل کیڈو سے ہی فار ہونا تھا کہ اچانک سامنے واگ جزیرے کے درختوں سے ایک شعلہ سا چمکا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھ کچھ سمجھتے ایک انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور ہیملی کا پڑکے پر زے فضا

میں بکھرتے چلے گئے۔ عمران کے کانوں میں آخری آواز ساتھ تینی بیٹھی جولیا کی چیخنوں کی ابھری تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن میلنگ ہو گیا تھا لیکن اتنی بات بہر حال اس کے ذہن میں آگئی تھی کہ وہ اور اس کے ساتھی ہٹ ہو چکے ہیں اور انہیں بچ نکلنے کی بھی مہلت نہیں مل سکتی۔





کرنل جوش درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو کر بڑے غور سے ایک ایک درخت کو نظر وہی نظر وہی سے چیک کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں یہ خدشہ موجود تھا کہ کہیں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان درختوں پر کوئی ایسی چیز نہ چھپا دی ہو جو کسی بھی لمحے ان کے لئے پریشانی یا نقصان کا باعث ہو کیونکہ وہ ذہنی طور پر عمران کی ذہانت سے کافی مرغوب ہو گیا تھا۔ اس بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔ درختوں کو چیک کرتے ہوئے وہ جھنڈ کی آخری رون پر پہنچا تو اسے اصمیناں ہو گیا تھا کہ ایسی کوئی چیز جھنڈ میں موجود نہیں ہے۔ اس لئے اب وہ اطمینان سے ٹہلتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آخریں سکڑ گئیں تھیں اسے دور فضا میں ایک ہیلی کا پڑنے سے مرتا اور بے تباہ دوڑتا ہوا جھنڈ میں سے گزر کر اپنے ہیلی کا پڑ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کا پڑ پر چڑھا اور اس کے عقب میں موجود سیاہ رنگ کے تھیلے پر اس طرح جھپٹا جیسے انتہائی بھوکی بیلی گوشت پر چمٹتی ہے۔ یہ تھیلا ہنگامی حالات سے منٹنے کے لئے ریڈ آرمی کے ہر ہیلی کا پڑ میں موجود رہتا تھا۔ اس نے تھیلا اٹھایا اور پھر اس نے سائید کھڑکی سے تھیلے سمیت نیچے چلانگ لگادی۔

”کیا ہوا سر؟“..... دو موجود میجر جو گم نے اوپنجی آواز میں کہا۔

”تم کام کرو؟“..... کرنل جوش نے چیختے ہوئے کہا اور پھر تھیلا اٹھائے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا دوبارہ جھنڈ میں داخل ہو کر اس کے آخر میں پہنچ کر ک گیا۔ ہیلی کا پڑ راب پہلے سے کافی نمایاں ہو چکا تھا۔ اس کا رخ واگ کی طرف ہی تھا۔ کرنل جوش نے تھیلے کی زپ کھولی اور اسے زمین پر پلٹ دیا۔ تھیلے میں سے دیگر سامان کے علاوہ ایک خصوصی ساخت کی میزائل گن کے تین چار پارٹن اور میگزین نکل کر

باہر گئے تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے یہ پارٹس جھپٹے اور پھر جس طرح مشین کام کرتی ہے اس طرح اس نے ان پارٹس کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنا شروع کر دیا۔ وہ واقعی برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔ لیکن مکمل ہوتے ہی اس نے اس کا میگرین اس میں ڈالا اور پھر اسے سیٹ کر کے اس نے ہیلی کا پھر کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھی اس کے ہفت بھتچ گئے کیونکہ ہیلی کا پڑاب کافی واضح ہو گیا تھا اور اس نے دیکھ لیا تھا کہ یہ اسی کا ہیلی کا پھر ہے اس کا مطلب تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہوتے بلکہ انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ وہ اور نیجر جو گم واگ جزیرے پر موجود ہیں اس کے وہ بیان آرہے ہیں۔ میزائل کن اس نے کامدھے سے لٹکائی اور پھر ایک اوپنچ درخت پر چڑھنے لگا۔ وہ بھی ایک فوجی تھی اس لئے بغیر کسی رکاوٹ کے وہ درخت پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ پھر کافی بلندی پر پہنچ کر اس نے دو شاخوں کے درمیان اپنے آپ کو اچھی طرح ایڈ جست کیا اور پھر گن کو کامدھے سے اتار کر ہاتھوں میں لے لیا۔ چونکہ اس مخصوص گن کا زاویہ اس وقت درست بنتا تھا۔ جب اسے بلندی سے فائر کیا جائے اس لئے اسے مجبوراً درخت پر چڑھنا پڑتا تھا۔ ہیلی کا پھر بھی خاص بلندی پر پرواز کرتا ہوا اگ جزیرے کی طرف آ رہا تھا۔ اس نے گن کو کامدھے سے لگایا اور پھر نشانہ لینے میں مصروف ہو گیا۔ نشانہ لینے کے بعد وہ اس وقت تک بے حس و حرکت بیٹھا رہا جب تک اس کے اندازے کے مطابق ہیلی کا پھر اس مخصوص میزائل کی ریٹنگ میں نہ آ گیا۔ ہیلی کا پھر سیدھا اڑا چلا جا رہا تھا اور اب اس پر چیف اور ریڈ آرمی کے الفاظ واضح طور پر نظر آنے لگ گئے تھے۔ کرنل جوشن نے سانس روکا اور پھر گن کا ٹریگر دبادیا۔ دوسرے لمحے گن کی نال کے دہانے پر ایک شعلہ سا چکا اور ایک خوناک دھماکے کے ساتھ پلک جھکلنے میں فضا میں اڑتے ہوئے ہیلی کا پھر کے پر زے فضا میں ہی بکھر گئے اور ان پر زوں کے ساتھی انسانی لاشیں بھی اڑتی ہوئی سمندر میں گر گئیں

”وہ مارا وہ مارا“..... کرٹل جوش نے انتہائی سرت آمیز لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گن نیچے پھینکی اور پھر تیزی سے درخت سے نیچے اترنے لگا۔ ”سر مر کیا ہوا ہے یہ کیا دھما کہ تھا“..... اسی لمحے دور سے اسے مجر جو گم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دیتی اس کی آواز سے محسوس ہوتا تھا کہ وہ درختوں کے اس جھنڈ کی طرف دوڑا چلا گرا رہا ہے۔

”مار دیا ہلاک سرو یا ہم جیت گئے ہم جیت کے“..... کرٹل جوش نے انتہائی پر جوش لمحے میں کہا اور اس نے بجائے درخت سے پوری طرح اترنے کے جوش کی شدت سے وہیں سے ہی نیچے چھلانگ لگادیں اب کامند اڑہ تھا کہ وہ کم بلندی سے چھلانگ لگا رہا ہے لیکن بلندی اس کے اندازے سے زیادہ تھی اس لئے وہ ایک دھماکے سے نیچے گرا اور اس کے قدم زمین پر نہ جم سکے اور وہ اچھل کر سر کے بل گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں دھما کہ سا ہوا اور پھر تاریکی چھا گئی۔ پھر جس طرح بہت دور سے کسی کی آواز سنائی دیتی ہے اس طرح ایک آواز کرٹل جوش کو سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوئی چلی گئی اور پھر ایک جھلکے سے اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

”کرٹل صاحب خدا کا شکر ہے کہ آپ کو ہوش آگیا ورنہ میں تو ما یوں ہو گیا تھا“..... اس کے کانوں میں مجر جو گم کی آواز پڑی تو کرٹل جوش نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔

”لیئے رہیں آپ کے سر کا ختم ابھی ٹھیک نہیں ہوا“..... مجر جو گم نے اس کے کامندھے پر ہاتھ رکھنے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ یہ میں کہاں ہوں یہ تو واگ جزیرہ نہیں ہے“..... کرٹل جوش نے مجر جو گم کے کامندھے پر ہاتھ رکھنے کے باوجود تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے سر میں شدید درد سا ہوا اور اس کی آنکھوں کے سامنے ایک بار پھر

تاریک و ہبے سے پھیلنے لگے لیکن چند لمحوں بعد اس کا ذہن پھر روشن ہو گیا۔

”آپ کیڈو کے ایم جنسی ہسپتال میں ہیں جناب“..... می مجر جوم کی آواز سنائی دی اسی لمحے دروازہ کھلا اور کرنل جوش نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا دروازے سے ایک ڈاکٹر اندر رواخی ہو رہا تھا۔

”آپ کوہو شی آگلی تھینک کاڈ“..... ڈاکٹر نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

”اب میں ٹھیک ہوں تم جاسکتے ہو۔ میں نے می مجر جوم سے اہم بات کرنی ہے“..... کرنل جوش نے ڈاکٹر سے کہا۔
”لیں سر“..... ڈاکٹر نے مودبانہ لمحے میں جواب دیا اور پھر مزکر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

”میں یہاں کیسے پہنچ گیا“..... کرنل جوش نے کہا۔

”سر آپ درختوں کے جھنڈ کی طرف گئے جبکہ میں نے مارکو ٹھم رینز کے مرکز کو ڈی کوٹ کرنا شروع کر دیا۔ پھر جیسے ہی میں نے اسے ڈی کوٹ کیا اچانک دور درختوں کے جھنڈ کی طرف موزو گا میزائل چلنے کا خوفناک دھماکہ سنائی دیا۔ میں یہ دھماکہ سن رپریشان ہو گیا اور درختوں کے جھنڈ کی طرف دوڑ پڑا۔ اسی لمحے ایک اور دھماکہ سن رپریشان ہو گیا اور درختوں کے جھنڈ کی طرف دوڑ پڑا۔ اسی لمحے ایک اور دھماکہ سنائی دیا اور اس کے ساتھ ہی میں نے آپ کی چیخ سنی تو میں اور تیزی سے دوڑا اور پھر میں ن آپ کو جھنڈ میں زمین پر پڑے ہوئے دیکھا۔ آپ کے سر میں گہرا زخم حا اور اس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ ساتھ ہی موزو گا میزائل گن بھی پڑی ہوئی تھی۔ میں آپ کی طرف لپکا اور پھر میں نے دیکھا کہ آپ کی حالت بے حد خراب ہے تو میں گھبرا گیا۔ وہاں ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے میں آپ کا خون روکتا۔ آپ کی حالت لمحہ بے لمحہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔ اسی لئے میں نے آپ کو اٹھا کر کامنے پر لا دا اور ہیملی کا پٹر کی طرف دور پڑا۔ مجھے آپ کی زندگی بچانے کے علاوہ

باتی سب کچھ بھول گیا تھا۔ پھر میں نے آپ کو ہیلی کا پڑھنے میں لٹایا اور ہیلی کا پڑھاڑا کر
یہاں کیدو لے آیا۔ یہاں آپ کو فوری طور پر ایک جنپی ہسپتال پہنچایا گیا۔ یہاں
ڈاکٹر نے سر توڑ کوشش کی لیکن آپ کا خون ہی نہ رک رہا تھا اور آپ کی حالت بے حد
نازک ہو گئی تھی لیکن ڈاکٹر کو گون بے حد قابل ڈاکٹر ہیں۔ آخر کار چند گھنٹوں کی اس کی
سر توڑ کوشش کے بعد آپ کی حالت سنبھل گئی اور آپ کے سر کے زخم سے نکلنے والا
خون رک گیا۔ پھر آپ کو ہوش میں لانے کی کوششیں آئی گئیں اور اب آپ کو دو گھنٹے
بعد ہوش آیا ہے۔ می مجر جو گم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ می مجر جو گم نے واقعی میرے زندگی بچائی ہے یونکہ مجھے واقعی ایسی یہاں کی
ہے کہ میرے جسم پر زخم آجائے تو پھر خون انسانی سے نہیں رکتا۔ بہر حال مجھے فوراً
وہاں سے یہاں لے آئے اور میں بچ گیا اور نہ شاید میں نہ بچ سکتا۔ اب میں ذاتی
طور پر تمہارا منون ہو گیا ہوں“ کرنل جوش نے انتہائی ممنونا نہ لجھے میں کہا۔

”آپ میرے چیف ہیں سر آپ کی زندگی بچانا تو میرا فرض ہے۔ مجھے تو خوشی
ہے کہ میں آپ کے کام آس کا لیکن یہ ہوا کیا تھا آپ نے موزو گا گن فائر کی تھی۔ آپ
شاید بچ بھی رہے تھے“ می مجر جو گم نے کہا۔

”تو تمہیں کسی بات کی خبر نہیں ہوئی“ کرنل جوش نے مسکراتے ہوئے کہا
”سر آپ کی حالت دیکھ کر تو مجھے اور کسی بات کا ہوش ہی نہ رہا تھا“ می مجر
جو گم نے جواب دیا۔

”میں درختوں کے جھنڈ کو دیکھتا ہوا آگے بڑھاتو میں نے دور سے ہی ایک ہیلی
کا پڑھ کو واگ کی طرف آتے دیکھا۔ وہ کافی فاصلے پر تھا لیکن اچانک مجھے اس ہیلی
کا پڑھ کی ایک خاص نشانی نظر آگئی یہ میرا سر کاری ہیلی کا پڑھ تھا“ کرنل جوش
نے کہنا شروع کیا۔

”لیکن سروہ تو کوہ امیزائل سے ہٹ ہو چکا تھا“ می مجر جو گم نے انتہائی

حیرت بھرے لجئے میں کہا۔

”ہم یہی سمجھتے رہے لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ عمران انسان نہیں شیطان ہے وہ نہ صرف فتح نکلے تھے بلکہ وہ شاید اس نیوی والے جزیرے میں چھپے رہے تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمارا ہیلی کا پڑواگ جزیرے پر اترتے دیکھا تو وہ ہیلی کا پڑواگ کی طرف آنے لگے۔ اگر میں اتفاقاً اور ہر نہ چلا جاتا تو وہ اچانک ہمارے سروں پر بیٹھ جاتے اور ہم کامل طور پر بس ہو جاتے۔ بھر حال مجھے یاد آگیا کہ ریڈ آرمی کے ہیلی کا پڑواگ میں ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے جو بیگ رکھا جاتا ہے اس میں موزوگا میزائل گن بھی ہوتی ہے جسے پارس کی صورت میں رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ میں دوڑ کروا پس آیا۔ ہیلی کا پڑے سے میں نے تمہیلا اٹھایا اور واپس جھنڈ میں چلا گیا۔ اب ہیلی کا پڑواگ خص نظر آنے لگ گیا تھا اور وہ واقعی میر اسر کاری ہیلی کا پڑتھا۔ میں نے گن جوڑی اور اس میں میگزین ڈالا اور پھر درخت پر چڑھ کر میں نے ہیلی کا پڑ کا نشانہ لیا۔ موزوگا میزائل اگر درست نشانے پر پڑ جائیت و پھر گن شپ ہیلی کا پڑ کے بھی پلک جھکنے میں لکھاے اڑا دیتا ہے۔ ہیلی کا پڑ سیدھا واگ کی طرف آ رہا تھا اور مجھے جب اندازہ وہ گیا کہ وہ موزوگا میزائل گن کی ریخ میں آ گیا ہے تو میں نے ٹریگر دبا دیا اور میر انشانہ درست ثابت ہوا۔ میزائل پلک جھکنے میں ہیلی کا پڑ کے آگے کی طرف کے نچلے حصے میں جہاں جوڑ ہوتا ہے لگا اور ہیلی کا پڑ کے فضا میں ہی پر زے اڑ گئے اور میں نے اپنی آنکھوں سے ہیلی کا پڑ کے لکڑوں کے ساتھ انسانی لاشیں بھی سمندر میں گرتی ہوئی دیکھی تھیں۔ اب میں نے یقینی طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمه کر دیا تھا اس لئے میں سرت کی شدت سے چینتا ہوا نیچے اترنے لگا۔ اور تمہاری آواز بھی میرے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔ چنانچہ میں نے اپنی طرف سے تو کم بلندی سمجھتے ہوئے چھلانگ لگا دی لیکن مجھے اندازہ لگانے میں غلطی ہوئی تھی۔ بلندی میرے اندازے سے زیادہ تکلی اس لئے نیچے گر کر میں

سنچل نہ سکا اور پلٹ کر گرا اور اس کے ساتھ ہی میرا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا
اور اب مجھے ہوش آیا ہے۔ کرتل جوش نے کہا۔

”اوہ پھر تو ڈبل مبارک ہو سا آپ نے آخر کار اس شیطان گروہ کا خاتمہ کر رہی
دیا۔ ویسے بھی چیف ہیں آپ ہی انہیں ختم کر سکتے تھے۔ میجر جو گم نے انتہائی
خوشامد انس لجے میں کہا۔

”اب ہم بھی سیف ہیں اور اب واگ میں موجود کروڑوں اربوں کی کرنی بھی
سیف ہو گئی ہے۔ اب تمام خطرے ختم ہو گئے ہیں۔ کرتل جوش نے مرت
بحرے لجے میں کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اسے اچانک ایک بار پھر آنکھوں کے
سامنے سیاہ دھبے سے پھیلتے محسوس ہونے لگا۔

”اوہ اوہ میری آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے کیوں پھیل رہے
ہیں۔ کرتل جوش نے کہا۔

”اوہ آپ آرام کریں سر آپ نے بہت زیادہ باتیں کی ہیں۔ آپ آرام کریں
میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔ میجر جو گم نے کہا اور کرتل جوش بیٹھ پر لیٹ گیا اور اس
نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر آگیا لیکن اب کرتل جوش کا ذہن دوبارہ
سنچل گیا تھا۔

”اب میں ٹھیک ہوں۔ کرتل جوش نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے
کہا۔

”سر آپ کے سر پر کافی گہرا خم آیا تھا شاید کسی پتھر کا نوکیلا حصہ سر میں گھس گیا تھا
اس لئے آپ کو آرام کی شدید ضرورت ہے۔ ڈاکٹر نے کہا اور کرتل جوش نے
مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔



عمران کے تاریک ذہن میں روشی نمودار ہوئی تو پھر یہ روشی پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں تو اسے اپنے جسم میں شدید ترین درد کی لہریں سی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ یہاں اس قدر تیز تھیں کہ عمران کے منہ سے کراہ نکل گئی۔

”آپ کو ہوش آگیا عمران صاحب۔ اس کے گاؤں میں صدر کی آواز پڑی تو عمران نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔“.....
”لیئے رہیں آپ شدید زخم ہیں آپ کے سینے پر زخم آگیا لیکن ہم ٹھیک تھے اور آپ بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر ہم نے آپ کو سنجالا اور یہاں لے آئے۔ پانی میں گرنے کی وجہ سے آپ کا خون تو بند ہو گیا لیکن آپ کو ہوش نہ آ رہا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ کو ہوش آگیا۔“..... صدر نے کہا۔

”لیکن تمہارا یہ لجھہ کیوں افسرده ہے۔ کیا مطلب، باقی ساتھی کہاں ہیں۔“..... عمران نے یگنھت چونک کر کہا۔
”وہ تنوری کو تلاش کر رہے ہیں۔ میں آپ کی وجہ سے یہاں ہوں۔“..... صدر نے اور زیادہ افسرده لجھے میں کہا تو عمران بے اختیار تڑپ کر اٹھ گیا۔

”کیا کیا ہوا تنوری کو کہاں ہے وہ۔“..... عمران نے انتہائی بے چین سے لجھے میں کہا۔

”وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ گیا ہے۔ اس کی لاش کو تلاش کیا جا رہا

ہے۔..... صدر نے آہستہ سے کہا۔

”کیا کیا کہہ رہے ہو۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا مجھ سے پہلے میرا کوئی ساتھی نہیں مسکتا۔ نہیں یہ کیا کہہ رہے ہو نہیں، نہیں“..... عمران نے یکخت کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن دوسرا ہے لمحے وہ کھڑا کرو اپس نیچے گرنے لگا تو صدر نے اسے سنبھال لیا۔

”عمران صاحب ایسا ہو چکا ہے۔ بھر حال اللہ کے کاموں میں کس کا دل ہے“..... صدر نے اور زیادہ افسوس دلچسپی میں کہا۔

”اوہ نہیں صدر ایسا ملت کا ہو۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ تنویر زندہ ہے۔ وہ مر نہیں سکتا کہاں ہے وہ، کہاں گرا تھا وہ، مجھے وہاں لے چلو میں خود اسے تلاش کروں گا“..... عمران نے انتہائی پریشان لمحے میں کہا۔

”عمران صاحب آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم نے کم کوشش کی ہوگی۔ آپ کو تقریباً ایک گھنٹے بعد ہوش آیا ہے۔ اس دوران ہم نے سمندر کو دور دور تک چھان مارا ہے لیکن تنویر کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ اب بھی میرے علاوہ باقی ساتھی حتیٰ کہ جولیا بھی اسے تلاش کر رہی ہے“..... صدر نے کہا۔

”اوہ اوہ مجھے بتاؤ پانی کی لہریں کس طرف ہہہ رہی ہیں۔ مجھے بتاؤ“..... عمران نے بے چین سے لمحے میں کہا۔

”اونچہ جدھر سے ہمارا ہیلی کا پڑا آرہا تھا۔ اونھر بہہ رہی ہیں۔ میں نے ان لہروں کو دیکھ کر بہت دور تک اسے تلاش کیا ہے لیکن وہ نہیں ملا“..... صدر نے جواب دیا۔

”لہریں کیدو کی طرف سے آ رہی ہیں شاید“..... عمران نے کہا۔

”ہاں آ تو اونھری سے رہی ہیں لیکن جامغرب کی طرف رہی ہیں“..... صدر نے جواب دیا۔

”اوہ اوہ تم اس جزیرے کے اس طرف اسے تلاش کرو جدھر کیڈو ہے۔ جاؤ جلدی کرو“..... عمران نے پیختے ہوئے کہا۔

”ادھر ادھر وہ کیسے جا سکتا ہے۔ نہیں عمران صاحب ادھر تو نہ وہ جا سکتا ہے“..... صدر نے کہا۔

”یو ننس جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ جاؤ ورنہ میں خود جاؤں گا“..... عمران نے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بڑسا گیا تھا۔

”آپ لیئے رہیں میں جاتا ہوں ادھر چیل کرتا ہوں“..... صدر نے عمران کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

”جاو جلدی جاؤ وقت ضائع نہ کرو“..... عمران نے اور زیادہ پیختے ہوئے کہا۔

”صدر صدر، تنوریل گیا ہے۔ وہ زندہ ہے“..... اچانک دور سے جولیا کی مسرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو صدر بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ یہ آواز اسی طرف سے آرہی تھی جدھر کیڈو جزیرہ تھا۔

”اوہ اوہ خدا یا تیرا شکر ہے“..... صدر نے بے اختیار ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا ادھر کو بڑھ گیا۔

”یا اللہ تو رحیم و کریم ہے تو نے میری دعا کی لاج رکھ لی ہے۔ یا اللہ تو بڑا مہربان ہے“..... عمران نے یگخت سر کو زمین پر رکھتے ہوئے انتہائی گلوگیر لمحے میں کہا۔ وہ مسلسل یہی ورد کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ اٹھا تو اسی لمحے اس کے ساتھی دور سے دوڑتے ہوئے آتے دکھائی دیئے۔ تنوری کو کیپن ٹکلیں نے کامنے پر اٹھایا ہوا تھا جبکہ صدر، جولیا اور نائگر تیزی سے اس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے۔

”یا اللہ تیرا شکر ہے تو نے میری دعا کی لاج رکھ لی“..... عمران نے لمبے لمبے

سنس لیتے ہوئے کہا۔

”عمران تنوری زندہ ہے۔ یا اللہ تو کتنا رحیم ہے“..... جولیا نے قریب ۲ کر انہائی مسرت بھرے لجے میں کہا۔

”ہاں اللہ تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے“..... عمران نے مسلکاتے ہوئے جواب دیا۔ اسے اپنی تکلیف وغیرہ سب بھول گئی تھی۔

”آپ کو ہوش آگیا پاس شکر ہے“..... نائیگر نے قریب آ کر کہا۔

”ہاں اللہ کا شکر ہے یہ وہ حقیقی ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ مردے کو زندہ کر دیتا ہے۔ وہی سب کچھ ہے وہی سب کچھ ہے“..... عمران نے کہا اور اسی لمبے کیپٹن ٹکلیل نے تنوری کو نیچے لٹا دیا۔ تنوری بے ہوش تھا۔ اس کے سر پر کئی جگہ پر زخم تھے لیکن ان سے خون نہ بہہ رہا تھا۔

”اس کے منہ میں پانی ڈالو“..... عمران نے تنوری کو دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا سر ہلائی ہوئی چشمے کی طرف دوڑ پڑی۔

”اسے اٹھا کر چشمے کے قریب لے جاؤ جلدی کرو اس کی حالت خراب ہے“..... عمران نے کہا تو کیپٹن ٹکلیل نے جھک کر تنوری کو دوبارہ اٹھایا۔ صدر بھی ساتھ شامل ہو گیا اور پھر وہ اسے اٹھائے تیزی سے چشمے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران اٹھا اور اس نے بھی چلنے کی کوشش کی۔ اس کا جسم ابھی تک لڑکھڑا رہا تھا۔ نائیگر نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔

”نہیں، مجھے چھوڑ دو میں خود جاؤں گا“..... عمران نے کہا اور پھر آہستہ آہستہ خود ہی چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ کچھ فاصلے کے بعد اس نے اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال لیا اور اب وہ درست طور پر چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ نائیگر اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ پھر جب وہ چشمے پر پہنچ تو تنوری کو اس وقت ہوش آ رہا تھا۔

”یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو نے میری دعا کی لاج رکھ لی۔ تیرا لاکھ لاکھ شکر

ہے۔..... عمران نے تنوری کے قریب جا کر کہا اور پھر وہ زمین پر بیٹھ گیا۔

”اوہ اوہ تمہاری حالت بھی خراب تھی۔ اب کیا محسوس کر رہے ہو۔..... جولیا نے یک لخت عمران کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

”اللہ کا شکر ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

”عمران صاحب تنوری کو نائیگر نے اسی طرف سے دریافت کیا ہے جدھر کیدھو ہے۔ اپ بھی مجھے ادھر ہی بچ رہے تھے حالانکہ ہم سب کا خیال تھا کہ ادھر تنوری کی صورت میں نہیں جاسکتا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں تنوری کی فطرت کو سمجھتا ہوں اور مجھ سے زیادہ اور کون سمجھے گا۔ آخر یہ میرا رقیب رو سیاہ اور سوری رقیب رو سفید بلکہ اب تو رقیب رو زرد ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیسی فطرت؟۔..... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

”تنوری نے لازماً جزیرے کی طرف تیرنے کی کوشش کی ہو گی لیکن سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے اس کا توازن درست نہ رہا ہو گا اس لئے لامحالہ یہ سائیڈ پر ہو گیا ہو گا اور اس صورت میں بھر حال وہ کیدھو والی سائیڈ پر ہی پہنچ سکتا تھا۔ کہاں سے ملا تھا یہ۔..... عمران نے بات کرتے کرتے نائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”یہ ساحل کے نیچے ایک کھاڑی میں اونچھے پڑے ہوئے تھے۔ مجھے اچانک خیال آ گیا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ جدوجہد کرتے ہوئے ادھر نہ چلے گئے ہوں۔..... نائیگر نے جواب دیا تو عمران مسکرا دیا۔ اسی لمحے تنوری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

”مم مم میں کہاں ہوں۔..... تنوری نے لاشوری انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا۔

”فی الحال تو واگ جزیرے پر ہو۔ ویسے اگر تمہاری متیابی میں چند لمحے مزید تاخیر ہو جاتی تو تمہاری بجائے ہم سب جنت میں پہنچ جاتے“..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار نہس پڑے اور پھر تنوری بے اختیار انھر بینچ گیا۔

”تم ٹھیک ہو عمران، تم ٹھیک ہو۔ میں نے تمہاری حالت خراب دیکھی تھی۔ میں نے تمہیں پکڑ کر صفا تھلے جانے کی کوشش کی تھی لیکن پھر نجاتے تم کہاں چلے گئے“..... تنوری نے انتہائی بے چین سے لبھے میں لہا اور عمران اس کی اس حالت میں بھی اپنے متعلق بے چین دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

”تم ادھر سائیڈ پر کیسے چلے گئے تھے۔“ تم تمہیں دوسروی طرف تلاش کرتے رہے“..... صدر نے کہا۔

”میرا ذہن میرے قابو میں نہ آ رہا تھا۔ اس جزیرے پر پہنچنے کی کوشش کرتا رہا پھر شاید میں جزیرے تک پہنچ بھی گیا لیکن اس کے بعد مجھے کچھ خبر نہ رہی“..... تنوری نے کہا۔

”تم لاشوری طور پر جدوجہد کرتے رہے ہو۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے میری دعا کی لاج رکھ لی ہے۔ میں اس کا شکر گزار ہوں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”صرف تمہاری ہی نہیں اللہ تعالیٰ نے ہم سب کی دعاؤں کی لاج رکھی ہے“..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے بہت پہلے اللہ تعالیٰ سے انتہائی خلوص دل سے دعا مانگی تھی کہ میرا کوئی ساتھی میری موجودگی میں مجھ سے نہ پھر رے اور پھر اس دعا کے بعد مجھے جو قلبی سکون ملا تھا اس سے میں سمجھ گیا تھا کہ میری دعا قبول ہو گئی ہے اور اب جبکہ مجھے ہوش آیا اور صدر نے مجھے بتایا کہ تنوری ہم سے پھر گیا ہے تو مجھے اس لئے یقین نہ آ رہا تھا کہ ابھی میں تو زندہ ہوں پھر تنوری کیسے پھر سکتا ہے۔ پہلے میں مرؤں گا پھر تمہارے ساتھ جو ہو

سو ہواں لئے میں نے صدر سے کہا کہ تنور نہیں مر سکتا۔ وہ زندہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تنور زندہ ہے۔ عمران نے کہا تو سب اس کے بے پناہ خلوص و محبت بھرے جذبات کو دل کی گہرائیوں تک محسوس کرنے لگے۔

”خدا نہ کرے کہ تمہیں کچھ ہو۔ خبردار اگر آئندہ منہ سے ایسی بات نکالی۔ جو یا نے یکنخت پھاڑ کھانے والے بچے میں کہا۔ اس نے پھر بھی عمران کے لئے موت کا الفاظ منہ سے نہ کا لاتھا اور عمران کے ساتھ ساتھ باتی سب ساتھی بھی بے اختیار نہیں پڑے۔

”عمران صاحب، ہمارے ہیلی کا پیر کو موزوں کایز اہل گن سے نشانہ بنایا گیا تھا۔ یہاں درختوں کے جنڈے کے نیچے ایک موزوں گن موجود تھی جس میں میگرین بھی موجود تھا اور جب ہم آپ کو کھینچ کر ساحل کی طرف لے آ رہے تھے تو ہم نے ایک ہیلی کا پیر کو بھی اڑ کر کیدوں کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔ صدر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

”ظاہر ہے یہ کیدوں جزیرے کے لوگ ہی ہوں گے۔ عمران نے کہا۔

”لیکن وہ ہمیں بہت کر کے فوری انکل کیوں گئے تھے۔ صدر نے کہا۔

”باس وہاں ایک خون آلو دنو کیا پتھر بھی موجود تھا اور اس کے ساتھ خون کی کچھ مقدار بھی زمین میں جذب نظر آئی تھی۔ شاید کوئی زخمی ہوا تھا۔ ناسیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

”اے کیا ہوا۔ عمران نے چونک کر پوچھا

”باس میں نے وہاں ایک جھاڑی میں ایک سیاہ تھیلا اور کچھ سامان دیکھا تھا اس وقت چونکہ تنور صاحب کا مسئلہ تھا اس لئے میں نے اسے نظر انداز کر دیا تھا۔ اب مجھے یاد آیا ہے میں وہ لے آتا ہوں۔ ناسیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ناسیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ تھیلا تھا۔

”اس میں کیا ہے“..... عمران نے پوچھا تو نائیگر نے تھیلا کھول کر وہیں الثا دیا اور عمران چونک پڑا۔

”اوہ اوہ اس میں تو ہنگامی حالات سے بچنے کے لئے اسلوب ہے۔ شاید موزو و گن بھی اس میں تھی اس لئے یہ وہاں موجود تھا۔“..... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیے لیکن دوسراے لمحے عمران بے اختیارا چھپل پڑا۔

”کیا ہوا عمران صاحب“..... صدر نے کہا۔

”وہ وہ کہ کہاں ہے جو ہم پیش سیکشن سے لے آئے تھے“..... عمران نے نائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اوہ وہ تو سمندر میں ہی گری۔ میں ابھی سے کمر سے باندھنے کے لئے ایڈ جسٹ کرہی رہا تھا کہ وہا کہ ہو گا“..... نائیگر نے شرمندہ سے لجھے میں کہا۔

”اور وہ ڈبلیو ڈبلیو بھی سمندر میں قابو ہو چکا ہے عمران صاحب و راصل یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا کہ ہم سنجل ہی نہ سکے تھے“..... صدر نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا لیکن دوسراے لمحہ وہ بے اختیارا چھپل پڑا۔

”اوہ اوہ ایسا بھی ممکن ہے“..... عمران نے کہا۔

”کیا ممکن ہے عمران صاحب“..... صدر نے کہا۔

”نائیگر صدر کے ساتھ جاؤ اور جا کر چیک کرو مارکو ٹائم رین کے مرکز کو ڈی کوٹ تو نہیں کر دیا گیا“..... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیارا چھپل پڑے۔

”کیا مطلب یہ کیسے ہو سکتا ہے“..... صدر نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”جاو جا کر معلوم کرو“..... عمران نے بے چین لجھے میں کہا تو نائیگر اور صدر دونوں تیزی سے مڑے اور دوڑتے ہوئے جھنڈے سے باہر چلے گئے۔ کیپن ٹکلیل بھی مرکران کے پیچے چلتا ہوا جھنڈے سے باہر چلا گیا۔

”یہ خیال تمہیں کیسے آیا ہے“..... جولیا نے پوچھا جبکہ تنوریا لیے ہی آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا۔

”دیکھو پہلے انہیں آئے تو“..... عمران نے کہا اور جھوڑی دیر بعد دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”میرا خیال درست ثابت ہوا ہے شاید“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب وہ واقعی ڈمی کوت ہو چکا ہے میں با قاعدہ ڈی کونگ کٹ بھی موجود ہے“..... چند مجوہ ابعد صدر نے دوڑ کر جھنڈ کے اندر رکتے ہوئے کہا۔

”ویری گڈ چلو“..... عمران نے اختتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی تنوری بھی اٹھنے لگا۔

”جولیا تنوری کو سہارا دے کر لے آؤ“..... عمران نے جولیا سے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔

”نہیں اب میں ٹھیک ہوں تمہارا شکریہ“..... اسی لمحے عقب سے تنوری کی آواز سنائی دی۔

”صغر تم جا کر اسے سہارا دو ورنہ اب یہ گر گیا تو مسئلہ بن جائے گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے صدر سے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ تنوری جولیا کا سہارا نہیں لینا چاہتا اور پھر وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔

”باس بارک ہو مار کو قسم رین کا سر کٹ ختم ہو گیا ہے“..... اسی لمحے دور سے ٹائیگر کی مرت بھری آواز سنائی دی۔

”سر کٹ ختم ہو گیا اتنی جلدی کیسے“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”باس پے ہوئے کوئے کی ڈھیری ابھی تک وہاں موجود تھی۔ میں نے کوئلہ اٹھا کر اس پر ڈال دیا اور واقعی سر کٹ فوراً آف ہو گیا۔“..... ٹائیگر نے مرت

بھرے بجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں یہ کارنامہ خود سر انجام دینا چاہتا تھا بہر حال ٹھیک ہے۔ ان خوفناک ریز سے نجات ملی ورنہ اس سرکٹ نے واقعی اس بارہ میں عذاب میں ڈال دیا تھا“..... عمران نے مسلکراتے ہوئے کہا۔ جولیا اور اس کے ساتھی صدر اور تنوری کے چہرے بھی سرت سے تخلی اٹھے۔

”اے ڈی کوٹ کس نے لیا ہوا“..... جولیا نے حیرت بھرے بجھے میں کہا۔

”می مجر جو گم اور سرکش جو شن نے“..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل

پڑے۔

”کیا کیا مطلب اوه تو یہ لوگ یہاں موجود تھے“..... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

”ہاں ہم پر فائز بھی کرنل جوش نے کیا ہو گا جبکہ وہ می مجر جو گم اس وقت اسے ڈی کوٹ کرنے میں مصروف ہو گا۔ پھر شاید کرنل جوش درخت سے گر کر شدید زخمی وہ گیا تو می مجر جو گم سب کچھ بھول گیا اور اسے ہیلی کا پٹر میں ڈال کر کیدھو لے گیا ہو گا۔ مجھے یہ خیال اس لئے آیا ہے کہ موزو گا گن کا صرف ایک فائر ہوا اور ہمارا خصوصی ساخت کا ہیلی کا پٹر تباہ ہو گیا۔ ایسا نشانہ کسی انتہائی تربیت یا فتنہ آدمی کا ہی ہو سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ وہ آدمی خصوص جوڑ کو نشانہ لے سکتا ہے جسے اس خصوصی ہیلی کا پٹر کی ساخت کا علم ہو۔ اس طرح میرا خیال کرنل جوش کی طرف گیا لیکن کرنل جوش اکیلا یہاں آ کر کچھ نہیں کر سکتا تھا اور نہ بظاہر اس کے یہاں آئے کی کوئی وجہ تسمیہ نظر آتی تھی اس لئے یقیناً وہ می مجر جو گم سمیت یہاں آیا ہو گا تاکہ بار کو قلم ریز کے سرکٹ کے مرکز کو ڈی کوٹ کر کے اسے ختم کرے اور جزیرہ اوپن کر سکے کیونکہ اس کے خیال کے مطابق ہمارا ہیلی کا پٹر کو بر امیز اُنل سے تباہ ہو چکا ہے“..... عمران نے کہا۔

”یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گیا کہ وہ زخمی ہو گیا اور یہ لوگ فوراً یہاں سے نکل گئے ورنہ تو وہ اطمینان سے ہم سب پر فائز کھول سکتے تھے“..... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں اللہ تعالیٰ واقعی رحیم و کریم ہے جسے ہم اتفاقات سمجھتے ہیں وہ بھی اس کی حکمت کا حصہ ہوتے ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”عمران صاحب اب وہ سلسلہ چین پر ہمیں چیک کر رہے ہوں گے اور انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم زندہ بیان میں موجود ہیں اور اب جبکہ عارکو قلم ریز کا سر کٹ ختم ہو چکا ہے اس لئے اب تو وہ یہاں شاہزادی اہل بھی فائز کر سکتے ہیں۔ اب تو وہ کام کرے گا“..... کیپن شکلیں نے کہا تو عمران نے اختیاراً چل پڑا۔

”اوہ ہاں واقعی چلو ہمیں واپس اس جہنم میں جانا چاہئے بلکہ جہنم کی بجائے کوئی ایسی کھاڑی تلاش کرو جو سطح سے کافی نیچے ہوتا کہ ہم سکرین پر نظر نہ آ سکیں“..... عمران نے کہا تو وہ سب واپس چل پڑے۔

”لیکن عمران صاحب اب ہم یہاں سے نکلیں گے کیسے؟“..... صدر نے کہا۔

”مجھے یقین ہے کہ اگر وہ ہمیں سکرین پر چیک نہ کر سکتے تو پھر وہ یہاں آئیں گے“..... عمران نے کہا اور صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے کیدر سے مخالف سمت میں جزیرہ کی سطح سے کافی نیچے ایک بڑی سی کھاڑی تلاش کر لی اور وہ سب وہاں پہنچ گئے جبکہ عمران کے کہنے پر وہ سیاہ تھیلا بھی وہاں لے آیا گیا اور موزو گا گن بھی۔

”اب دعا کرو کہ وہ یہاں آ جائیں ورنہ واقعی اس بارہم ایڑیاں رگڑ رگڑ کر یہاں ختم ہو جائیں گے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔



کر قل جوش بیڈ پر لیٹا ہوا تھا کہ کمرے کا دروازہ ایک دھاکے سے کھلا تو کر قل جوش نے چونک کردیکھا۔

”سر سر وہ پا گیشائی زندہ ہیں سروہ واگ جزیرے پر موجود ہیں سر“..... دروازے میں سے دو فرکر آتے ہوئے میجر جوم نے انتہائی پریشان سے لجھے میں کہا تو کر قل جوش بے اختیار اچل کرناٹھ بیٹھا۔

”کیا کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے خود موزوں کا گن سے ہیلی کا پڑ تباہ کیا ہے اور میرے سامنے ان کی لاٹیں مندر میں گردی تھیں۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو“..... کر قل جوش نے چیختے ہوئے لجھے میں کہا۔

”میں نے خود سکرین پر انہیں دیکھا ہے سر۔ آپ چلیں اور خود دیکھ لیں۔ وہ وہاں موجود ہیں سر“..... میجر جوم نے کہا تو کر قل جوش تیزی سے بیڈ سے نیچے اتر اور پھر اڑ کھڑا تا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ میجر جوم نے اسے سہارا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے مشین روم میں پہنچ گئے۔

”دیکھیں سر، یہ دیکھیں“..... میجر جوم نے کہا اور کر قل جوش کی آنکھیں حیرت سے چھیلتی چلی گئیں کیونکہ واقعی واگ جزیرے پر ایک عورت اور پانچ مرد موجود تھے۔ وہ اس جگہ موجود تھے جہاں مارکو ٹم رینز کے سر کٹ کا مرکز تھا۔

”یہ یہ تو ایکریکی ہیں۔ یہ عورت بھی ایکریکی ہے“..... کر قل جوش نے چند لمحوں بعد کہا۔

”سر میں ان کا کلوڑاپ سکرین پر لاتا ہوں۔ ان میں سے دو کام اسک میک اپ آدھے سے زیادہ اور چکا ہے۔ آپ دیکھ لیں وہ ایشیائی ہیں“..... میجر جوم نے کہا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپ پریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر سکرٹا چلا گیا اور اب صرف وہی منظر سامنے تھا

جس میں وہ سب لوگ اکٹھے کھڑے تھے۔

”ہاں یہ میک اپ میں ہیں۔ ان کے لباسوں کی حالت بتا رہی ہے کہ یہ سمندر سے باہر نکلے ہیں۔ ہاں یہ وہی لوگ ہیں لیکن یہ فتح کیسے گئے، ان میں سے کوئی بھی ہلاک نہیں ہوا۔ یہ کیسے ممکن ہے؟“..... کرنل جوش نے بڑا بلاتے ہوئے کہا۔

”اوہ سرانہوں نے مارکو ٹھرم رین کا سرکٹ بھی ختم کر دیا ہے۔ اب جزیرہ اوپن ہو چکا ہے۔“..... می مجر جو گم نے کہا۔

”کیا کیا کہہ رہے ہو؟“..... کرنل جوش نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔

”مر جب میں نے سکرین اوپن کی تو میں نے انہیں وہاں کھڑے دیکھا تو مجھے شک پڑا۔ چنانچہ میں نے چینگ کی تو مارکو ٹھرم رین کا سرکٹ موجود تھا۔ چونکہ جب میں آپ کو وہاں سے اٹھا کر لایا تو اس وقت میں سرکٹ کے مرکز کوڈی کوٹ کر چکا تھا۔ انہوں نے اس سے فائدہ اٹھایا اور اس پر پا ہوا کوئلہ ڈال کر سرکٹ ختم کر دیا۔“..... می مجر جو گم نے کہا۔

”لیکن اب یہ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“..... کرنل جوش نے ہوفٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یہ زیادہ سے زیادہ جزیرہ اوپن کر لیں گے لیکن سری یہاں سے باہر نہیں جاسکتے کیونکہ ان کے پاس نہ کوئی لانچ ہے اور نہ ہی ہیلی کا پڑا۔“..... می مجر جو گم نے جواب دیا۔ اب وہ اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔

”اوہ اوہ یہ تو جا رہے ہیں یہ کہاں جا رہے ہیں؟“..... کرنل جوش نے یہ لفخت چوٹکتے ہوئے کہا اور می مجر جو گم نے سکرین کی طرف دیکھا تو واقعی عمران اور اس کے ساتھی مرکر درختوں کے جھنڈ کی طرف جا رہے تھے۔

”معلوم نہیں سرشار یا وہاں درختوں کے جھنڈ میں جا رہے ہوں؟“..... می مجر جو گم نے کہا۔

”انہیں چیک کرتے رہو“..... کرٹل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر سکرین پر منظر ساتھ ساتھ بدلتا چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی درختوں کے جھنڈ میں سے ہوتے ہوئے دوسری طرف گئے اور پھر وہ اچانک جزیرے کی سطح سے نیچے اتر کر سکرین سے قابو ہو گئے۔

”کیا کیا مطلب کیا یہ سمندر میں اتر گئے ہیں؟“..... کرٹل جوشن نے حیران ہو کر کہا۔

”نہیں سر پائی تو کافی نیچے ہے۔ یہ یہ کھاڑی میں چھپ رہے ہیں“..... میجر جوگم نے لہاؤ کرٹل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ اوہ اب میں ان کا مقصد سمجھ لیا ہوں۔ ان کا خیال ہو گا کہ انہیں چیک نہیں کیا جا رہا ہو گا اس لئے یہ کھاڑی میں چھپے رہیں گے اور ہم جزیرے کو خالی سمجھ کر جب دوبارہ وہاں جائیں گے تو یہ ہم روپ ٹوٹ پڑیں گے“..... کرٹل جوشن نے کہا۔

”لیں سر آپ واقعی بے حد ذہین ہیں سر“..... آپ نے درست تحریک کیا ہے میجر جوگم نے انتہائی خوشامد انہے لجھے میں کہا۔

”اوہ اوہ میجر جوگم اگر مار کو تھم رین کا سر کٹ ختم ہو چکا ہے تو پھر تو اب شار میزائل وہاں کام کر سکتا ہے اوہ اوہ شار میزائل فائر کرو ان پر“..... کرٹل جوشن نے اچانک اچھلتے ہوئے کہا اور اس کا اندازایا تھا جیسے اسے اب اس بات کا خیال آیا ہو۔

”لیں سر واقعی سر لیکن اب تو یہ لوگ دوسری طرف ہیں۔ سطح پر میزائل فائر نگ سے تو یہ ہلاک نہ ہوں گے“..... میجر جوگم نے کہا۔

”تم میزائل کو عین اس جگہ نارگٹ کرو جہاں سے نیچے اترے ہیں۔ وہ پوری جگہ ہی اڑا و پھر تو یہ ہلاک ہو جائیں گے“..... کرٹل جوشن نے کہا۔

”اوہ لیں سر میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ لیکن سر ایسی صورت میں نام میزائل کیوں نہ فائر کر دیا جائے اس طرح جزیرے کا یہ پورا حصہ ہی ختم ہو جائے گا۔ پانی سے بھی نیچے تک“..... می مجر جوم نے کہا۔

”ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرو لیکن کسی طرح ان بدر وحوں کو ہلاک کر دو“..... کرل جوش نے کہا تو می مجر جوم نے اشاعت میں سر ہلایا اور پھر تیزی سے اٹھ کر وہ دوڑتا ہوا سائیڈ سیکشن کی طرف بڑھ گیا۔

”آخر یہ لوگ کس طرح ہلاک ہوں گے کوئی تو طریقہ ایسا ہو جس سے ان کی موت یقینی ہو جائے“..... کرل جوش نے بڑے بے بس سے انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا۔ حوزی دری بعد می مجر جوم واپس آگیا۔

”سر میں نے نام میزائل ایڈ جسٹ کر دیا ہے۔ اب ان کی موت یقینی ہو گی سر“..... می مجر جوم نے کہا۔

”کاش ایسا ہو جائے“..... کرل جوش نے کہا اور می مجر جوم نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک بٹن پر لیں کیا تو تیز سیٹی کی آواز دور سے سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد سکرین پر ایک شعلہ سا واگ جزیرے کی طرف بڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ می مجر جوم نے اب سکرین پر پورے جزیرے کو کور کیا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد یہ شعلہ جزیرے کے اس حصے سے جا فکریا جہاں درختوں کا جھنڈ تھا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر سرخ رنگ سا پھیلتا چلا گیا اور پھر سیاہی چھا گئی۔

”سراب ان کی موت یقینی ہو چکی ہے۔ اب تو یہ ہر صورت میں ہلاک ہو گے ہوں گے“..... می مجر جوم نے سرت بھرے لجھے میں کہا۔

”لیکن مجھے کیسے یقین آئے گا“..... کرل جوش نے کہا پھر آہستہ آہستہ سکرین صاف ہوتی گئی تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ جہاں نام میزائل جزیرے

سے نکلا یا تھا وہاں کا پورا حصہ غائب ہو چکا تھا۔ اب وہاں سمندر کا پانی پھیلا ہوا تھا۔
”اوہ وہ لاشیں کلوڑاپ میں لے آؤ۔ مجھے ایک لاش نظر آئی ہے“..... کرٹل
جوشن نے یک لخت چینتھے ہوئے کہا تو میجر جوم نے تیزی سے کنٹروینگ مشین کی ناب
گھمانا شروع کر دی اور سکرین پر اس حصے کا منظر تیزی سے الہترا چلا گیا جہاں پہلے
جزیرہ تھا اور اب سمندر نظر آ رہا تھا۔

”اوہ اوہ بیان اوہ تھینک کا ذمیہ ختم ہو گئے ہیں۔ یہ سب ختم ہو گئے ہیں۔ تھینک
گاؤ،“..... کرٹل جوشن نے یک لخت انتہائی سرعت بھرے لجھے میں کہا لیکن میجر
جوگم کے بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے۔ اس نے کوئی تبرہ نہ کیا تھا۔ وہاں پانی میں واقعی
ایک عورت اور پانچ مردوں کی لاشیں تیرتی پھر رہی تھیں۔

”ہاں یہ ختم ہو گئے اب ختم ہو گئے ہیں۔ لس اب آف کرو سکرین اور وہاں دو
لانچیں سمجھوتا کہ یہ جا کر ان کی لاشیں اٹھالا گئیں۔ جلدی کرو ایسا شہ ہو کہ یہ لاشیں تیرتی
ہوئی سمندر میں دو نکل جائیں“..... کرٹل جوشن نے انتہائی پر جوش لجھے میں کہا۔
”سر یہ لاشیں کئی پھٹی ہوئی نہیں ہیں صحیح سالم ہیں“..... میجر جوم نے آخر کار
وہ کہہ دیا جو اس کے ذہن میں تھا۔

”یہ کھاڑی میں تھے ان پر براہ راست تو میز اکل نہیں گرا ہو گا اور تم احمق تو نہیں
ہو گئے۔ سمندر پر زندہ انسان لاشوں کی طرح کیسے تیر سکتا ہے ننسس“..... کرٹل
جوشن نے غصیلے لجھے میں کہا تو میجر جوم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سکرین
آف کی اور پھر ڈرامسیز کا بٹن آن کر کے اس نے تیزی سے کال دینا شروع کر
دی۔

”اوہ اوہ ٹھہرو۔ رک جاؤ، بند کرو یہ کال“..... اچانک کرٹل جوشن نے تیز لجھے
میں کہا تو میجر جوم نے جلدی سے ڈرامسیز آف کر دیا۔

”اس میز اکل سے اگر جزیرہ اوپن ہو گیا ہو گا تو یہ لوگ اندر جا کر کرنی کو بھی

چیک کر سکتے ہیں اس لئے انہیں مت بھیجو،..... کرنل جوشن نے تیز لمحے میں کہا۔
”میں سر لیکن پھر کیا ہم وہاں جائیں،..... می مجر جو گم نے کہا۔

”ہاں میں تمام چینگٹ کر کے وہیں سے ٹرانسمیٹر پر آبدوز کال کر لوں گا،..... کرنل جوشن نے کہا۔

”مر جب تک ان پا کیشیاں یوں کی موت کنفرم نہ ہو جائے آپ کو وہاں نہیں جانا چاہئے۔ ویسے یہ جزیرہ اوپن بھی ہو گیا ہو گا تب بھی پریس سکیشن اور اس کے گودام سامنے تو نہ ہوں گے۔ می مجر جو گم نے کہا تو کرنل جوشن چونک پڑا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں ان لاشوں پر یقین نہیں آ رہا،..... کرنل جوشن نے کہا۔

”میں نے ایک امکانی بات کی ہے سر۔ ایسا ہے کہ ہم لائن پر صرف می مجر فو نما نچو اور ایک دوسرا آدمی وہاں بھیج دیتے ہیں۔ وہ ٹرانسمیٹر اپنے ساتھ لے جائیں گے پھر وہاں جا کر وہ لاشیں چیک کریں گے اور پھر ہمیں ٹرانسمیٹر پر اطلاع دیں گے۔ جب کنفرمیشن ہو جائے تب آپ وہاں جائیں اور سر اگر آپ مزید رارکھنا چاہتے ہیں تو پھر ان دونوں کو ختم بھی کیا جاسکتا ہے۔..... می مجر جو گم نے کہا۔

”اوہ وہاں یہ ٹھیک ہے۔ ویسے بھی یہ لاشیں دور بھی نکل جائیں تو پھر بھی انہیں لائن کے ذریعے چیک کیا جاسکتا ہے اور وہاں ان لاشوں کو یہاں لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں صرف کنفرمیشن چاہئے اور بس۔ ٹھیک ہے کرو کال اور بھیجو می مجر فو نما نچو کو،..... کرنل جوشن نے کہا اور می مجر جو گم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



عمران اپنے ساتھیوں سمیت کھاڑی میں موجود تھا۔ وہ سب اپنے اگلے اقدام کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔

”عمران صاحب اگر انہوں نے ہمیں سکرین پر چیک کر لیا ہے تو وہ یہاں نہیں آئیں گے اور ہم کب تک اس کھاڑی میں بیٹھے ان کا انتظار کرتے رہیں گے“..... صدر نے کہا۔

”تم بتاؤ کہ کیا گریں۔ ہمارے پاس ندائی ہے اور نہ ہی جیلی کا پٹر۔ تنوری اور میں زخمی بھی ہیں“..... عمران نے ایک طویل سائنس لیتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں اس جزیرے کو اونپن کر کے اس کے اندر جانا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ اندر کوئی لائن، کوئی کشتی یا کوئی ایسی چیز موجود ہو جسے استعمال کیا جاسکتا ہو“..... اچانک کیپٹن ٹکلیل نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

”اوہ ہاں ویری گڈ اندر اور کچھ ہونہ ہوا محالہ ٹرانسمیٹر تو ضرور موجود ہو گا اور ٹرانسمیٹر مل جائے تو میں اپوری باچان حکومت کو یہاں بلاسکتا ہوں اور اب ایسا ہونا بھی چاہئے کیونکہ اب کرنل جوش کھل کر سامنے آ گیا ہے اور اس کی یقیناً اب یہ کوشش ہو گی کہ وہ یہاں سے جعلی کرنی غائب کر دے تاکہ اس کے خلاف کسی قسم کا کوئی ثبوت بھی نہیں مل سکے“..... عمران نے کہا۔

”لیکن جزیرہ اونپن کس طرح ہو گا“..... جولیا نے کہا۔

”اس ڈھکن والا حصہ تو ٹرانپڑے گا جیسا کہ ہم نے بہت پہلے پروگرام بنایا تھا“..... عمران نے کہا۔

”لیکن کس طرح ہمارے پاس تو اب ایسا کوئی ہتھیار بھی نہیں ہے“..... جولیا

نے کہا

”تم اگر صرف غصیلی نظروں سے اس حصے کو دیکھ لتو وہ بیچارہ اٹ پھوٹ جائے گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدر بے اختیار نہیں پڑا۔

”سبحیدگی اختیار کرو عمران، اس وقت صورت حال انتہائی نازک ہے۔ ہم زندہ توفیق گئے ہیں لیکن بے وست و پا ہو کر رہ گئے ہیں۔“..... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”تو کیا سنجیدہ ہو جانے سے راست پالگ جائیں گے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سبحیدگی سے سوچنے سے کوئی نہ کوئی ترکیب سمجھ میں آئی جاتی ہے۔“..... جولیا نے اپنی بات پر بعطفتی۔

”خواری بے چارہ تو سنجیدہ رہ کر تھک گیا ہے لیکن اس کے ذہن میں تو اب تک کوئی ترکیب نہیں آئی۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب کیسی ترکیب۔“..... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

”رقابت میں کامیاب ہونے کی۔ کیوں خواری کوئی ترکیب سمجھ میں آئی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرے سر میں شدید درد ہے اس لئے تم مجھے تو معاف ہی رکھو۔“..... خواری نے آہستہ سے کہا وہ آنکھیں بند کئے ایک سائیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔

”اوہ، اوہ کیا زیادہ درد ہے۔ اوہ یہاں تو کوئی دو باجھی نہیں ہے۔“..... جولیا نے خواری کی بات پر یکخت انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ خواری کے سر کے زخم بگڑ رہے ہیں اس لئے درد ہو رہا ہے۔“

”مجھے بھی سینے میں درد محسوس ہو رہا ہے۔“..... اس بار عمران نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”باس اگر آپ اجازت دیں تو میں باہر چیلنج کروں، ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ہیلی کا پٹر کی بجائے لانچوں پر آئیں۔“..... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے ناسیگر نے کہا۔

”تم ایسا کرو کہ درختوں کے جھنڈ میں سے کسی ایسے درخت پر چھپ کر بیٹھو کہ تم چیکنگ بھی کر سکو اور سکرین پر بھی نظر نہ آ سکو۔ تمہاری بات درست ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ لوگ ہیلی کا پڑ پڑی آئیں اور اگر وہ لاپچوں پر آئے تو یقیناً وہ پہلے جزیرے کے چاروں طرف چکر لگائیں گے اور یہ کھاڑی بالکل سامنے ہے۔“..... عمران نے کہا تو نایکر تیزی سے اٹھا اور کھاڑی سے نکل کر اوپر سطح پر چڑھتا چلا گیا لیکن دوسرا بے لمحے وہ بڑی طرح اچھل پڑا۔

”باس باس کیدوں کی طرف سے میزائل فائر ہوا ہے۔ وہ بھی آسمان کی طرف بلند ہو رہا ہے۔“..... نایکر نے چیختے ہوئے کہا۔

”اوہ، اوہ سمندر میں اتر جاؤ اور تیرتے ہوئے جزیرے سے دور بہت جاؤ، اٹھو، اٹھو۔“..... عمران بے اختیار اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہی کہ تنوری بھی اس طرح اٹھا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی بجائے سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور پھر وہ واقعی بجلی کی سی تیزی سے سمندر میں اترتے چلے گئے اور پھر وہ ابھی جزیرے سے کچھ فاصلے پر پہنچے ہی تھے کہ انہائی تیز سیٹی کی آواز کے ساتھ ایک میزائل جزیرے کے اس حصے سے ٹکرایا جہاں درختوں کا جھنڈ اور وہ جگہ تھی جس کے نیچے کھاڑی میں وہ چھپے ہوئے تھے اور پھر ایک قیامت خیز دھماکے کے ساتھ جزیرے کا وہ حصہ ٹکڑوں میں بکھرتا چلا گیا اور اس کی وجہ سے پانی میں اس قدر خونناک مد و جزر پیدا ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسم پانی کے ساتھ ہی اس قدر تیزی سے الٹ پلٹ ہوئے کہ ان کے دماغ بے اختیار سن ہو کر رہ گئے۔ ان کی حالت واقعی خونناک لہروں سے الٹ پلٹ ہونے والے حقیر بنکوں جیسی ہو گئی تھی لیکن جلد ہی اس دھماکے کی شدت ختم ہو گئی اور عمران اور اس کے ساتھی سنبھل جانے میں کامیاب ہو گئے۔

”یہاں میزائل تھا اور اس کا نار گٹ عین وہی جگہ تھی جہاں ہم موجود تھے۔ اس کا

مطلوب ہے کہ ہمیں باقاعدہ سکرین پر چیک کیا گیا ہے اور انہیں معلوم تھا کہ ہم کہاں موجود ہیں۔ اگر ناٹیگر چند لمحے پہلے باہر نہ جاتا تو اس وقت ہماری لاشوں کے گلوے ہی سمندر میں تیر رہے ہوتے۔..... عمران نے پانی میں تیرتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔ اس کے ساتھی بھی اب اپنے آپ کو سنبھال کر اس کے قریب تیرتے ہوئے پہنچ گئے تھے۔

”ہاں اس بار بھی واقعی قسمت نے ہمارے ساتھ دیا ہے عمران صاحب ورنہ فتح نکلنے کا کوئی امکان نہ تھا۔“..... کیپنٹن ٹکلیل نے کہا۔

”لیکن قسمت کب تک ہمارے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ یہ مشن تو لگتا ہے کہ ہماری جائیں لے کر چھوڑے گا۔“..... جو دیانتے کہا۔

”عمران صاحب وہ لوگ اب بھی چیکنگ کر رہے ہوں گے۔“..... صدر نے کہا۔

”ارے ہاں سنواب ہم سب لاشوں کی صورت میں تیرتے ہوئے وہاں جائیں گے جہاں میز اکل فائر ہوا تھا تاکہ ان کی تسلی ہو سکے۔ اپنے جسم اکڑا لو اور پورے جسم کو سیدھا کر کے پانی کی رو پر تیرتے رہو۔ کیا ایسا کر لو گے تم۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں عمران صاحب، اگر جسم کو مکمل طور پر اکڑا لیا جائے تب ہی ہمارا پورا جسم پانی کے اوپر تیر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ ویسے مجھے تو نیوی کے دوران اس کی باقاعدہ پریکش کرائی گئی تھی۔“..... کیپنٹن ٹکلیل نے کہا۔

”تو چلو پھر تم لاشوں کے سپہ سالار مکن جاؤ۔“..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار رہنس پڑے۔

”ٹھیک ہے۔“..... کیپنٹن ٹکلیل نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکنخت ہوا میں اچھلا اور دوسرا لمحے اس کا جسم پانی میں کسی تنخوا کی طرح اکڑا۔

کرتیرنے لگا۔

”لیکن میں تو پانی میں اس طرح اچھل نہیں سکتی۔ بیچے سخت زمین ہو تو اس کے سہارے ہی جسم کو اچھالا جا سکتا ہے ایپن شکل میں یعنی اچھال ہے“..... جولیا نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تمہیں میں اچھال دیتا ہوں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کا بازو پکڑا اور پھر واقعی جولیا سمندر میں اچھلنے والی مچھلی کی طرح ہوا میں اچھلی اور پھر اس کا جسم آگزٹا چلا گیا۔

”گذشو، بس اسی طرح تیرتی رہو“..... عمران نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے سب اسی طرح تیرنے میں کامیاب ہو گئے لیکن وہ اس جگہ سے دور تیر رہے تھے لیکن عمران نے انہیں ایک ایک کر کے جزیرے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔ وہاں گرد اور وہاں ابھی تک فضا میں موجود تھا اس نے عمران کو یقین تھا کہ جب تک یہ وہاں اور گرد صاف نہیں ہو گی اس وقت تک سکرین پر انہیں چیک نہ کیا جاسکے گا اس نے وہ لپک کر انہیں دھکیلتا ہوا اس حصے میں لے آیا اور پھر وہ خود بھی ہوا میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کا جسم بھی کسی لاش کی طرح تیرنے لگا۔ اب وہ اس حصے میں تیر رہے تھے۔ جہاں میزائل فائر ہوا تھا۔

”باس یہ راستہ“..... اچانک ٹانگر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے پلٹ کر پانی میں غوطہ لگایا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

”بس کافی ہے اب ہم کب تک اس طرح تیرتے رہیں گے آؤ“..... عمران نے کہا اور پھر اس سمت تمام افراد نے بھی پلٹ کر پانی میں غوطے لگادیئے۔ چند لمحوں بعد وہ واقعی ایک سرگ نگ نمار استے کے دہانے میں پہنچ گئے جہاں سمندر کا پانی تھوڑا سا بیچے تھا۔ ویسے سمندر کا پانی اندر کافی دور تک چلا گیا تھا۔ شاید میزائل کے دھماکے کی وجہ سے یہ دہانہ کھلا تھا اور پانی چونکہ اچھلا تھا اس نے وہ اندر بھی چلا گیا تھا۔ عمران بھی

اس دہانے سے اندر واصل ہوا اور پھر ایک ایک کے باقی ساتھی بھی اندر واصل ہو گئے۔ وہ اب اس سرگ میں چلتے ہوئے گہرائی میں اترتے چلے جا رہے تھے۔ گو سرگ تاریک تھی لیکن ان کی آنکھیں اندھیرے میں بھی دیکھنے کے قابل ہو گئی تھیں۔

”اس کا مطلب ہے کہ جو کام میں جولیا کی عصیانی نظروں سے لینا چاہتا تھا وہ اس نام میزائل نے کر دیا ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”کرنل جوش نے یہ میزائل تو ہمیں بلک کرنے کے لئے فائر کیا ہو گا لیکن قدرت نے اس میزائل کی وجہ سے یہ دہانہ کھول دیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ دہانہ کھولنا ہمارے بس میں نہ تھا“..... صدر نے کہا اور ایک بار پھر سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ سرگ ایک موڑ کاٹ کر ایک بہت بڑے بال نما کرے میں جا کر ختم ہو گئی۔ بال میں مختلف مشینیں نصب تھیں۔ عمران جو سب سے آگے تھا جیسے ہی بال میں داخل ہوا یک لخت بال کی چھت سے تیز روشنی کا دھارا سا نکلا تو عمران بے اختیارا چھل کر پیچھے ہٹا لیکن دھارا ویسے تھی رہا۔

”اوہ تو یہاں لائن کا آٹومیک نظام ہے“..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ روشنی کیا کسی جزیئر سے پیدا ہو رہی ہے“..... جولیا نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”نہیں اس قدر تیز روشنی جزیئر سے نہیں پیدا ہو سکتی۔ یہاں لازماً ایمک بیٹریاں استعمال کی گئی ہیں“..... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”عمران صاحب مجھے چکرا رہے ہیں۔ میری آنکھوں کے آگے سیاہ دھبے آنے لگ گئے ہیں“..... اچانک تنوری نے کہا تو سب بے اختیار اس کی طرف متوجہ ہو

”اوہ اوہ یہاں آ کیجھن کی کمی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ بہر حال اب دہانہ کھل گیا ہے اس نے ابھی آ کیجھن کی کمی دور ہو جائے گی لیکن تم بیٹھ جاؤ۔ صدر اس کا خیال رکھو میں یہاں سے ایک جنسی میڈ یکل باکس تلاش کرتا ہوں اور ناگینہ تم باہر جا کر جزیرے کے اوپری حصہ پر لیٹ جاؤ۔ بیٹھنا یا کھڑے نہ ہونا ورنہ سکرین پر نظر آ جاؤ گے اور ایمانہ ہو کوہ لوگ کوئی اور خوفناک میزائل فائر کروں اور ہم اندر ہی دب کر ختم ہو گئیں،..... عمران نے کہا تو تنوری وہیں موجود ایک لرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ناگینہ تیزی سے مڑا اور واپس سرگ کی طرف پڑھ گیا۔

”عمران صاحب میرا خیال ہے کہ یہاں کے بارے میں کوئی تفصیلی فائل لازماً موجود ہوگی۔ اس سے یہاں کے بارے میں تفصیلات معلوم ہو جائیں گی۔ آپ میڈ یکل باکس تلاش کریں میں اور صدر اس دوران وہ فائل تلاش کرتے ہیں۔..... کیپشن ٹکلیل نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر ایسی فائل دستیاب ہو جائے تو پھر سارا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا،..... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا اور پھر ایک سائیڈ روم میں اسے ایک الماری میں ایک جنسی میڈ یکل باکس مل گیا۔ وہ اسے اٹھا کر واپس آیا اور اس نے اسے تنوری کے قریب رکھا اور پھر اسے کھول کر اس کا جائزہ لینے لگا۔

”گذی یہ تو عمر و عیار کی میڈ یکل زنبیل ہے،..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا تو جو لیا اور تنوری دونوں بے اختیار نہیں پڑے۔ پھر عمران نے تنوری کو دو مختلف انجشش لگائے اور پھر اس کے سر کے زخموں کو صاف کر کے ان پر بینڈ ٹھک کر دی۔ اسی لمحے صدر واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک عجیب ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔

”عمران صاحب یہ دیکھیں یہ ٹرانسمیٹر لیکن اس کی ساخت عجیب ہے،..... صدر نے کہا تو عمران نے چونک کر اس ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا۔

”اوہ اوہ یہ تو مونو ناپ ٹرانسپر ہے۔ اس کی کال کسی کچھ سے کچھ نہیں ہو سکتی۔
اوہ ویری گد“..... عمران نے اس کے ساتھ سے ٹرانسپر لیتے ہوئے کہا۔

”صفدر عمران بھی زخمی ہے تم ایسا کرو کہ پہلے اس کی بینڈنچ کر دو پھر کام ہوتا رہے گا۔“..... جولیا نے کہا۔
”ارے نہیں اس کی ضرورت نہیں“..... عمران نے کہا۔
”نہیں جیسا میں کہہ رہی ہوں ویسے کرو، تجھے تمہاری زندگی اور صحت ہمیں سب سے زیادہ مطلوب ہے۔“..... جولیا نے غصیلے لہجے میں لہا۔

”کاش تم نے لفظ ہمیں کی بجا نے مجھے کہہ دیا ہوتا تو بینڈنچ کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔“..... عمران نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا تو صفر بے اختیار نہ پڑا جبکہ جولیا نے بے اختیار منہ دوسرا طرف کر لیا جبکہ تنوری نے بے اختیار ہونٹ بھیجنچ لئے لیکن اس نے کوئی بات نہ کی تھی۔

”مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ آئیے میں آپ کی بینڈنچ کر دوں“..... صفر نے کہا۔

”کاش زخمی دل کی بھی بینڈنچ کسی طرح ہو جاتی۔“..... عمران نے کری پڑھتے ہوئے دزدیدہ ناظروں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کی بینڈنچ جو توں سے کی جاسکتی ہے اور چونکہ تم خاموش نہیں رہو گے اس لئے میں بھی کیپٹن شکلیل کے ساتھ فائل تلاش کرنے جا رہی ہوں جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس طرف کو بڑھ گئی جدھر کیپٹن شکلیل گیا تھا۔ صفر نے عمران کے سینے پر موجود زخموں کی نہ صرف بینڈنچ کر دی بلکہ اس نے عمران کی ہدایات کے مطابق اسے بھی دو مختلف انجگشن لگا دیئے۔

”اب کیا محسوس کر رہے ہو تنوری۔“..... عمران نے اپنی ٹریننگ سے فارغ ہوتے ہی تنوری سے پوچھا۔

”اب میں ٹھیک ہوں“..... تھویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب یہ فائل یہ دیکھیں اس میں یہاں کے بارے میں سب کچھ موجود ہے“..... اچانک دور سے کیپٹن ٹکلیل کی تیز آواز سنائی دی اور وہ سب اس طرف متوجہ ہو گئے پہنچوں بعد کیپٹن ٹکلیل نمودار ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کی فائل موجود تھی۔ جو لیا بھی اس کے ساتھ ہی آ رہی تھی اور کیپٹن ٹکلیل نے قریب آ کر فائل عمران کے ہاتھ میں دے دی۔ عمران نے فائل ہکولی، فائل میں باریک ٹائپ شدہ بیکھپیں صفحات لفٹنے پر عمران سرسری طور پر انہیں دیکھتا رہا۔ آخر میں ایک تہہ شدہ نقشہ بھی تھا۔

”ویری گڈیہ واقعی اہم فائل ہے۔ اس میں اس جزیرے کے اندر والی راستوں، انتظامات اور دیگر تمام تفصیلات موجود ہیں۔ ویری گڈ، کہاں سے ملی ہے یہ فائل“..... عمران نے انتہائی مسرت بھرے لمحے میں کہا۔

”یہ ایک خفیہ سیف میں موجود تھی۔ میں نے سیف دریافت کر لیا اور سیف کھلا ہوا تھا“..... کیپٹن ٹکلیل نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس بارے میں مزید کوئی بات ہوتی دور سے سرگ میں کسی کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

”یہ نائیگر ہے“..... عمران نے کہا اور اسی لمحے نائیگر ووڑتا ہوا اندر واصل ہوا۔ ”باس کیڈو کی طرف سے ایک لانچ آ رہی ہے۔ اس میں دو آدمی سوار ہیں اور اس کا رخ اسی جزیرے کی طرف ہے“..... نائیگر نے کہا۔

”کتنی دور ہے ابھی“..... عمران نے پوچھا
”بس زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں پہنچ جائے گی“..... نائیگر نے جواب دیا۔

”یہ یقیناً کنفریشن کے لئے آ رہے ہوں گے اور انہیں وہاں سکرین پر بھی چیک

کیا جا رہا ہوگا۔ صدر اور کیپٹن ٹکلیل تمہارے ساتھ جائیں گے۔ جب یہ لائق اس دہانے کے قریب آئے تو تم نے ان دونوں کو زندہ پکڑ کر یہاں لے آنا ہے لیکن لائق کو اس انداز میں پکڑنا ہے کہ وہ سکرین پر نظر نہ آئے اور اگر ان کے ساتھ کوئی سامان یا اسلحہ وغیرہ ہو تو وہ بھی اٹھا لاؤ۔ بہر حال یہ خیال رکھنا کہ کرٹل جوش اور مجر جو گم انہیں سکرین پر پکڑے جاتے نہ دیکھ سکتیں ورنہ وہ یہاں میز انمول کی بارش کر دیں گے۔..... عمران نے کہا تو ماسیگر، صدر اور کیپٹن ٹکلیل سر ہلاتے ہوئے تیزی سے مڑے اور پھر سر گنگ کی طرف بڑھ گئے۔

”اب تمہارا کیا پروگرام ہے جیسے اخیال ہے کہ یہاں ایسا اسلحہ یقیناً موجود ہوگا جس سے اس جزیرے کو مکمل طور پر تباہ کیا جاسکے گا۔“..... جولیا نے کہا۔

”اس فائل میں تو کسی اسلحہ وغیرہ کا ذکر نہیں ہے۔ شاید انہیں یہ تو قعہ ہی نہ تھی کہ یہاں بھی بھاری اسلحہ کسی کام آ سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔
”پھر اسے کیسے تباہ کیا جائے گا۔“..... جولیا نے کہا۔

”ان لوگوں کو آنے والے سے بات چیت کے بعد ہی کوئی صورت حال سمجھ میں آئے گی۔“..... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد سر گنگ میں کئی افراد کے قدموں کی آوازیں ابھریں تو عمران نے جولیا اور تنور پر ٹینوں کی نظریں سر گنگ کے دہانے کی طرف جم گئیں۔ چند لمحوں بعد صدر اور کیپٹن ٹکلیل اندر واصل ہوئے تو ان دونوں نے اپنے کامدھوں پر ایک ایک بے ہوش آدمی کو اٹھایا ہوا تھا۔

”ماسیگر کہاں ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”وہ لائق کو پکڑ کر کے باہر ہی ٹھہرے گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ مزید لائقیں آ جائیں۔“..... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک بڑے سے سیاہ رنگ کے تھیلے کو نیچے رکھا اور پھر کامدھے پر لدمے ہوئے آدمی کو

اس نے فرش پر لٹا دیا۔ کیپن ٹکلیل نے بھی اپنے کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو نیچے لٹا دیا تو عمران بے اختیار چونکہ پڑا کیونکہ یہ کیپن فومانچو تھا۔ وہ اس وقت اس سے مل چکا تھا جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت مہماں بن کر لپڑا پر گیا تھا۔

”کوئی پر ابلم تو نہیں ہوا“..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں ناٹکیر سمندر میں اتر گیا تھا۔ پھر لامبی جیسے ہی آہستہ آہستہ چینگ کرتی ہوئی غار کے دریانے پر پہنچی تو ناٹکیر نے اسے دہانے کے قریب ٹکلیل دیا اور ہم دونوں اچھل کر لامبی پر چڑھے اور یہ دونوں ایک ایک ضرب سے ہی بے ہوش ہو گئے“..... صدر نے جواب دیا۔

”بڑے خلمند لوگ ہیں باقی ضریب بچائیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صدر نے پڑا۔

”تھیلے کا سامان فرش پر ڈالو“..... عمران نے کہا اور صدر نے تھیلے کو کھولا اور فرش پر الٹ دیا۔ اس میں میز اُل گن، دو مشین گنیں اور ایک ٹرانسمیٹر تھا اور اس کے ساتھ ساتھ گنوں کا فالتو میگرین تھا۔

”اس فومانچو کو کرسی پر بٹھاؤ اور پھر بیلٹ سے اس کے ہاتھ پاندھ دو“..... عمران نے کہا تو صدر نے اس کی بہایات کی تعییل شروع کر دی۔

”اب اسے ہوش میں لے آؤ“..... عمران نے کہا تو صدر نے ہاتھ ہٹائے اور پھر وہ خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ کیپن ٹکلیل پہلے ہی کرسی پر بیٹھے چکا تھا جبکہ فومانچو کا ساتھی ویسے ہی بے ہوشی کے عالم میں فرش پر اہوا تھا۔ حکوڑی دیر بعد فومانچو نے کراچتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اپوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ہاتھ عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھنے سکا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار

اچھل ساپڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات تھے۔

”تم تم زندہ ہو، یہ کون سی جگہ ہے؟..... فومنچو نے انتہائی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”تم ہمیں پہچان نہیں ہوئے ہو۔..... عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”ہاں تم پاکیشی ایجنسٹ ہو لیکن کریل جوشن نے تو بتایا تھا کہ تم ہلاک ہو چکے ہو اور اس نے تمہاری لاشیں سمندر میں تیرتی ہوئی خود رکھی ہیں۔ پھر تم زندہ کیسے ہو گئے؟..... فومنچو نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”ہم تو ایکری بھی ہیں۔ یا تمہیں پاکیشی ایجنسٹ کی نظر آ رہے ہیں؟..... عمران نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”می مجر جو گم نے بتایا تھا کہ تم ایکری بھی میک اپ میں ہو۔ تمہاری تعداد بھی پاکیشی ایجنسٹوں کے برابر ہے اور پھر اس نے سکرین پر تم میں سے دو کے میک اپ بھی ادھر سے ہوئے دیکھے تھے۔..... فومنچو نے جواب دیا۔

”تم بھاں کیا کرنے آئے تھے؟..... عمران نے پوچھا۔

”میں تمہاری لاشوں کو چیک کر کے کنفرم کرنے آیا تھا تاکہ ڈرامیٹر پر کریل جوشن کو اطلاع دے سکوں لیکن یہ کون سی جگہ ہے؟..... فومنچو نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ واگ جزیرہ ہے اور اب میری بات غور سے سن لو۔ تم ریڈ آرمی کے عام ملازم ہو اور اس برے اور بھیانک کھیل میں شریک نہیں ہو جس کھیل میں کریل جوشن اور می مجر جو گم شامل ہیں اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم خواہ مخواہ مارے جاؤ۔ کریل جوشن اور می مجر جو گم نے بین الاقوامی تنظیم ڈولفن کے ساتھ سازش کر کے اس جزیرے کے اندر پر لیں سیکشن بنایا ہوا ہے جس میں جعلی کرنی چھپتی ہے اور باچان حکومت کو اس کا علم نہیں ہے۔ میں نے تمہارے ڈیفس سیکرٹری کو کال کر کے ساری صورت حال بتا

دی ہے۔ وہ یہاں پہنچنے والے ہیں۔ ان کے ساتھ ملٹری اٹلی جنس کے اعلیٰ افسران بھی ہوں گے۔ اس کے بعد تم خود جانتے ہو کہ کیا ہو گا اس لئے اب تم بتاؤ کہ تم اس چکر میں ملوث ہونا چاہتے ہو یا نہیں۔ ہاں یا نہاں میں دو ٹوک جواب دو۔”..... عمران نے کہا۔

”مم میرا کسی چکر سے کیا تعلق، میں تو ملازم ہوں لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کریں جو شکم بھی کسی مجرم تینیم کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتا۔“..... فومنچو نے جواب دیا۔ ”تم ڈرامسیٹر اخھاڑا اور کلش جوش کو جاری لاشوں کے بارے میں کنفرم کر دو۔ اس کے ساتھ ہی اسے بتا دو کہ یہاں کا خفیہ راستہ اپن ہو چکا ہے اور تم اندر جا کر سب کچھ دیکھ پکھے ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں میں کریں جو شکم سے غلط بیانی نہیں کر سکتا۔ وہ میرا کورٹ مارشل کراوے گا۔“..... فومنچو نے کہا۔

”اوے کے پھر تم چھٹی کرو۔ صدر اس کی گردن توڑ دو۔“..... عمران نے لفخت انتہائی سرد لبجھ میں کہا اور صدر تیزی سے فومنچو کی طرف بڑھا۔

”رک جاؤ، رک جاؤ کیا تم میری ڈیپنس سیکرٹری سے بات کر سکتے ہو۔“..... فومنچو نے کہا۔

”وہ یہاں آرہے ہیں پھر تم خود ہی ان سے بات کر لینا۔“..... عمران نے کہا۔ ”ٹھیک ہے کراو میری بات، میں تیار ہوں لیکن اگر انہوں نے مجھے واپس بلا لیا تو پھر۔“..... فومنچو نے کہا۔

”تو پھر تم واپس چلے جانا البتہ تمہارا یہ ساتھی یہاں رہے گا۔ تم اس کے بارے میں کوئی بہانہ بھی کر سکتے ہو۔“..... عمران نے کہا۔ ”ٹھیک ہے، میں تیار ہوں۔“..... فومنچو نے کہا۔

”اس کے ہاتھ کھول دو اور ڈرامسیٹر اسے دے دو۔“..... عمران نے کہا اور صدر

نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں پر بندھی ہوئی بیلٹ کھول دی اور پھر وہ ڈر انسمیر اٹھانے ہی لگا تھا کہ ڈر انسمیر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

”کرنل جوشن خود کال کر رہا ہے شاید“..... عمران نے کہا اور فونا نچو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ڈر انسمیر لیا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو می مجر جو گم کالنگ اوور“..... بٹن آن ہوتے ہی می مجر جو گم کی خصوصی آواز سنائی دی۔

”میں سر می مجر فونا نچو اپنے گلک بی اوور“..... فونا نچو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم نے رپورٹ نہیں دی اور تمہاری لائچ سمجھی مکاریں پر نظر نہیں آ رہی کہاں ہو تم اور“..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”میں اس وقت واگ جزیرے کے اندر موجود ہوں سر“..... یہاں ایک سرگ کا دہانہ کھلا ہوا تھا۔ میں اس کے اندر آیا تو یہ مشین روم ہے، میں اسے دیکھ رہا تھا کہ کال آگئی اور می مجر فونا نچو نے کہا۔

”تمہارا ساتھی کہاں ہے اور“..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”وہ ہلاک ہو گیا ہے۔ وہ دہانے میں چھلانگ لگاتے ہوئے پیر پھسلنے سے نیچ گر گیا تھا اور ہلاک ہو گیا اور“..... می مجر فونا نچو نے جواب دیا۔

”تمہاری لائچ کہاں ہے اور“..... اس بارہ دوسری طرف سے کرنل جوشن نے پوچھا۔

”اسے میں نے ایک کھاڑی میں ایک پتھر کے ساتھ ہب کر دیا ہے سر اور“..... می مجر فونا نچو نے کہا۔

”ان پاکیشیوں کی لاشوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے، اور“..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”نصراف ایک لاش جزیرے کی ایک کھاڑی میں پھنسی ہوئی موجود ہے سر اور کوئی

لاش نہیں نظر آئی اور،..... فوناچو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے اور اینڈ آل“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی میجر فوناچو نے جیسے ہی راسیمپر آف کیا ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔ دھماکے کے ساتھ ہی انسانی چیخ سنائی دی اور میجر فوناچو کری سمیت نیچے فرش پر گر گیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ میجر فوناچو ہر صرف لاش میں تبدیل ہو چکا تھا بلکہ اس کا جسم بھی سیاہ ہو چکا تھا۔

”ویری بیٹھ، یہ لوگ تو واقعی بے ستم قاتل بن چکے ہیں،“..... عمران نے غراتے ہوئے لجھے میں کہا۔

”وہ اسے ہلاک کرنے پر مجبور تھے عمران صاحب کیونکہ اس نے ان کا راز اوپن کر دیا تھا،“..... صدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میرا خیال ہے کہ اب کر قتل جوش خود یہاں آئے گا،“..... کیپشن شکیل نے کہا۔

”وہ یہاں آ کر کیا کرے گا،“..... جو لیا نے کہا۔

”وہ مولوٹر راسیمپر مجھے دو۔ اب اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں رہا کہ باچانی حکومت کے اعلیٰ حکام کو یہاں بلا کر یہ سب کچھ دکھایا جائے،“..... عمران نے کہا۔

”لیکن تم یہ کیسے ثابت کرو گے کہ کر قتل جوش اس میں ملوث ہے،“..... جو لیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”ہاں تمہاری بات درست ہے۔ پہلے اسے پکڑنا چاہئے،“..... عمران نے کہا۔

”لیکن وہ یہاں آئے گا تو اسے کپڑیں گے،“..... صدر نے کہا۔

”وہ یا میجر جو گم دونوں میں سے کوئی لازماً آئے گا اور یہیں آئے

گا۔..... عمران نے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک بار پھر سرگ میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیئے گئیں۔

”میرا خیال ہے کہ نائیگر کرنل جوشن کے ہیلی کاپٹر کی آمد کی خبر لا رہا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”خدا کرے ایسا ہی ہوتا کہ اس عذابِ مشن سے تو جان چھوٹے۔..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے نائیگر وزیر ہوا اندر واصل ہوا۔

”باس ہیلی کاپٹر آ رہا ہے۔..... نائیگر نے کہا۔

”تو اچھا ہے۔ یہاں سے نکلنے کی اللہ تعالیٰ ہمیں پیدا کر رہا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انٹھ کھڑا ہوا۔

”سب لوگ سائیڈوں پر ہو جاؤتا کہ کرنل جوشن یا مجرم یا دونوں اطمینان سے اندر واصل ہو سکیں۔..... عمران نے کہا۔

”باس وہ اندر گیس بھی تو فائر کر سکتے ہیں۔..... نائیگر نے کہا۔

”وہ تمہاری طرح سائنس وان نہیں ہیں کہ لاشوں کو گیس سے بے ہوش کرتے پھریں۔..... عمران نے کہا تو نائیگر بے اختیار جھینپ سا گیا۔

”عمران صاحب اگر یہ کرنل جوشن یہاں آئے تو پھر اس کا کیا کرنا ہے۔..... صفر نے کہا۔

”فی الحال بے ہوش کرنا ہے پھر دیکھیں گے کہ کیا ہو سکتا ہے۔..... عمران نے جواب دیا اور صفر نے اشبات میں سر ہلا دیا۔ چونکہ بے ہوش پڑا ہوا آدمی اور مجرم فوناچھوکی لاش وہما کے کی وجہ سے اچھل کر ایک طرف پڑی ہوئی تھی اس لئے انہیں ہٹانے کی ضرورت تھی۔ تھوڑی دری بعد انہیں قدموں کی آوازیں سرگ میں سے آتی ہوئی سنائی دیں۔ یہ دو آدمیوں کی آوازیں تھیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب دہانے کی سائیدوں میں دیواروں سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔

قدموں کی آوازیں تریب آئیں اور پھر یکخت رک گئیں۔

”میجر جو گم مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اندر کوئی موجود ہے“..... اچانک کرٹل جوشن کی آواز سنائی دی۔

”مراس میجر فونا نجوکی لاش پڑی ہوئی ہو گی“..... دوسرا آواز سنائی دی۔
”اوہ ہاں واقعی شاید اسی لئے مجھے احساس ہوا ہے“..... کرٹل جوشن کی
اطمینان بھری آواز سنائی دی۔ عمران اور اس کے عاتھی قریب ہی طریقے ہوئے
تھے۔ پھر قدموں کی آوازیں اُنھے بڑھنے لگیں اور چند ہوں بعد کرٹل جوشن اور اس
کے پیچھے میجر جو گم دونوں تیزی سے اندر روانگی ہوئے ہی تھے کہ صفردار کیپشن ٹکلیں
دونوں ان پر بھوکے عقابوں کی طرح جھپٹ پڑے اور کمراہ انسانی چینوں اور پھر کرٹل
جوشن اور میجر جو گم کے فرش پر گرنے کے دھماکوں سے گونج اٹھا۔ صفردار کیپشن ٹکلیں
نے انہیں اس انداز میں اٹھا کر فرش پر ٹھیخ دیا تھا کہ وہ گرنے کے دوران ہی بے ہوش
ہو گئے تھے۔ پھر وہ دونوں ہی ان دونوں پر تیزی سے جھکے اور ان کے کامنڈھوں اور
سروں پر ہاتھ رکھ کر انہوں نے تیزی سے مخصوص انداز میں ان کے سروں کو جھکلے
دیئے تو دونوں کے انتہائی تیزی سے مسخ ہوتے ہوئے چہرے دوبارہ نارمل ہونے
شروع ہو گئے۔

”ناسیگر تم باہر جا کر چیک کرو۔ ہو سکتا ہے کہ ہیلی کا پٹر پائلٹ باہر موجود ہو۔
اسے بے ہوش کر کے اٹھالانا“..... عمران نے کہا تو ناسیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے
دوڑتا ہوا باہر چلا گیا۔

”ان دونوں کو اٹھا کر کر سیوں پر بٹھا دو اور یہاں کہیں رسیاں موجود ہوں گی ان
سے ان دونوں کو اچھی طرح باندھ دو۔ یہ دونوں تربیت یافتہ ہیں۔ یہاں اچانک حملے کی
وجہ سے مار کھا گئے ہیں“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر وہ
ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

”تو بے کس قدر طویل جدوجہد کرنا پڑی ہے ان کو رنگے ہاتھوں پکڑنے کے لئے“..... جولیا نے بھی عمران کے ساتھوں ای کرسی پر بیٹھتے ہوئے طویل سانس لے کر کہا۔

”چیف کو رنگے ہاتھوں پکڑنا آسان نہیں۔ اپنے چیف کو بھی پکڑنے کی ٹرائی کر دیکھو“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”چیف ایکسٹو سے اس کا لیا مقابلہ اور سنو آئندہ ایسی مشالیں دے کر چیف کی تو ہین نہ کیا کرو سمجھے“..... جولیا نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”چیف کی تو ہین، حیرت ہے تو ہین تو اس کی ہوتی ہے جس کی کوئی عزت ہوتی ہے، چیف کی تو“..... عمران نے کہا لیکن دوسرا لمحہ وہ بجلی کی سی تیزی سے انھوں کی ایک طرف ہٹ گیا اور نہ جولیا کا گھومتا ہوا بازوں کی گردان پر پڑتا۔

”یہ جان لو جھو کر ایسی باتیں کرتا ہے“..... تنوری نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”تم باتیں نہ کر کے کیا حاصل کر لیتے ہو جو میں باتیں کر کے حاصل کر لوں گا“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوبارہ آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ناٹیگر واپس آگیا۔

”ہیلی کا پھر خالی ہے باس“..... ناٹیگر نے اندر آ کر کہا۔

”ٹھیک ہے پھر بھی تم باہر ہی ٹھہر و ورنہ تمہیں بھی اپنے چیف کی تو ہین پر غصہ آجائے گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ناٹیگر مسکراتا ہوا تیزی سے مڑا اور باہر چلا گیا۔

”تم باز نہیں آ سکتے بکواس کرنے سے“..... جولیا نے ہونٹ بھیختے ہوئے کہا۔

”آ سکتا ہوں بلکہ اس کے بعد بکواس تو ایک طرف سرے سے بات کرنے کو ہی میری زبان ترس جائے گی“..... عمران نے جواب دیا۔

”اگر ہے تو ایسا کون سا طریقہ ہے جس سے تم بکواس سے باز آ سکو مجھے

بناو۔۔۔ جولیا نے جھلانے ہوئے بجے میں کہا۔

”اس پوری دنیا میں مردوں کو خاموش کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ وہی صدر کے خطبہ نکاح یاد کرنے والا طریقہ،۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مس جولیا آپ ہی خاموش ہو جائیں۔ عمران صاحب کو تو خاموش کرانا ممکن ہے،۔۔۔ صدر نے اگر قتل جوشن کو باندھ کر پیچھے بہتے ہوئے کہا۔

”جس طرح تمہارا خطبہ نکاح یاد کرنا ناممکن ہو چکا ہے چلو میری خاطر نہ ہی تنویر کی خاطر ہی یاد کرو۔۔۔ عمران بھلا کہاں بازاں نے والا تھا۔

”کیا کیا مطلب، میری خاطر کیا مطلب ہوا،۔۔۔ تنویر نے چونک کر کہا۔

”ایک بار یاد کر لے کسی طرح بھی پھر دیکھیں کام کس کے آتا ہے،۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار نفس پڑے۔

”تم صرف باتیں ہی کر سکتے ہو اور میں،۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم خود بناو تنویر کی موجودگی میں اور میں کیا کر سکتا ہوں،۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے بجے میں کہا تو سب ایک بار پھر نفس پڑے۔

”اسی لئے زندہ بھی ہو۔ یہ ذہن میں رکھنا،۔۔۔ تنویر نے بھی ہستے ہوئے کہا۔

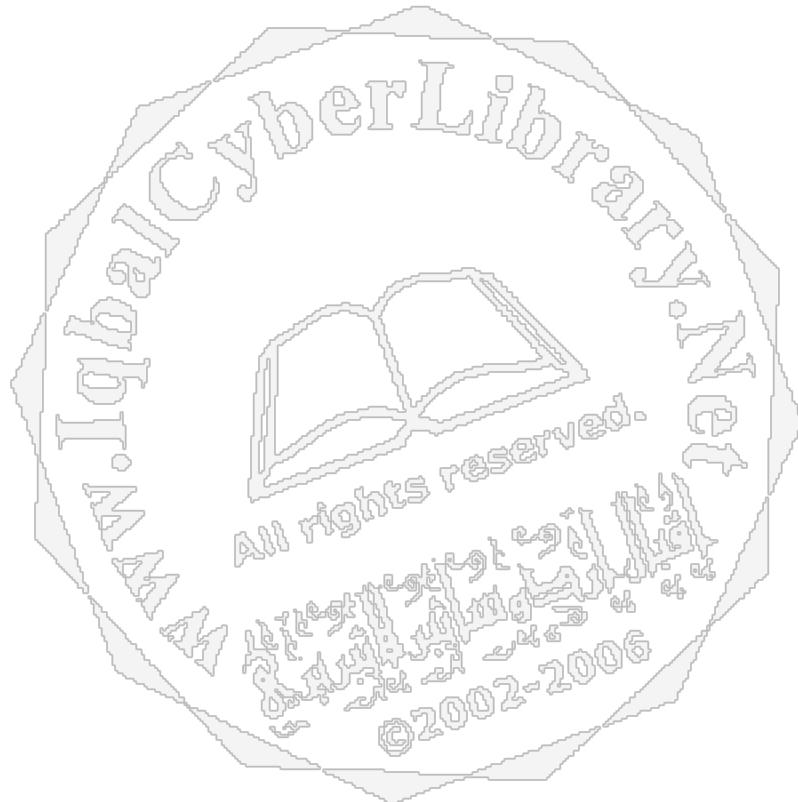
”فضول باتیں مت کیا کرو تنویر،۔۔۔ جولیا نے تنویر پر آنکھیں لگاتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ بھلا عمران کے بارے میں ایسے ریمارکس کہاں برداشت کر سکتی تھی۔

”عمران صاحب اب انہیں ہوش میں لایا جائے،۔۔۔ کیپٹن فلکلیل نے اچانک کہا۔ وہ شاید اب اس موضوع کو بدلتا چاہتا تھا۔

”انہیں انہیں ابھی بے ہوش رہنے دو پہلے ہم یہاں کی مکمل تلاشی لیں گے پھر انہیں ہوش میں لے آئیں گے،۔۔۔ عمران نے سمجھدہ بجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رہ کری سے اٹھ کھڑا ہوا اور سب نے اثبات میں مر

ہلا دیئے۔





باقان کے ڈیپنس سیکرٹری اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھے کہ ساتھ پڑے ہوئے اخراج کام کی مترجم گفتگو نجاشی۔ انہوں نے سراٹھا کر ایک نظر اخراج کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ پر ڈھونڈھا کر رسیور اٹھا لے۔

”لیں“..... ان کے لجھے میں خاصی تختی تھی کیونکہ جب وہ اہم کاموں میں مصروف ہوں تو ان کے حکم کے مطابق انہیں کسی طرح بھی ڈسٹریب ٹرینیٹ نہیں کیا جاتا تھا۔ ”مرپا کیشیا کے ایک آدمی علی عمران کی ڈرامہ نسیمیر کال موصول ہو رہی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر آپ نے اس کی کال فوری طور پر اٹھانے کی تو باچان کے انتہائی اہم جزیرہ کیڈو کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے“..... دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری نے انتہائی معدود رت خواہانہ لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”علی عمران اور اے آڈرنسیمیر“..... ڈیپنس سیکرٹری نے قدرے پر پیشان ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ عمران سے اچھی طرح واقف تھے۔ ایک بار باچانی حکومت نے ایک انتہائی اہم مشن پر پا کیشیا سیکرٹریس کی طرف سے علی عمران اور اس کے ساتھی کو بھیجا گیا تھا لیکن جب ڈیپنس سیکرٹری اس عمران سے ملے تو وہ بے حد پر پیشان ہوئے کیونکہ وہ انہیں ایک احمدی اور مسخرے نوجوان سے زیادہ کچھ اور نظر نہ آ رہا تھا۔ چونکہ ان کے ذاتی تعلقات پا کیشیا کی وزارت خارجہ کی سیکرٹری سر سلطان سے تھے اور سر سلطان کے ذریعے ہی پا کیشیا سیکرٹریس کے چیف سے خصوصی درخواست کی گئی تھی اس لئے انہوں نے سر سلطان سے اس عمران کے بارے میں بات کی تو سر سلطان نے انہیں یقین دلایا کہ عمران ان کا پر ابلم حل کر دے گا اور پھر وہی ہوا۔ عمران نے انتہائی حیرت انگیز ذہانت اور کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چند روز میں ہی وہ مشن مکمل کر لیا جو

باقاںی حکومت کے لئے نہ صرف انتہائی پریشان کن بلکہ تقریباً لا تخل مسئلہ بنا ہوا تھا۔ تب سے ڈیپنس سیکرٹری اس کے بے حد مداح ہو گئے تھے۔ اس کے بعد بھی کئی بار عمران سے ان کی ملاقات ہوئی تھی اور وہ اس کے مزاج اور افتادیع کو سمجھ گئے تھے لیکن وہ اس کی کارکردگی اور ذہانت کے تہہ دل سے قائل تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جب انہیں بتایا گیا کہ علی عمران کی ٹرانسمیٹر کال ہے تو وہ فوراً کال اٹھا کر نے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔

”کیا مسئلہ ہوئے ہے۔ اس عمران کا لیڈو سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟..... ڈیپنس سیکرٹری نے بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اچانک ان کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور وہ بے اختیار پونک پڑے کیونکہ انہیں یاد آ گیا تھا کہ انہیں حکومت کے ایک خفیہ ادارے سے رپورٹ ملی تھی کہ کوئی بین الاقوامی مجرم تنظیم جزیرہ کیڈو کے سلسلے میں کام کر رہی ہے اور انہوں نے کریل جوش کو خصوصی مینگ میں کال کر کے اسے ہدایات دی تھیں کہ وہ اس سلسلے میں کام کرے۔ اس کے بعد وہ غیر ملکی دوسرے پر چلے گئے تھے اور ان کی واپسی آج ہی ہوئی تھی۔ اسی لمحے افس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک ٹرانسمیٹر ڈیپنس سیکرٹری کے سامنے رکھا اور پھر واپس چلا گیا۔ جب وہ نوجوان کمرے سے باہر چلا گیا تو ڈیپنس سیکرٹری نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پر لیں کر دیا۔

”ڈیپنس سیکرٹری باچاں فرام دیں اینڈ اوور“..... ڈیپنس سیکرٹری نے بڑے با وقار لبجھ میں کہا۔

”علی عمران ایم ایس سی ڈی ایس سی (اکسن) فرام دیں شارت اوور“..... دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی اور شگفتہ آواز سنائی دی تو ڈیپنس سیکرٹری صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ چونکہ انہوں نے اپنے

نقرے کے آخر میں فرام وس اینڈ کہا ہے اس لئے عمران نے اینڈ کے تقابل شارٹ کا لفظ کہہ دیا ہے۔

”کیا بات ہے عمران صاحب آپ نے کیوں کال کی ہے، اوور“..... ڈیفس سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”جناب آپ حکومت کے بہت بڑے افر ہیں اور مجھے بڑے بڑے افسروں سے بات کرنے کا بڑا شوق ہے تاکہ کل میں اپنے ملنے والوں پر رعب ڈال سکوں کہ میری بات ہمیشہ بڑے بڑے افسروں سے ہوتی ہے۔ ویسے بھی ایسا کیمرہ ایجاد نہیں ہوا کہ بات چیت کے ساتھ ساتھ اتنے فاسدے کے باوجود وہم دونوں کا اکٹھا فوٹو بھی کھج جاتا تو پھر تو بڑا پختہ ثبوت ہوتا اور میں اس فوٹو کو فریم کرا کر اپنے ڈرائیکٹ روم میں لے کر سکتا اور“..... عمران کی زبان روائی ہو گئی تھی۔

”عمران صاحب میں اپنی غلطی پر مغدرت چاہتا ہوں۔ واقعی مجھے اس انداز میں نہیں پوچھنا چاہئے تھا۔ اوور“..... ڈیفس سیکرٹری نے فوراً ہی مغدرت خواہانہ لجھے میں کہا کیونکہ وہ کئی بار عمران سے مل چکے تھے اور انہیں معلوم تھا کہ اگر انہوں نے مغدرت خواہانہ انداز نہ اپنایا تو عمران کی زبان روکنا کم از کم ان کے بس کی بات نہ رہے گی اور چونکہ عمران نے کیڈو اور نقسان کا حوالہ دیا تھا اس لئے وہ کال ختم بھی نہ کرنا چاہتے تھے۔

”پھر تو واقعی آپ بہت بڑے بلکہ عظیم آدمی ہیں ورنہ ہمارے ملک میں تو بڑے افسر مغدرت کا لفظ ہی مدتیں پہلے بھول چکے ہیں۔ بہر حال آپ کا وقت بے حد قیمتی ہے سناء ہے کہ سونے کے بھاؤ بھی مل جائے تب بھی قیمت پوری نہیں ہو سکتی اس لئے اب میں اصل بات پر آرہا ہوں اور اصل بات یہ ہے کہ اگر آپ بذات خود کیڈو کے قریب واگ جزیرے پر تشریف لے آئیں تو اس سے نہ صرف باچان کا بھلا ہو گا ہو سکتا ہے کہ آپ کا بھی ساتھ ہی بھلا ہو جائے ورنہ پھر مجھے باچان کے پرائم منٹر

صاحب کو بطور مہمان خصوصی یہاں بانا پڑے گا اور،..... عمران نے کہا تو ڈیپنس
سیکرٹری صاحب بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا کیا مطلب واگ جزیرے پر کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔
جہاں تک میری معلومات ہیں واگ جزیرہ کیڈو کے قریب تھے لیکن وہ تو غیر آباد
جزیرہ ہے اور،..... ڈیپنس سیکرٹری نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

”اس وقت میں اس جزیرے سے آپ کو کال آر رہا ہوں اور الگ میری یہاں
موجودگی کے باوجود آپ اسے غیر آباد کہنے پر مصر ہیں تو پھر یہاں ریڈ آرمی کا چیف
کریل جوشن اور اس کا ساتھی اور کیڈو کا مشین روم انجمن ریڈ آرمی کا مجر جو گم بھی موجود ہے
اوور،..... عمران نے کہا۔

”کریل جوشن بھی واگ جزیرے پر موجود ہیں کیوں، اس سے بات کرائیں
اوور،..... ڈیپنس سیکرٹری نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

”سوری جناب وہ اس وقت بات کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں اور دوسرا
بات یہ بھی سن لیں کہ ریڈ آرمی آپ کے تخت ہے اور بالآخر آپ اس کے فائدہ دار
بنتے ہیں اور اگر یہ بات پر اکٹم نشر صاحب اور چیف سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں
برہار است پہنچ گئی کہ کریل جوشن کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم کے آلہ کار بن کر کام کر
رہے ہیں تو آپ خوف سوچ لیں کہ کیا نتائج نکل سکتے ہیں اس لئے میں نے
مناسب سمجھا کہ آپ خود یہاں تشریف لے آئیں اور سب کچھ خود ملاحظہ کر لیں۔
اس کے بعد آپ جائیں اور حکومت باچان۔ اوور،..... عمران نے کہا تو ڈیپنس
سیکرٹری کی پیشانی پر یگنخٹ شکنون کا جال سا پھیلتا چلا گیا۔

”کریل جوشن اور مجرم تنظیم کا آلہ کار اور نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے اور پھر
حکومت باچان کے مقابلات تو کیڈو جزیرے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ واگ جیسے
جزیرے سے حکومت باچان کو کیا دچپی ہو سکتی ہے اور،..... ڈیپنس سیکرٹری نے

انہتائی الجھے ہوئے لجھے میں کہا۔

”یہی دلچسپی تو میں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں۔ سر اگر آپ نہیں آ سکتے تو مجھے بتا دیں لیکن پھر آپ مجھ سے گلنہیں لے ریں گے۔ اور...“ عمران نے کہا۔

”ہوا کیا ہے۔ پچھے بتا میں تو سہی اور...“.....ڈینقس سیکرٹری نے کہا۔

”تفصیل بتانے کا تو وقت نہیں ہے البتہ آپ کی قسمی کے لئے اتنا بتا دیتا ہوں کہ ایک بین الاقوامی مجرم ڈولفن جو جعلی کرنی چھاپتی ہے اس نے اسرائیل سے مل کر پا کیشیا اور تمام اسلامی ممالک کے خلاف انہتائی بھی انک سازش کی ہے۔ ڈولفن کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ انہتائی جدید ترین مشینی سے کسی بھی ملک کی جعلی کرنی چھاپتی ہے جسے جعلی ثابت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسرائیل نے یہ سازش اس لئے کی کہ ڈولفن کے ذریعے پا کیشیا اور تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنی چھاپ کر اسے پا کیشیا اور تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنی چھاپ کر اسے پا کیشیا اور تمام اسلامی ممالک میں پھیلا کر ان کی معیشت جام کر دی جائے۔ چونکہ ڈولفن زیادہ تر ایکریمیا اور یورپی ممالک کی جعلی کرنی چھاپتی تھی اس لئے اس نے اپنے پریس سیکشن کو بچانے کے لئے اسے پہلے کیڈو پر رکھا ہوا تھا لیکن جب کیڈو پر باچان نے قبضہ کیا تو انہوں نے یہ پریس سیکشن واگ منتقل کر دیا کیونکہ انہیں بھی معلوم تھا کہ کسی کوشش بھی نہ ہو سکے گا کہ باچان میں بھی ایسی حرکت کی جاسکتی ہے لیکن باچان میں ریڈ آرمی اسے بہر حال ڈریس کر لیتی اس لئے انہوں نے کرٹل جوشن کو لائچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا اور اس طرح انہوں نے واگ جزیرے پر خفیہ طور پر اپنا پریس سیکشن قائم کر لیا۔ پا کیشیا کو اطلاع ملی تو میں ٹیم لے کر یہاں پہنچا۔ چونکہ مجھے یقین تھا کہ باچان حکومت اس میں ملوث نہیں ہو سکتی اس لئے میں نے اپنے طور پر کام شروع کر دیا اور اب یہ مشن اپنے انجام کو پہنچ رہا ہے۔ میں چاہتا تو اس پورے جزیرے کو تباہ کر دیتا

لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس طرح باچان اور پاکیشیا کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں اور انہائی قریبی اور دوستائی تعلقات میں فرق آ سکتا ہے اس لئے میں نے اسے بھی تباہ نہیں کیا اور کتل جوشن کو بھی ہلاک نہیں کیا۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ بھی سلطان کی طرح انہائی اصول پسند ہیں اس لئے میں نے براہ راست آپ سے بات کی ہے کہ آپ آئیں اور یہ سارا سیٹ آپ خود کیھے لیں۔ اس کے بعد آپ جو چاہیں فیصلہ کریں۔ اگر آپ کو ہم سے کوئی خطرہ ہو تو آپ بے شک ملٹری ایمی جنس کے مسلح افراد کو ساتھ لے آئیں۔ اور یہ عمران نے کہا اور ڈیپنس سیکرٹری کا چہرہ حیرت کی زیادتی سے گبر سماگیا۔

”اوہ اوہ ویری بیڈ، ریلی ویری بیڈ، سب چھوڑ ہوتا رہا اور میں بے خبر رہا، اوہ ریلی ویری بیڈ، میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ کتل جوش جیسا آدمی بھی اس قدر بھیاں ک سازش میں بلوٹ ہو سکتا ہے اور یہ خوفناک کام باچان کی سرز میں پر ہو رہا ہے۔ اوہ عمران صاحب میں تو کیا پوری باچانی حکومت آپ کی بے حد مشکور رہے گی ورنہ ہمارے تعلقات نہ صرف ایکریمیا، یورپ بلکہ پورے اسلامی ممالک سے خراب ہو جاتے اور باچان کو ناقابل تلافی نقصانات اٹھانے پڑے۔ میں واگ پیچ رہا ہوں۔ آپ میرا انتظار کریں۔ پلیز اور،..... ڈیپنس سیکرٹری نے کہا۔

”آپ نے مجھ پر اعتماد کیا ہے اس لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ بہر حال آپ تشریف لے آئیں میں ملزم بھتوں کے ساتھ آپ کے حوالے کرنا چاہتا ہوں، اور اینڈ آئیں۔..... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرائیمیز آف ہو گیا تو ڈیپنس سیکرٹری نے ٹرائیمیز آف کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر انہوں نے تیزی سے فون کا رسیور اٹھایا تاکہ وہ ملٹری ایمی جنس کے سربراہ کو کال کر کے ہیلی کا پڑا اور مسلح افراد کا فوراً بندو بست کر سکیں۔



عمران صاحب ڈوفن اور اسرائیل کا یہ سبیٹ اپ تو ناکام ہو گیا لیکن اس کی کیا
ضمانت ہے کہ وہ یہی کام کسی اور ملک میں نہیں کریں گے صدر نے عمران سے
مخاطب ہو کر کہا۔

”یہاں سے فارغ ہو کر ہمیں بہر حال اس ڈوفن کے ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کرنا
پڑے گا“..... جولیا نے عمران کے جواب دینے سے پہلے ہی فیصلہ کرنے لجئے میں
کہا۔

”اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ ابھی ہمارا مشن تکمیل نہیں ہوا“..... تنویر نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

”اے اے خدا خدا کر کے یہ طویل مشن تکمیل ہونے کے قریب پہنچا ہے اور تم
بدشگونی کی باتیں کر رہے ہو“..... عمران نے چونک کر کہا۔

”کیا مطلب کیسی بدشگونی“..... تنویر نے حیرت بھرے لجئے میں کہا۔

”اس قدر طویل بھاگ دوڑ اور انھلگ بیٹھ کے بعد یہ مشن تکمیل ہونے کے
قریب آیا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ ابھی مشن تکمیل نہیں ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ
تمہارا چیف بھجے وہ چھوٹا سا چیک بھی دینے سے الگا کر دے“..... عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار نہیں پڑے۔

”تم فکر مت کرو۔ میں چیف سے سفارش کر دوں گی۔ اس مشن کا چیک تمہیں
دے دیا جائے گا“..... جولیا نے ہستے ہوئے کہا۔

”اگر تمہاری سفارش چیف مانتا ہے تو پھر پلیز دو چیک لے دو۔ دوسرا مشن میں
یہیں بیٹھے بیٹھے تکمیل کر دیتا ہوں“..... عمران نے کہا تو اس بار جولیا سمیت سب
بے اختیار چونک پڑے۔

”دوسرا مشن کیا مطلب دوسرا مشن تو ڈوفن کے خلاف ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر

ایکریمیا میں ہے یہاں تو نہیں ہے۔”..... جولیا نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”پہلے تم وعدہ کرو، پھر آگے بات ہو گی۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے میرا وعدہ کہ اگر تم ڈالفن کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دو تو دوسرا چیک میں تمہیں دلاروں کی اور آگر چیف نے نہ دیتا تو میں خود دے دوں گی۔“..... جولیا نے کہا۔

”تمہارے اکاؤنٹ میں تیقی قوم ہے۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

”کیا مطلب تمہیں اس سے کیا؟“..... جولیا نے پھونک کر کہا تو صدر بے اختیار مسکرا دیا۔

”اگر تمہارا چیک واپس آگیا تو پھر میں اس چیک کا گیا کروں گا۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”کیسے واپس آئے گا، تم اب چکرنہ چلا و سیدھی بات کرو۔“..... جولیا نے کہا۔

”میں جولیا عمران صاحب کو یہاں سے ایک ڈائری بھی ملی ہے جو یہاں کے پرلیس سیکشن کے ایک سیف میں موجود تھی، اس ڈائری میں یقیناً ڈالفن کے بارے میں اہم معلومات موجود ہوں گی اس لئے عمران صاحب یہاں بیٹھے بیٹھے مشن مکمل کرنے کی بات کر رہے ہیں آپ خواہ متوہ پریشان نہ ہوں۔“..... کیپن شکلیل نے کہا۔

”یارا ایک تو تم جب بھی بولتے ہو میرا نقصان ہی کرتے ہو۔ کیا ضرورت تھی تمہیں بولنے کی۔ جیسے پہلے خاموش رہتے ہو اب بھی خاموش رہ جاتے تو کیا بگڑ جاتا۔ کم از کم جولیا کے دستخط ہی مل جاتے کیونکہ ظاہر ہے رقم تو اب اتنی نہ ہو گی جتنی مجھے چاہئے میں اس چیک کو فریم کر اکراپنے فلیٹ میں ہی لٹکا دیتا۔“..... عمران نے کہا تو اس بار سب قہقهہ مار کر نہس پڑے۔

”میں تمہیں ویسے ہی دستخط کر کے دے دیتی ہوں“..... جولیا نے مہنتے ہوئے کہا۔

”تنوری سے پوچھلو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ مجھے گولی مار دے“..... عمران نے کہا۔

”کیوں میں کیوں گولی ماروں گا، تم ایک لاکھ دستخط کراؤ“..... تنوری نے جواب دیا۔

”عمران صاحب کا مقصد تو اکاچ نامے پر دستخطوں سے ہے“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اور تنوری دونوں یہ اختیاراً پھل پڑے۔

”تب گولی تو کیا میزائل مار دیوں گا“..... تنوری نے بے اختیار ہو کر کہا تو کرہ تھیوں سے گونج اٹھا۔

”عمران صاحب، کیا اس ڈائری میں واقعی ڈوفن کے بارے میں معلومات موجود ہیں“..... صدر نے شاید موضوع بدلتے کے لئے یہ بات کی تھی۔

”ہاں ورنہ پہلے میں سوچ رہا تھا کہ ڈینش سیکرٹری کو کال کرنے سے پہلے اس کریل جوشن کو ہوش میں لا کر اس سے ڈوفن کے چیف اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کروں گا کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہ اس بارے میں کافی کچھ جانتا ہو گا لیکن یہ ڈائری ملنے کے بعد اب اس کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ اس ڈائری میں ایسی معلومات موجود ہیں کہ اگر یہ ڈائری حکومت ایکریمیا تک پہنچ گئی تو اس کی ایجنسیاں اس تنظیم کا مکمل طور پر خاتمه کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گی کیونکہ حکومت ایکریمیا ہم سے زیادہ اس تنظیم کے خاتمے کی خواہ شمند ہے“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس قدر را ہم ڈائری یہاں کس نے رکھی ہو گی“..... جولیا نے کہا۔

”ڈائری کے اندر راجات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کا انچارج سامنہ ڈوفن کے باñی ممبران میں سے تھا اور اسے اس بارے میں مکمل اور تفصیلی معلومات حاصل

تحمیں اور چونکہ وہ فطری طور پر ڈاڑھی رکھنے کا عادی تھا اس لئے اس نے اس ڈاڑھی میں وہ تمام معلومات درج کر دیں۔ دوسری بات یہ کہ سامنے کے کبھی تصور میں بھی یہ بات نہ آ سکتی تھی کہ یہاں اس ڈاڑھی تک کوئی دوسرا آدمی بھی پہنچ سکتا ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”ڈیپس سیکرٹری تو نجائزے کتب یہاں پہنچ کا ب اس سے پہلے کم از کم کرف جو شکوہ ہوش میں لے لے گئیں“..... صدر نے کہا۔

”نہیں اگر اسے پہلے ہوش میں لایا گیا تو یہ کوئی نہ کوئی گہانی سوچ لے گا لیکن جب اچانک اسے ہوش میں آتے ہی ڈیپس سیکرٹری نظر آئے گا تو پھر نفیا تی طور پر یہ خود ہی سب کچھ بتا دے گا اور ویسے بھی اسے یا مجھر جو گم کو ہوش میں لا کر ہم نے ان سے کیا معلوم کرنا ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ اسی طرح بیٹھے باقی کر رہے تھے کہ مرگ میں نائیگر کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ عمران نے اسے باہر بھیج دیا تھا تاکہ جب ڈیپس سیکرٹری کا ہیلی کا پڑا آتا دیکھا تو وہ انہیں اطلاع کر سکے اور اس کی آمد بتا رہی تھی کہ وہ یہی اطلاع دینے آ رہا ہے۔

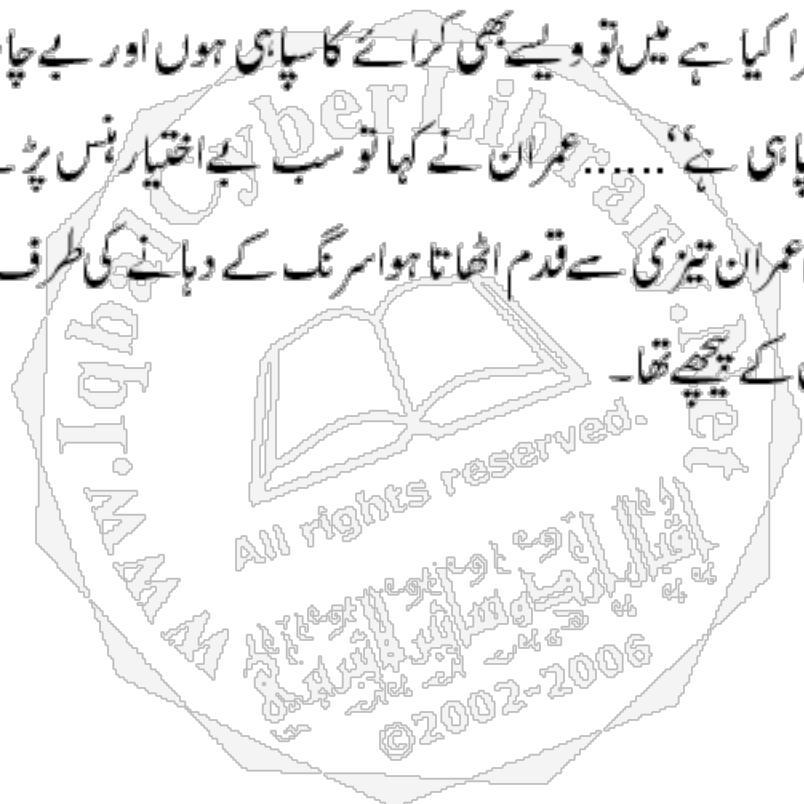
”باس ہا کا ڈوکی طرف سے باچان مشری کے تین ہیلی کا پڑواگ کی طرف آ رہے ہیں“..... نائیگر نے اندر آ کر کہا۔

”اوے“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے چہرے پر موجود ماسک اتنا روایا۔

”ہم بھی اتنا رویں“..... صدر نے کہا۔

”نہیں تم نے ان کے سامنے اصل شکلوں میں نہیں آنا ورنہ سیکرٹ سروس سیکرٹ نہیں رہے گی اور دوسری بات یہ کہ سوائے نائیگر کے تم سب نے نہیں رہنا ہے میں

نہیں چاہتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک معمولی سے ڈیپنس سیکرٹری کا استقبال کرے۔ میرا کیا ہے میں تو ویسے بھی کرائے کا سپاہی ہوں اور بے چارہ نا سیگر تو کرائے کا سپاہی ہے۔..... عمران نے کہا تو سب بجے اختیار نہس پڑے اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا سرنگ کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ نا سیگر بھی اس کے پیچے تھا۔





عمران داش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ وہ ایک روز پہلے ٹیم کے ساتھ ڈلفن کامشن مکمل کر کے واپس آیا تھا اور آج داش منزل آیا تھا۔

”عمران صاحب اس بار تو آپ کو بہت وقت لگ گیا اس مشن کو مکمل کرتے ہوئے“..... بلیک زیر و نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ اکیلامشن چار مشنوں کے برائی تھا اس لئے ایک کی بجائے اب تم نے مجھے چار چیک دینے ہیں“..... عمران نے چونک کر کہا تو بلیک زیر و بے اختیار نہس پڑا۔

”جو لیا نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق تو آپ کو ایک چیک بھی نہیں مل سکتا“..... بلیک زیر و نے ہستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا مطلب کیا جو لیا نے کہا ہے کہ میں نے مشن مکمل نہیں کیا“..... عمران نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

”اس نے بتایا ہے کہ اس قدر طویل عرصاً مشن کی جمیل میں اس لئے لگ گیا ہے کہ آپ کے پاس مارکو ٹم ریز کا توڑ ہی نہیں تھا۔ جو توڑ کر کے آپ نے مشن مکمل کیا ہے وہ توڑ سرداور نے آپ کو بتایا تھا اس لئے چیک اگر مانا بھی چاہئے تو سرداور کو مانا چاہئے“..... بلیک زیر و نے ہستے ہوئے کہا۔

”سوق لو میں نے بڑی مشکل سے تمہاری عزت بنارکھی ہے“..... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب اس میں عزت کا کیا سوال آگیا“..... بلیک زیر و نے چونک کر پوچھا

”جو چیک تم دو گے اس سے سرداور کو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ تم کتنے کنجوش واقع ہوئے ہو“..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و بے اختیار نہس پڑا۔

”میری عزت کی بجائے آپ کی عزت کو البتہ ضرور خطرہ لائق ہو جائے

گا۔..... بلیک زیو نے کہا۔

”اچھا وہ کیسے“..... اس بار عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”سرداور کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ سکتی تھواہ پر کام کرتے ہیں“..... بلیک زیو نے کہا تو اس کے اس خوبصورت جواب پر عمران اپنی حادثت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر بنس پڑا۔

”بات تو تمہاری ٹھیک ہے چلو یہا کرو کہ تم ایک بڑا چیک نہیں بیچ دو اور ایک چھوٹا چیک مجھے دے دو۔ میرا وعدہ کہ سرداور کو ملنے والا چیک کیش نہیں کراوں گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سرداور والا چیک آپ کو کیسے مل جائے گا۔ وہ تو سرداور کے نام ہی ہو گا کیونکہ انہوں نے مارکو ٹھم رین کا توڑ بتایا تھا“..... بلیک زیو بھی پوری طرح لطف لے رہا تھا۔

”اگر میں سوپر فیاض اور ڈیڈی سے وصولی کر سکتا ہوں تو بے چارے سرداور کس قطار میں آتے ہیں“..... عمران نے کہا اور اس بار بلیک زیو نے ہٹنے کی بجائے ابیات میں سرہلا دیا۔

”واقعی آپ چاہیں تو وہ چیک کیا اس سے بڑا وسرا چیک بھی ان سے وصول کر سکتے ہیں۔ ویسے ایک بات ہے عمران صاحب ڈوفن کے بارے میں اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ جو لیا نے مجھے روپورٹ دی تھی کہ آپ نے وہاں سے کوئی الیکٹرانکی ڈوفن کی وجہ سے جس میں ڈوفن کے بارے میں تمام تفصیلات موجود ہیں“..... بلیک زیو نے اس بار سمجھیدہ لجھے میں کہا۔

”یہ جو لیا کو تم نے مخبر کھا ہوا ہے شاید“..... عمران نے غصیلے لجھے میں کہا، ظاہر ہے غصہ مصنوعی تھا۔

”وہ سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے اور اس کی ڈیوٹی ہے کہ وہ مجھے مشن کے

بارے میں تفصیلی رپورٹ دے۔ اس میں مجری والی کوں سی بات ہے؟..... بلیک زیر و نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے سوچا تھا کہ اس ڈائری کا حکومت ایکریمیا سے باقاعدہ سودا کروں گا تاکہ سلیمان پاشا کا ادھار پچھے کم ہو سکے لیکن جو لیا نے یہ بتا کر میرا سارا منصوبہ ہی ختم کر دیا۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ بلیک زیر و کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی نجح آئی اور عمران نے با تھہ بڑھا کر رسیور اٹھالے۔

”ایکشو۔“..... عمران نے مخصوص لبھے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں۔ عمران موجود ہے۔“..... دوسری طرف سے سلطان کی آواز سنائی دی۔

”اگر سلطان فیاضی کے موڑ میں ہیں یعنی خلعت اور جا گیریں بخشنے کے موڑ میں ہیں تو عمران موجود ہے اور اگر سلطان کو جلال آرہا ہے اور جلا و کو حاضر کر رکھا ہے تو پھر عمران موجود نہیں ہے۔“..... عمران نے اپنے اصل لبھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اس وقت تو واقعی خلعت اور جا گیروں والا ہی مسئلہ ہے۔“..... دوسری طرف سے سلطان نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”ارے ارے پھر تو عمران نہ صرف موجود ہے بلکہ فرشی سلام بھی عرض کر رہا ہے۔“..... عمران نے جلدی سے کہا تو سر سلطان بے اختیار نہیں پڑے۔

”ایکریمیا کے چیف سیکرٹری کا فون آیا ہے۔ تم نے جوڑا ہری انہیں بھجوائی تھی انہوں نے اس پر فوری کارروائی کی ہے اور ڈولفن کا سیٹ اپ ختم کر دیا ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب کا کہنا ہے کہ حکومت ایکریمیا اس پر نہ صرف حکومت پاکیشیا کی ممنون ہے بلکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی بھی بعد ممنون ہے اور وہ اس سلسلے میں باقاعدہ تھینکس کا سرکاری لیٹر بھی بھجوار ہے ہیں سر سلطان نے مسکراتے

ہوئے کہا۔.....

”صرف تھیں کالیٹر، کیا زمانہ آگیا ہے، میں سمجھا تھا کہ ایکریمیا کی ایک دو ریاستیں الٹ کر دیں گے“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سلطان بے اختیار نہ پڑے۔

”حکومت باچان کی طرف سے بھی تھیں کالیٹر پہنچ چکا ہے اور ڈپنس سیکرٹری نے خصوصی طور پر تمہارا شکریہ ادا کیا ہے“..... سلطان نے ہستے ہوئے کہا۔

”لیکن ان تھیں کے لیٹرز سے غائبیمان پاشا کا اوہ حکم تو اترنے سے رہا۔ اوہ سیکرٹ سروس کے چیف صاحب چیک زیریں سے الگاری ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مشن پورا کرنے کے لئے نئی قسماً اور نے بتایا ہے اس لئے چیک بھی انہیں ہی مل سکتا ہے میں تو ناکام رہا ہوں“..... عمران نے ایک طرح سے روئے ہوئے لجے میں کہا۔

”اوہ پھر تو میں بھی کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ میری کیا مجال ہے کہ میں پا کیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے کام میں مداخلت کر سکوں، اب تمہاری قسمت“..... سلطان نے کہا اور اس بار عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیر و بھی بے اختیار نہ پڑا کیونکہ لا ڈُور کی وجہ سے وہ بھی ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہا تھا۔

”جہاں سلطان بے بس ہو جائے وہاں پر ملکہ عالیہ ہی کام کر سکتی ہیں اس لئے اب ملکہ عالیہ کے دربار میں ہی فریاد کرنا پڑے گی“..... عمران نے شکست بھرے لججے میں کہا۔

”وہ تو شاید کچھ نہ کر سکے البتہ اگر تم اپنی اماں بی کو پا کیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی شکایت کر دو تو پھر دیکھنا پا کیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا حشر“..... دوسری طرف سے سلطان نے ہستے ہوئے کہا تو عمران اور بلیک زیر و

دونوں ایک بار پھر ان کے خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر نہس پڑے۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کامبئر تو بعد میں آئے گا پہلے شکایت لگانے والے کی شامت آجائے گی کہ وہ گیا یوں تھا وہاں کافروں کے ملک میں“..... عمران نے کہا اور اس بار دوسری طرف سے سلطان بھی بے اختیار نہس پڑے۔

”بہر حال میں تو مشورہ ہی ویسے سنتا تھا اب تمہاری مرضی، اللہ حافظ“..... دوسری طرف سے سلطان نے مہنتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے زیبیور رکھ دیا۔

”سلطان بھی آج موڈیں تھے“..... بلیک زیر و نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”ظاہر ہے تعریف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی، کی گئی ہے۔ اور وہ حکومت کی طرف سے اس کے انچارج ہیں۔ اس لیے اصل تعریف تو ان کی ہوئی ہے۔“-----
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیر و نے بھی ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد